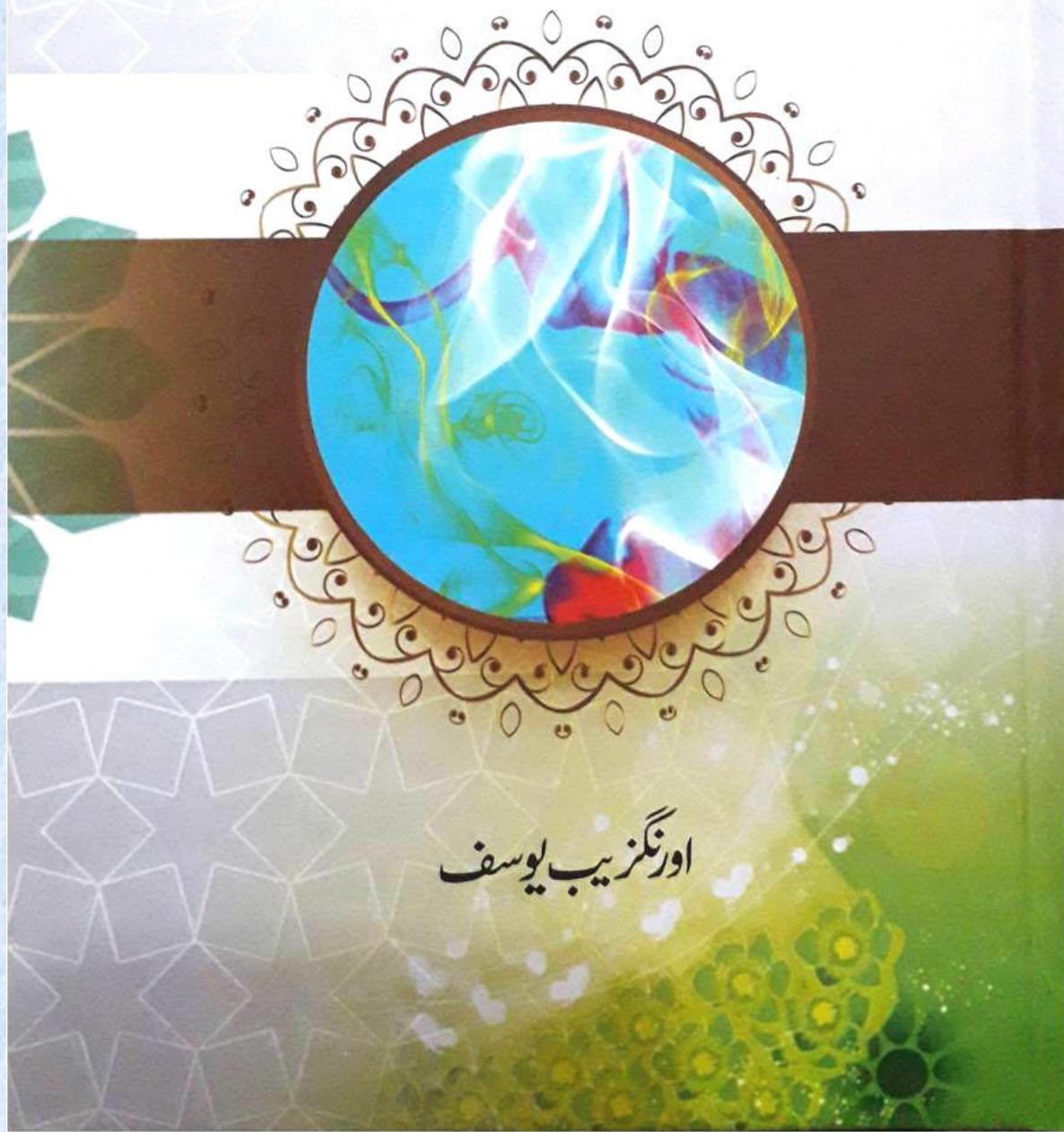


جو لوگ ایمان لائے اور جہوں نے نیک عمل کیے
یقیناً ان کے لیے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (القرآن)

جنت کی زندگی



اورنگزیب یوسف

فہرست ابواب

حرف آغاز	صفحہ نمبر 03
جنتیوں کے جنت میں داخلے کا منظر	صفحہ نمبر 07
گھنے باغات اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں	صفحہ نمبر 11
جنت کی نہریں اور دریا	صفحہ نمبر 12
جنت کے چشے	صفحہ نمبر 14
پاکیزہ قیام گاہیں اور منزل پر منزل بننے ہوئے مکانات	صفحہ نمبر 16
جنت کا موسم	صفحہ نمبر 19
نہ محنت و مشقت، نہ تحکماوٹ	صفحہ نمبر 19
جنت کی وسعت	صفحہ نمبر 20
جنت کی شراب اور اس کی خاصیت	صفحہ نمبر 23
جنت کے پھل	صفحہ نمبر 24
جنت کا گوشت	صفحہ نمبر 27
جنتیوں کے لباس	صفحہ نمبر 28
جنت کی معاشرتی زندگی	صفحہ نمبر 30 تا 60
اہل جنت کی برائیوں کا دور کر دیا جانا	صفحہ نمبر 32
نہ نفرت و کدروت، نہ بعض و کینہ	صفحہ نمبر 33
نہ بے ہودہ کلام، نہ جھوٹ، نہ ہی گناہ کی کوئی بات	صفحہ نمبر 34

اہل جنت کی خاندانی زندگی	صفحہ نمبر 36
اہل جنت کی بیویوں کی خصوصیات	صفحہ نمبر 41
جنت کی حوریں	صفحہ نمبر 43
والدین اور اولاد کا ملا دیا جانا	صفحہ نمبر 46
اہل جنت کی محفلیں	صفحہ نمبر 49
اہل جنت کی نشست گاہیں	صفحہ نمبر 50
اہل جنت کے خدمتگار لڑکے	صفحہ نمبر 52
اہل جنت کی باہم گفتگو	صفحہ نمبر 54
اہل جنت کی اہل جہنم سے گفتگو	صفحہ نمبر 57
اہل جنت کی ہر خواہش کا پورا کیا جانا	صفحہ نمبر 61
بھی نہ ختم ہونے والا رزق اور نعمتیں	صفحہ نمبر 63
ان ساری نعمتوں سے بڑی چیز اللہ کی خوشنودی	صفحہ نمبر 64
اللہ کا دیدار اور ملاقات عظیم ترین نعمت	صفحہ نمبر 65
موت کا نہ آنا	صفحہ نمبر 67
جنت کی بیٹھنگی	صفحہ نمبر 70
کوئی جنتی کبھی یہ نہ چاہے گا کہ اس کا حال بدلت جائے	صفحہ نمبر 77
خلاصہ کلام	صفحہ نمبر 79
جنت اور اس کی نعمتیں کس پر حرام ہیں؟	صفحہ نمبر 83

حروفِ آغاز

کہتے ہیں کہ اسلام کے عروج کے دور میں بغداد کے قاضی اپنے شاندار گھوڑے پر سوار بازار میں جا رہے تھے کہ ایک غریب غیر مسلم موچی نے ان کو روکا اور ان سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔ دیکھو اپنی سواری، اپنا گھر، اپنا منصب اور اپنی عزت و جاہ۔۔۔ کیا یہی قید خانہ ہے۔۔۔؟ اور میری حالت دیکھو۔۔۔ کس غربت اور کسپرسی میں زندگی گزار رہا ہوں۔۔۔ کیا یہی جنت ہے؟

آپ نے اسے جواب دیا رے نادان! اگر میں اللہ کے ہاں کامیاب ہو گیا اور مجھے جنت مل گئی تو یہ سب جس کا تم نے ذکر کیا ہے، اس کے مقابلے میں ایک قید خانہ سے زیادہ نہیں۔۔۔ اور اگر تو کفر و شرک پر مر گیا اور جہنم میں ڈالا گیا تو اس کے مقابلے میں تیری یہ حالت جس میں تو آج ہے تیرے لیے جنت سے کم نہیں۔۔۔ ارے ناصبح! دنیا کی کسی بہت بڑی سلطنت کی بادشاہی بھی جنت کی نعمتوں کے مقابلے میں کسی قید خانہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

وہی جنت جس میں پہلے انسان اور نبی سیدنا آدم علیہ السلام کو خلیق کے بعد سکونت فراہم کی گئی اور پھر اللہ نے اپنی مشیت اور حکمت کی بنابر وہاں سے ان کی ایک غلطی کی وجہ سے نکالتا کہ انسان ایمان اور عمل صالح کی بنابر دنیوی زندگی کی آزمائش سے گزر کر کامیاب ہونے پر جنت کے مستحق ہوں اور وہی جنت جس کو آخری رسول ﷺ نے معراج کے موقع پر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور پھر اس کے بارے میں بیان فرمایا۔

جنت اپنے بندوں کے لیے اللہ کا انعام ہے جس کی صحیح تصویر کھینچنے کے لیے کسی انسانی زبان میں ایسے الفاظ موجود نہیں کہ اس کا بیان کیا جاسکے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گزرا (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) اگر تم چاہو تو (اس کے استدلال میں) یہ آیت پڑھ لو:

سورة السجدة - 32 {17}

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِي لَهُمْ مِنْ قُرْبَةٍ أَعْيُنٌ حَاجَزَ أَعْيُنٌ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١﴾

پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان اُن کے اعمال کی جزا میں اُن کے لیے چھپا کر رکھا گیا ہے اس کی کسی تنفس کو خبر نہیں ہے۔

(صحیح بخاری، جلد دوم، باب مخلوقات کی ابتداء کا بیان، حدیث 479)

ظاہر ہے جس کھانے کو ہم نے کھایا نہیں، اس کا ذائقہ ہم کیا جائیں؟ جس پھل کو ہم نے نہ دیکھا نہ چکھا، اس کی لذت ہمیں کیا معلوم؟ جس نعمت کو ہم جانتے ہی نہیں اس کا خیال دل میں کیسے گز رے۔ بس یہ سمجھ لیجیے کہ دنیا میں ہمیں جو کچھ ملا ہے آزمائش کے درجے میں ہے اور ہم اسی میں گم ہو جاتے ہیں۔ جنت میں جو کچھ ملے گانعمت کے درجے میں ہو گا اس کا اندازہ کر لیجیے۔۔۔۔۔؟ مگر اے اہل ارباب و دانش! سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا وہ خدا جس نے ایسی حسین دنیا بنائی اس سے بہت زیادہ حسین جنت نہیں بناسکتا؟ کیا جس نے ایسے لذیذ پھل پیدا کیے وہ ان کی لذت کو بڑھانہیں سکتا؟ جس نے اتنے حسین درخت اور پھول پیدا کیے کیا وہ انہی جیسے محل نہیں بناسکتا۔ جس نے ہمارے سامنے پانی کے سمندر پیدا کر کے رکھ دیے اور دریا بہادریے کیا وہ دودھ، شہد اور طرح طرح کے شربتوں کے چشمے اور دریا نہیں بہاسکتا؟ جس نے دنیا میں ایسی ایسی نعمتیں پیدا کیں وہ ان سے بہت اعلیٰ نعمتیں پیدا نہیں کر سکتا؟۔۔۔۔۔ کیوں نہیں جبکہ وہ تو اخلاق العلیم ہے۔

جنت کی خوبصورتی، دلکشی اور سرسبزی کی تصویر کشی میں قرآن حکیم اور احادیث ہمیں یہ بتلاتی ہیں کہ گھنے سرسبز باغات ہیں جن میں چشمے اپلتے ہیں اور جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، ہیشگلی کی زندگی وہاں حاصل ہو گی، پاکیزہ ہیویوں کی رفاقت میسر ہو گی، وہاں کے پھل دائی اور سائیے لازوال ہیں، بے حساب رزق وہاں عطا فرمایا جائے گا اور وہاں اللہ کی خوشنودی حاصل ہو گی:

سورۃ آل عمران - 3 {15}

— لِلَّذِينَ اتَّقُواْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِدِينَ فِيهَا وَ أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَ اللَّهُ بِصَيْرًا بِالْعِبَادِ ۚ ۱۵

جو لوگ تقویٰ کی روشن اختیار کریں، ان کے لیے ان کے رب کے پاس باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بھتی ہوں گی، وہاں انہیں ہمیشگی کی زندگی حاصل ہو گی، پاکیزہ بیویاں ان کی رفیق ہوں گی اور اللہ کی رضا سے وہ سرفراز ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے۔

سورۃ الرعد - 13 {35}

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ ۖ أُكْلُهَا دَآئِمٌ وَ ظِلُّهَا كَمَّ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقُواْ وَ عُقْبَى الْكُفَّارِ الظَّارِ ۖ ۱۵

خداترس انسانوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، اس کے پھل دائی ہیں اور اس کا سایہ لازوال۔ یہ انجام ہے متqi لوگوں کا۔ اور منکرین حق کا انجام یہ ہے کہ ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے۔

سورۃ غافر - 40 {40}

— وَ مَنْ عَيْلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرِزَّقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۖ ۱۵

اور جو نیک عمل کرے گا، خدا وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ ہو وہ مومن، ایسے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے جہاں ان کو بے حساب رزق دیا جائے گا۔

جنت سکونت کے لیے ایک عظیم الشان پسے بادشاہ کی قربت میں بہت ہی عزت کا مقام ہے:

سورۃ القمر - { 54-55 }

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِي مَقْعِدٍ صَدِيقٍ عِنْدَ مَلِيلٍ مُّقْتَدِيرٍ ۝

نافرمانی سے پرہیز کرنے والے یقیناً باغوں اور نہروں میں ہوں گے، سچی عزت کی جگہ، بڑے ذی اقتدار بادشاہ کے قریب۔

دنیا میں تو انسان کی طبیعت نعمتوں سے بھی اکتا جاتی ہے لیکن وہاں کبھی کسی کا یہ بھی نہ چاہے گا کہ ان نعمتوں سے نکل کر کہیں اور چلا جائے:

سورۃ الکھف - { 107-108 }

إِنَّ الَّذِينَ أَمْنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانُوا جَنُّهُمْ جَنُّ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خَلِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حَوْلًا ۝

وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، ان کی میزبانی کے فردوس کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر کہیں جانے کو ان کا بھی نہ چاہے گا۔

قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں جنت کا جو حسین نقشہ کھینچا گیا ہے یقین جانیے کہ وہ انسان پر سحر طاری کر دیتا ہے۔ چلیے قرآن و حدیث کی روشنی میں ذرا تفصیل کے ساتھ اسی جنت کی سیر کو چلتے ہیں۔

سب سے پہلا مرحلہ تو وہ ہے جب کہ جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔ ذرا یہ نظارہ دیکھیے:

جنتیوں کے جنت میں داخلے کا منظر

پچھے احادیث مبارکہ کے مطابق جنت میں داخل کیے جانے سے پہلے ہی اہل جنت کو ابدی حسن، صحت و جوانی عطا کی جائے گی، گناہوں سے پاک کر دیا جائے گا، ان کی برا آئیوں کو ان سے دور کر دیا جائے گا، کسی کے دل میں جو بھی نفرت و کدورت ہو گی اسے مٹا دیا جائے گا اور تھوک، بلغم، پیشاب وغیرہ کی گندگیوں کو دور کر دیا جائے گا اور یوں جنتی سلامتی کے اس گھر میں اس طرح داخل ہوں گے کہ حسین و جوان صحت مند ہوں گے، قد کاٹھ آدم علیہ السلام کا سا ہو گا، گندگیوں، گناہوں، برا آئیوں، نفرتوں، کدوروں سے پاک ہوں گے، پسینہ مشک جیسا خوشبودار ہو گا اور ان کے دل آلاتشوں سے ایسے صاف ہوں گے کہ نرمی میں پرندوں کے دلوں کے مانند ہوں گے۔

غور فرمائیئے کیا اللہ کے لیے یہ ناممکن ہے؟ کیا وہ اپنی مخلوق کی ساخت میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا؟ آج اگر اللہ ہی کے حکم سے ہماری جوانی دس یا بیس برس کی ہے تو کیا خدا اس مدت کو بڑھا کر ابدی و سرمدی نہیں کر سکتا؟ آج اگر ہماری جسمانی نظام ٹھیک کام کر رہے ہیں تو اس میں ہمارا کیا کمال ہے یا ہمارا کتنا عمل دخل ہے؟ ہم نے تو اپنے ہی پہلو میں وہ دل بھی نہیں دیکھا جو ہمارے بہت ہی قریب ہے، کبھی آرام نہیں کرتا، سوتا نہیں، ہم سوتے جا گتے ہیں اور وہ اللہ کے حکم سے کتنے ہی برس تک مسلسل اپنا کام سرانجام دیتا ہے۔ کیا اللہ کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اسے چند برس کے بجائے لاحدہ دو مدت تک کام کرنے کا اہل بنادیے؟ کیا خدا کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ ہمارے جسمانی نظاموں میں کچھ تبدیلی فرماسکے؟ اگر اللہ پھول کو خوشبودیتا ہے تو کیا اسپنے کو نہیں دے سکتا؟ کیوں نہیں اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور بے شک ایسا ہی ہونے والا ہے جیسا رب نے ہمیں بتا دیا ہے۔

اب اس موقع پر قرآن حکیم ہمارے سامنے جنتیوں کے جنت میں داخلے کا منظر پیش کرتا ہے اور بتلاتا ہے کہ فرشتہ ہر طرف سے ان کے استقبال کے لیے آئیں گے، تحیات اور سلام پیش کریں گے اور اس کامیابی پر مبارکباد دیں گے۔ جنت کے دروازے ان کے لیے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے اور جنتیوں سے کہا جائے گا کہ بلا خوف و خطر سلامتی کے ساتھ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اور یہ نعمت پانے پر جنتی لوگ اللہ کا شکر ادا کریں گے۔

اللهم انانسالك الجنّة وundo بک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

سورة الزمر - {73-74}

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقُوا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمْرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طَبِيعَتْمَ فَادْخُلُوهَا خَلِيلَيْنِ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْزَانَ الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ شَاءَ عَنْ فِنْعَمْ أَجْرُ الْعَبْلَيْنِ ۝

اور جو لوگ اپنے رب کی نافرمانی سے پرہیز کرتے تھے انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے، اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جا چکے ہوں گے، تو اس کے منتظمین ان سے کہیں گے کہ ”سلام ہو تم پر، بہت اچھے رہے، داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ کے لیے۔“ اور وہ کہیں گے ”شکر ہے اللہ کا جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہم کو زمین کا وارث بنادیا، اب ہم جنت میں جہاں چاہیں اپنی جگہ بناسکتے ہیں۔“ پس بہترین اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے۔

سورة الرعد - {13-24}

— وَالْمَلَكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَأْبِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝
مالکہ ہر طرف سے ان کے استقبال کے لیے آئیں گے اور ان سے کہیں گے ”تم پر سلامتی ہے، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو“ _____ پس کیا ہی خوب ہے
یہ آخرت کا گھر!

سورة إبراهيم - 14 {23}

وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصِّلَاةَ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِيلِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ^۱
تَعْجَلَتِهِمْ فِيهَا سَلَامٌ^۲

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں وہ ایسے باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہیں بہتی ہوں گی۔ وہاں وہ اپنے رب کے اذن سے ہمیشہ رہیں گے، اور وہاں ان کا استقبال سلامتی کی مبارکباد سے ہو گا۔

سورة الفرقان - 25 {75-76}

— وَيُكَلِّفُونَ فِيهَا تَحْيَيَةً وَسَلَامًا^۳ خَلِيلِينَ فِيهَا حَسَنَتٌ مُسْتَقْرَأً وَمُقَاماً^۴

آداب و تسلیمات سے اُن کا استقبال ہو گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔ کیا ہی اچھا ہے وہ مستقر اور وہ مقام۔

اس استقبال اور مبارکباد کے ساتھ کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ بے خوف و خطر جنت میں داخل ہو جاؤ:

سورة الحجر - 15 {45-46}

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّتٍ وَعِيُونٍ^۵ أُدْخُلُوهَا بِسَلِيمٍ أَمْنِينَ^۶

یقیناً متقی لوگ باغوں اور چشمبوں میں ہوں گے اور اُن سے کہا جائے گا کہ داخل ہو جاؤ ان میں سلامتی کے ساتھ بے خوف و خطر۔

سورة الزخرف - 43 { 68-70 }

يَعْبَادُ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَ لَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ أَلَّذِينَ آمَنُوا بِاِيمَانًا وَ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾
 أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَ أَذْوَاجُكُمْ تُحَبَّرُونَ ﴿٧٠﴾

اس روز ان لوگوں سے جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے اور مطیع فرمان بن کر رہے تھے کہا جائے گا کہ ”اے میرے بندو، آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لا حق ہو گا۔ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں، تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔“

فطرت انسانی نے ہمیشہ باغات، ہریالی، سبزے، درختوں، پھولوں اور بہتے پانی کو پسند کیا ہے اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ جس انسان کو اس کی طاقت، وسائل اور دولت ملی تو اس نے یہ نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کی۔ بڑے بڑے بادشاہوں نے دریاؤں کے کنارے شہر آباد کیے اور اپنے محلوں کے گرد و پیش کو باغات، پھولوں اور بہتے پانی سے سجانے کی کوشش کی۔ یہ حقیقتاً انسانی فطرت کی وہ مانگ ہے جو اللہ نے جنت کی صورت میں پوری کی ہے اور دنیوی زندگی کو آزمائش قرار دے کر جنت کو پانے کا معیار اور طریقہ کار بدلادیا ہے لیکن انسان اسے دنیا میں ہی پانے کی خواہش کرتا ہے اور جب بھی اسے موقع ملتا ہے تو اپنے لیے یہی آسانیشیں تلاش کرتا ہے۔ حالانکہ یہاں اول تواہ نعمت اس درجے میں مل ہی نہیں سکتی اور کچھ تھوڑا بہت مل بھی جائے تو کیا، اگر کوئی اور زوال نہ بھی آئے تو بالآخر موت آ کر ان ساری نعمتوں کو مٹا دیتی ہے۔ خوش نصیب تو در حقیقت وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت سے جنت کے مستحق ہو جائیں۔

جنت کے لفظی معنی ہی ”باغ“ کے ہیں اور پوری کی پوری جنت باغات کا مجموعہ گویا ایک وسیع و عریض باغ ہی ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ آئیے جنت کے باغات کی کیفیت، اس کے درختوں کی چھاؤں، جنت کے گھروں، اس کے چشمیوں اور اس کی نہروں کے بارے میں جانتے ہیں۔

[گھنے باغات اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں]

سورة النساء - 4 {57}

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِيلِينَ فِيهَا أَبَدًاۚ
لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظَلَالًا ظَلِيلًا ﴿٧﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور نیک عمل کیے ان کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور انہیں ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

سورة المرسلات - 77 {41}

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظَلَلٍ وَعِيُونٍ ﴿٣﴾ متنی لوگ آج سایوں اور چشموں میں ہیں۔

سورة الرعد - 13 {35}

— أُكْلِهَا دَلَّيْهُ وَظِلُّهَا — — اس (جنت) کے پھل دائی ہیں اور اس کا سایہ لا زوال۔

سورة الواقعة - 56 {30-31}

وَظِلٍّ مَمْدُودٍ ﴿٣﴾ وَمَاءً مَسْكُوبٍ ﴿٤﴾ اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں، اور ہر دم روای پانی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ جس کے سایہ میں ایک سوار سوال تک چلے تو بھی طے نہ کر سکے۔

(صحیح بخاری، جلد دوم، باب مخلوقات کی ابتداء کا بیان، حدیث 486)

بڑے درخت فطرتی حسن کی علامت ہوتے ہیں اور ان کی خوبصورتی اور ان کی چھاؤں میں بیٹھنے کا لطف ہی جداگانہ ہوتا ہے۔ ان سحر انگیز لمحات کے بارے میں آپ کسی ایسے فرد سے پوچھ دیکھیے جو کہیں گاؤں یا پہاڑوں کا رہنے والا ہو اور جس نے کبھی کہیں بڑے درختوں کی گھنی چھاؤں میں بیٹھ کر کچھ وقت گزارا ہو۔

اندازہ کر لیجئے کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی اس جنت میں کتنے کتنے بڑے درخت ہیں اور کیسی گھنی اور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں ہے اور نجانے انہی درختوں پر کہیں پرندوں کے گھوسلوں کی مانند جنتیوں کے محل بھی ہوں۔ (واللہ اعلم)

اللَّهُمَّ انَا سَالِكُ الْجَنَّةَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

جنت کی نہریں اور دریا

سورۃ البروج - {11} 85

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَاحٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ هَذِهِ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۖ

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، یقیناً ان کے لیے جنت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ ہے بڑی کامیابی۔

سورۃ الحمد - {15} 47

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ فِيهَا أَنْهَرٌ مِّنْ مَاءٍ غَيْرِ أَسِنٍ ۚ وَأَنْهَرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرُ طَعْمُهُ ۚ وَأَنْهَرٌ مِّنْ خَمِيرٍ لَّذَّةٌ لِلشَّرِيكِينَ ۚ وَأَنْهَرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفَّىٌ ۚ وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الشَّرَابِتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي الدَّارِ وَسُقُومًا مَاءٌ حَوِيلًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۚ

پر ہیز گار لوگوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں نہیں بہ رہی ہوں گی نشرے ہوئے پانی کی، نہیں بہ رہی ہوں گی ایسے دودھ کی جس کے مزے میں ذرا فرق نہ آیا ہو گا، نہیں بہ رہی ہوں گی ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لیے لذیذ ہو گی، نہیں بہ رہی ہوں گی صاف شفاف شہد کی۔ اُس میں اُن کے لیے ہر طرح کے پھل ہوں گے اور اُن کے رب کی طرف سے بخشش۔ (کیا وہ شخص جس کے حصہ میں یہ جنت آنے والی ہے) اُن لوگوں کی طرح ہو سکتا ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے اور جنہیں ایسا گرم پانی پلا یا جائے گا جو ان کی آنتیں تک کاٹ ڈالے گا۔

یہ تو محض چند ہی آیات ہیں اسی مضمون کے ساتھ آپ کو بے شمار آیات مل جائیں گی جن میں جنت کے باغات کا تذکرہ ہے جن کے نیچے نہیں بہتی ہوں گی۔ عربی زبان میں نہر کے معنی دریا کے ہیں۔ اندازہ کر لیجیے کہ وہاں کا کوئی باع ایسا نہیں کہ جس میں یہ نہیں نہ بہہ رہی ہوں۔ دنیا میں بھی حسین ترین خطے وہی ہیں جہاں بہتا پانی ہو اور وافر ہو۔ وہ کیا ہی حسین سر زمین ہو گی جہاں ایک طرف تو گھنے سر سبز باغات ہیں اور انہی ہرے ہرے باغات میں، صاف سترے پانی، سفید رنگ کے دودھ، شہد اور قسم قسم کے رنگوں کے طرح طرح کے شربتوں کے دریا بہتے ہوں گے۔ کیا یہ نظارہ بھی چشم تصور میں لا یا جاسکتا ہے؟ اور (واللہ اعلم) ہو سکتا ہے کہ اس خلاق العلیم ہستی نے ایسے خاص درخت بھی پیدا کر کھے ہوں کہ جن کو سیراب بھی دودھ، شہد اور شربتوں ہی سے کیا جاتا ہو اور جن کے پھلوں میں بھی ان کا اثر جاتا ہو۔ سوچیے کہ اگر ایسا ہو تو ان درختوں کے پھلوں کا کیسا ذائقہ ہو گا جو دودھ اور شربتوں سے سیراب کیے جاتے ہوں۔ ہمیں اللہ نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی ہے ذرا غور کیجیے کہ جو خدا پانی کے دریا بہا سکتا ہے کیا اس کی قدرت کاملہ دودھ، شہد اور شربتوں کے دریا نہیں بہا سکتی۔ کیوں نہیں۔ یہ ساری چیزیں بھی تو اسی کی پیدا کی ہوئی ہیں جو کم مقدار میں پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اسے مقدار بڑھانے میں کتنی دیر لگے گی اور اس کے پاس کسی کام کو کرنے کے سینکڑوں، لاکھوں نہیں ان گنت طریقے ہیں۔ جس نے یہاں دودھ جانوروں کے تھنوں سے اور شہد ایک کمھی کے پیٹ سے نکالا ہے وہ یقیناً جب چاہے تو دودھ، شہد اور شربتوں کے دریا بھی ویسے ہی بہادے گا جیسے آج ہماری آنکھوں کے سامنے اس کے پانی کے دریا بہتے ہیں۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

معاویہ بن حیدہ قشیری (رض) بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:

(ان فی الجنة بحراً الماء و بحراً العسل و بحراً اللبن و بحراً الخمر ثم تشقق الahnār بعد) (ترمذی: و قال الترمذی والابنی صحیح)

جنت میں پانی کا سمندر ہے اور شہد کا سمندر ہے اور دودھ کا سمندر ہے اور شراب کا سمندر ہے، پھر بعد میں نہریں پھوٹتی ہیں۔

بخاری کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کیونکہ وہ جنت کا افضل و بلند ترین حصہ ہے۔ اسکے اوپر (خدائے) رحمان کا عرش ہے اور اسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔

اب ایک نظر جنت کے چشمیوں پر ڈال دیجیے کہ جن سے خاص قسم کے مشروبات نکلتے ہیں اور ان میں سے بعض کی شاخیں مومنین کے گھروں میں بھی جاتی ہیں۔ اور قرآن کا حکم یہ ہے کہ اگر مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو ان نعمتوں کے حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرو۔

جنت کے چشمے

سورة الداریات - {15-16} 51

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّتٍ وَّ عَيْوَنٌ لَّهُ أَخْذِنَّ مَا أَمْلأُهُمْ رَبِّهُمْ لَإِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ ۖ
بے شک متقی لوگ اس روز باغوں اور چشمیوں میں ہوں گے، جو کچھ ان کا رب انہیں دے گا اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکو کار تھے۔

سورة الغاشیة - {88} 12

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۚ اس (جنت) میں چشمے رواں ہوں گے۔

سورۃ الدھر - 76 {18-17}

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَكَّنُ سَلْسِيلًا ۝

ان کو وہاں ایسی شراب کے جام پلانے جائیں گے جس میں سونٹھ کی آمیزش ہو گی، یہ جنت کا ایک چشمہ ہو گا جسے سلسیل کہا جاتا ہے۔

سورۃ الدھر - 76 {6-5}

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرُبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَشَرِّبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝

نیک لوگ (جنت میں) شراب کے ایسے ساغر پیسیں گے جن میں آپ کافور کی آمیزش ہو گی، یہ ایک بہت اچشمہ ہو گا جس کے پانی کے ساتھ اللہ کے بندے شراب پینے گے اور جہاں چاہیں گے بسولت اس کی شاخیں نکال لیں گے۔

سورۃ المطففین - 83 {28-22}

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرَابِكِ يَنْظُرُونَ ۝ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَصْرَةَ النَّعِيمِ ۝ يُسْقَوْنَ

مِنْ رَحْيِيقٍ مَخْتُومٍ ۝ خِتْهُهُ مُسْكٌ ۝ وَ فِي ذَلِكَ فَلِيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝ وَ مِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝

عَيْنًا يَشَرِّبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝

بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے، اوپھی مندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے، ان کے چہروں پر تم خوشحالی کی رونق محسوس کرو گے۔ ان کو نہیں ترین سر بند شراب پلانی جائے گی جس پر مشک کی مہر لگی ہو گی۔ جو لوگ دوسروں پر بازی لے جانا چاہتے ہوں وہ اس چیز کو حاصل کرنے میں بازی لے جانے کی کوشش کریں۔ اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہو گی، یہ ایک چشمہ ہے جس کے پانی کے ساتھ مقرب لوگ شراب پیسیں گے۔

پاکیزہ قیام گاہیں اور منزل پر منزل بننے ہوئے مکانات

انسانوں کو ہمیشہ سے ہی منزل بہ منزل بننے مکانات اچھے لگے ہیں، بادشاہوں نے بھی اونچے اونچے محل تعمیر کیے اور بالائی منزلوں کو رہائش کے لیے زیادہ پسند کیا۔ آج بھی جو لوگ استطاعت رکھتے ہیں اور گھر بنواتے ہیں تو بیڈ رو مر بالائی منزلوں پر ہی رکھتے ہیں۔ قرآن یہ نقشہ پیش کرتا ہے کہ جنت کے باغوں اور نیچے بہتی نہروں میں مومنین کی پاکیزہ قیام گاہیں اور محل منزل بہ منزل بننے ہوئے ہوں گے۔ آیات ملاحظہ ہوں:

سورۃ العنکبوت - {58} 29

وَالَّذِينَ أَمْنَوْا وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ عُرْفًا تَجْرِيُ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِيلِينَ فِيهَاۤ
نِعْمَ أَجْرُ الْعَمِيلِينَ ﴿٥٨﴾

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں ان کو ہم جنت کی بلند و بالا عمارتوں میں رکھیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، کیا ہی عمدہ اجر ہے عمل کرنے والوں کے لیے۔

سورۃ الزمر - {20} 39

لَكِنَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ عُرْفٌ مِّنْ فَوْقَهَا عُرْفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيُ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ هُوَ وَعْدٌ
اللَّهُ هُوَ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمُبِيْعَادَ ﴿٢٠﴾

ابتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈر کر رہے اُن کے لیے بلند عمارتیں ہیں منزل پر منزل بنی ہوئی، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے، اللہ کبھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

سورة التوبۃ - ۹ {72}

وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّتٍ تَجْرِيُ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِيلًا فِيهَا وَمَسِكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ۖ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان سدا بہار باغوں میں ان کے لیے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنوデی انہیں حاصل ہوگی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

سورة الصاف - ۱۰ {61-12}

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّ كُمْ عَلَى تِجَارَةٍ شُنْجِيَّكُمْ مِّنْ عَذَابِ أَكْلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ تُجَاهِهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِآمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۖ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّتِ تَجْرِيُ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ وَمَسِكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّتِ عَدْنٍ ۖ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذابِ ایم سے بچا دے؟ ایمان لاوے اللہ اور اس کے رسول پر، اور جہاد کرو واللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے۔ یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔

اور محل بھی سونے، چاندی، ہیروں، موتویوں، زمرد، یاقوت اور نجانے کس کس چیز کے بنے ہوئے۔ سوچیے جس خدا نے اتنی زیادہ مٹی، ریت اور پتھر ہماری زمین پر پیدا کر دی کیا وہ سونے، چاندی اور ہیرے جو اہرات کو اتنی مقدار میں پیدا نہیں کر سکتا۔ جنت میں تو ایک ایک موٹی اور ہیرے سے بنی قیام گاہ کا عرض میلیوں تک ہو گا:

سیدنا عبد اللہ بن قیمؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک خوب دار موتی کا خیمه ہے اور اس خیمه کا عرض سائٹھ میل کا ہے۔“ (صحیح بخاری)

یوں گھنے سر سبز باغات میں پانی، دودھ، شہد، اور شراب کی نہروں اور چشمتوں کی قیام گاہیں ہوں گی اور ہر جنتی اپنے جنت والے گھر سے بخوبی آگاہ ہو گا:

سیدنا ابو سعید خدریؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ ہر شخص اپنے گھر (مسکن) کو جنت میں اس سے زیادہ پہچان لے گا جس طرح وہ اپنے مسکن کو دنیا میں جانتا تھا۔“ (صحیح بخاری)

انسانوں نے بھی ڈیر زانگ کی ہے لیکن جیسا مصور خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے ویسا کوئی اور کہاں؟ پھولوں کی بناوٹ پر ہی غور کر لیجیے، بعض پرندوں اور تثیلوں کے پروں پر رنگوں کا کمال نفاست بھرا حسین امترانج جو انسان کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ سوچیے یہ کس کا کمال ہے؟ آزمائش کے درجے میں ایسا حسن بکھیر نے والا جب اپنی نعمت سجائے گا تو کون ہے جو اس کاریگری کی کمال کا تصور بھی کر سکے۔ ہیرے، موتیوں، یاقوت و زمرد، سونے چاندی سے بنے ہوئے ان گھروں اور ان کے نشتوں کے بارے میں ہمارا خیال بھی ان کے حسن کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا۔ جنت کے مقابلے میں دنیا کتنی حقیر ہے ملاحظہ ہو:

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم میں سے کسی کی بہشت میں کمان بھر جگہ یا چاک بھر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (صحیح بخاری بر اوریت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

غرض یہ وہ جنت ہے جس کے لیے قرآن میں یہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں کہ:

سورة الدھر - ۷۶ {20}

وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيْمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۚ

وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے نعمتیں ہی نعمتیں اور ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمہیں نظر آئے گا۔

جنت کا موسم

اور اس عظیم سلطنت کا موسم ایسا معتدل ہے کہ:

سورۃ الدھر - 76 {13}

— لَا يَرُونَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ﴿١٣﴾

نہ انہیں دھوپ کی گرمی ستائے گی نہ جاڑے کی ٹھر۔

نہ محنت و مشقت نہ تحکاوت

جنت کی زندگی ایسی فارغ البالی کی زندگی ہے کہ جس میں نہ تو کسی قسم کی محنت و مشقت و تحکاوت ہے، نہ ہی کسی قسم کا کوئی رنج و تکلیف اور نہ ہی بڑھا پاؤ بیماری۔ غرض ایسی کوئی چیز نہیں جو انسان کی پر سکون زندگی میں کوئی خلل ڈالے یا کسی چیز کے حصول کے لیے مشقت اٹھانی پڑے یا کسی نعمت کے چھن ہی جانے کا کوئی ڈر ہو:

سورۃ الحجر - 15 {48}

لَا يَمْسُهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجٍ ﴿٤٨﴾

انہیں نہ وہاں کسی مشقت سے پالا پڑے گا اور نہ وہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔

سورۃ فاطر - 35 {35}

لَا يَمْسُنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمْسُنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿٣٥﴾

(جنتی اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہیں گے کہ) اب یہاں نہ ہمیں کوئی مشقت پیش آتی ہے اور نہ نکان لاحق ہوتی ہے۔

کچھ احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ (جنت میں) ایک پکارے والا پکارے گا کہ (اے اہل جنت) تمہارے لیے یہ مقرر ہو چکا ہے کہ تم صحت مند رہو گے کبھی بھی بیمار نہیں ہو گے، تم زندہ رہو گے کبھی بھی نہیں مر دو گے، تم جوان رہو گے کبھی بھی بوڑھے نہیں ہو گے، تم عیش و آرام میں رہو گے کبھی بھی رنج و تکلیف کا شکار نہیں ہو گے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک اور حدیث مبارکہ کچھ اس طرح ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنت میں داخل ہو جائے گا وہ ہمیشہ عیش میں رہے گا، اسے کوئی رنج و تکلیف نہیں پہنچے گی۔ نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ہی اس کا شباب فنا ہو گا۔ (صحیح مسلم)

جنت کی وسعت

نعمتوں بھری اس جنت کی وسعت کے بارے میں قرآن حکیم ہمیں یہ بتلاتا ہے **عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ** کہ اس کی وسعت زمین و آسمانوں جیسی ہے۔ ذرا غور کیجیے کہ محض ہماری معلوم کائنات میں ہی کتنا زیادہ مادہ ہے اور یہ سب کس کا ہے؟ تھا ایک ہی سورج میں 13 لاکھ زمینیں سما سکتی ہیں۔ سورج محض ایک ستارہ ہے اور اس سے بہت زیادہ بڑے ستارے موجود ہیں اور صرف ہماری کہکشاں (ملکی وے) میں ہی ایک اندازے کے مطابق دو سو بلین سے چار سو بلین تک ستارے ہیں۔ ہماری کہکشاں کے قریب ترین کہکشاں (Andromeda Galaxy) 2500000 نوری سال کے فاصلے پر ہے (ایک نوری سال 6 کھرب میل کا فاصلہ ہے) اور ایسی کہکشاں میں بھی ہیں جن کی روشنی کو ہماری کہکشاں تک پہنچنے کے لیے اربوں نوری سال درکار ہیں۔ یہ کہکشاں میں کوئی سو یا ہزار نہیں بلکہ سامنے دنوں کے اندازے کے مطابق اربوں کی تعداد میں ہیں۔ اربوں کہکشاں میں، ان میں اربوں کھربوں ستارے، اور نجانے کتنے ہی ستارے ایک ایک نظام شمسی ہیں جن کے گرد چکر لگاتے سیارے اور سیاروں کے گرد گھومتے چاند۔۔۔ سوچیے یہ سارے فاصلے اور خزانے کس کے ہیں اور کتنا ہی میٹریل ہے اللہ کے ان خزانوں میں۔۔۔ اور اس پر بھی غور کیجیے کہ ہماری زمین بھی تو اسی مادے کے ٹھنڈا کیے جانے سے

ہماری زندگی کے لیے سازگار بنائی گئی ہے۔ کیا وہ قادر مطلق جس نے زمین کو ہمارے لیے گھروند ابنا دیا اور جوان کہکشاوں میں موجود اس سارے ماڈے یا میٹریل کا مالک ہے وہ انہی کو زمین کی طرح ہماری زندگی کے لیے سازگار جنت میں نہیں بدلتا یا کیا اس کے پاس صرف یہی ذخیرہ ہیں؟ یہ ماڈے تو اس نے اپنی نشانیوں کے طور پر ہمارے ارد گرد پھیلا دیا ہے و گرنہ اس کے خزانے توبے حد و حساب ہیں جنہیں خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ سوچیے جس نے یہ زمین پیدا کر کے اس پر ہمیں آزمائش کے لیے بھیجا وہ اس جیسی یا اس سے بہت بہتر پیدا نہیں کر سکتا؟ جس نے کھربوں ستارے پیدا فرمائے ہیں وہ کھربوں زمینیں پیدا نہیں کر سکتا؟ کیوں نہیں وہ توزیں و آسمانوں سی وسعت و الی جنت کو پیدا فرماتا چکا ہے۔ جس کے ایک درجے سے دوسرا درجہ ایسا بلند ہے کہ جیسے ہمارے مقابلے میں وہ ستارے ہیں جنہیں ہم آسمان پر دیکھتے ہیں۔ اور اسی عظیم الشان سلطنت کو پانے کے لیے ہمیں قرآن میں یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اس کی طرف دوڑ و اور ایک دوسرے سے آگے لکلنے کی کوشش کرو جو وسعت و کشادگی میں زمین و آسمانوں جیسی ہے:

سورۃ آل عمران - 3 {133}

وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٣﴾

دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ پرہیزگار لوگوں کے لیے مہیا کی گئی ہے۔

سورۃ الحلقہ - 57 {21}

سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٌ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتُ لِلَّذِينَ أَمْنَوْا بِإِلَهِهِ وَرَسُلِهِ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾

دوڑا اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اتنی ہی وسعت والی جنت ہو گی جس میں ادنیٰ سے ادنیٰ درجے کے جنتی کو بھی دنیا سے کئی گناہ بڑی جنت عطا فرمائی جائے گی۔ اس کے بارے میں یہ حدیث مبارکہ بھی پڑھ لیجیے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں جائے گا۔ یہ ایک ایسا شخص ہو گا جو اوندھے منہ دوزخ سے نکلے گا۔ پھر اللہ اس سے فرمائے گا کہ جا کر جنت میں داخل ہو جا۔ پس وہ جنت کے پاس آئے گا تو اس کا یہ خیال ہو گا کہ یہ تو بھری ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ واپس لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں نے تو اسے بھری ہوئی پایا اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا کر جنت میں داخل ہو جا۔ پھر وہ اس کی طرف آئے گا تو اسے یہی خیال گزرنے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے۔ پس وہ جا کر پھر عرض کرے گا کہ اے میرے رب میں نے تو اسے بھری ہوئی پایا اس پر اللہ تعالیٰ (تیسرا بار) فرمائے گا کہ جا کر جنت میں داخل ہو جا، تیرے لیے تو وہاں دنیا کے برابر جگہ ہے اور اس سے دس گنازیادہ ہے۔ (اس یقین نہ آئے گا اور وہ سمجھے گا کہ شاید اس سے مذاق کیا جا رہا ہے) چنانچہ وہ عرض کرے گا کہ اے خدا تو بادشاہ ہو کر مجھ سے مذاق کر رہا ہے (اس حدیث کے راوی بتاتے ہیں کہ) پھر میں نے رسول خدا ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ (راوی یہ بھی بتاتے ہیں کہ) کہا جاتا تھا کہ یہ شخص اہل جنت میں سب سے کم رتبے والا ہو گا۔ (بخاری)

اب تک ہم نے جنت کے باغات، چھاؤں، نہروں، چشمتوں اور قیام گاہوں، موسم اور وسعت کے بارے میں کچھ آیات اور احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیا۔ اب چلیے کھانے پینے کی کچھ اور نعمتوں کے بارے میں جانتے ہیں۔

جنت کی شراب اور اس کی خاصیت

ہم نے پڑھا کہ جنت میں صاف شفاف پانی، دودھ، شہد اور قسم قسم کی شراب کی نہریں اور دریا بہتے ہیں اور چشمے پھوٹتے ہیں۔ اب یہ بھی دیکھ لیتے ہیں کہ جنت کی شراب دنیا کی شراب سے کس قدر مختلف ہے۔ اس بات کی وضاحت اتنی ضروری تھی کہ اللہ نے قرآن حکیم میں اس کی خصوصیات کا تذکرہ فرمایا تاکہ ان کچھ فہم لوگوں کی غلط فہمی دور کر دی جائے جو چھانٹے ہوئے بہترین انسانوں کے پاکیزہ معاشرے یعنی جنت کو دنیا کے کسی شراب خانے کی مانند سمجھتے ہیں جہاں کچھ شرابی پی کر جہوم رہے ہیں اور غل غپاڑہ چارہ ہے ہیں۔

جنت کی شراب کی ترقیٰ وضاحت حسب ذیل ہے۔

پہلی بات تو یہ کہ وہ شراب پھلوں اور غلوں کو گلا سڑا کر اور قدموں تلے رومند کر کشید کی گئی بد بودار اور سڑاند والی شراب نہیں بلکہ اللہ کی قدرت سے نہروں اور چشموں کی شکل میں جاری ہے اور ایسی صاف سترہی اور نفیس کہ چمکتی ہے اور یہ حسین نہریں جنتیوں کی قیام گاہوں اور جنت کے باغوں کے نیچے بہتی ہیں جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔

دوسری بات یہ کہ جنت کی شراب صحت و عقل کے لیے مضر نہیں ہوگی کہ اس سے آدمی کی صحت خراب ہو یا سر چڑھ جائے اور اس سے درد سر لاحق ہو یا پھر آدمی بہک جائے، ہوش گوش سے پیگانہ ہو جائے اپنے گھروالوں کو پچانے سے بھی قاصر ہو اور اول فول بننے لگے۔ جنت کی شراب میں ان میں سے کوئی بھی خرابی نہ ہوگی۔ دنیا میں تو لوگ شراب کی لذت کے لیے یہ سارے نقصانات برداشت کرتے ہیں، جنت کی شراب میں ان میں سے کوئی بھی نقصان اور قباحت تو نہیں ہو گی لیکن لذت و سرور میں دنیا کی شراب اور جنت کی شراب میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ اس ضمن میں کچھ آیات ملاحظہ فرمائیے:

سورة الصافات - { 45-47 }

يَطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاسٍ مِّنْ مَعْيِنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَاءَ لَذَّةٌ لِّلشَّرِبِينَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا يَنْزَفُونَ ﴿٤٧﴾

شراب کے چشموں سے سا غربہ رکھ کر ان کے درمیان پھرائے جائیں گے۔ چمکتی ہوئی شراب، جو پینے والوں کے لیے لذت ہوگی۔ نہ ان کے جسم کو اس سے کوئی ضرر ہو گا اور نہ ان کی عقل اس سے خراب ہوگی۔

سورة الطور - 52 {23}

يَتَنَازِعُونَ فِيهَا كَاسًا لَّا لَغُو فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ۝

وہ ایک دوسرے سے جام شراب لپک کر لے رہے ہوں گے جس میں نہ بے ہودگی ہو گئی نہ بد کرداری۔

سورة الواقعة - 56 {19-15}

عَلَى سُرِّ مَوْضُونَةٍ ۝ مُتَّكِبِينَ عَلَيْهَا مُتَقْبِلِينَ ۝ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وَلَدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ يَا كُوَابِدَ
آبَارِيقَ ۝ وَ كَأِسِ مَعِينٍ ۝ لَا يُصَدَّ عَوْنَانُهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ۝

مرضع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ ان کی مجلسوں میں آبدی لڑکے شراب چشمہ جاری سے
لبریز پیا لے اور کنز اور ساغر لیے دوڑتے پھرتے ہوں گے جسے پی کرنہ ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور
آئے گا۔

جنت کے پھل

جنت کے گھنے سرسبز باغات اور گھنی چھاؤں کے بارے میں تو ہم پڑھ آئے ہیں اب کچھ تذکرہ جنت کے پھلوں کا بھی ہو
جائے۔ اس بارے میں قرآن ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ جنت کے پھل کبھی نہ ختم ہونے والے ہیں، وہ ہر وقت جنتیوں کے بس
میں ہوں گے اور بلا روک ٹوک ملتے رہیں گے۔ جنت کے درخت ان پھلوں سے ایسے لدے ہوئے ہوں گے کہ ان کی
ڈالیاں جھکی جاتی ہوں گی اور جنتی لوگ جو پھل چاہیں گے حاضر کر دیا جائے گا۔ قرآن حکیم میں بہت سے پھلوں کا نام کے
سامنہ ڈکھانے کیا گیا ہے مثلاً نگور، کھجور، انار، کیلے، بیر وغیرہ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے پھل جنتیوں
کو کھانے کو دیے جائیں گے:

سورۃ المرسلات - ۷۷ {41-44}

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظَلَلٍ وَ عَيْوَنٍ ﴿٤١﴾ وَ فَوَّا كَهْ مِنَا يَشْتَهُونَ طَلْكُوا وَ اشْرَبُوا هَنِيْعًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٢﴾ إِنَّا كُنَّا لَكُمْ نَجِيْزِ الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٣﴾

متقی لوگ آج سایوں اور چشموں میں ہیں اور جو پھل وہ چاہیں (آن کے لیے حاضر ہیں)۔ کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے آن اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ ہم نیک لوگوں کو ایسی ہی جزادیتے ہیں۔

سورۃ الحاقة - ۶۹ {22-24}

فِي جَنَّةٍ عَالِيَّةٍ ﴿٢٢﴾ قُطْوُفُهَا دَانِيَّةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُّوا وَ اشْرَبُوا هَنِيْعًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَّةِ ﴿٢٤﴾

عالی مقام جنت میں، جس کے بھلوں کے گچے بھکے پڑ رہے ہوں گے۔ (ایسے لوگوں سے کہا جائے گا) مزے سے کھاؤ اور پیو اپنے آن اعمال کے بد لے جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کیے ہیں۔

سورۃ البقرة - ۲ {25}

وَ يَشِيرُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصِّلَاخَتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ طَلَّكَمَارْزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَاتٍ رِزْقًا لَا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلٍ لَا وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًامَ وَ لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَ هُمْ فِيهَا خَلِدُونَ ﴿٢٥﴾

اور اے پیغمبر، جو لوگ ایمان لا سکیں اور نیک اعمال کریں، انہیں خوشخبری دے دو کہ آن کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ آن باغوں کے پھل صورت میں دنیا کے بھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے۔ جب کوئی پھل انہیں کھانے کو دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ ایسے ہی پھل اس سے پہلے دنیا میں ہم کو دیے جاتے تھے۔ آن کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

سورة الدھر - 76 {14} وَدَارِيَةَ عَلَيْهِمْ ظُلْلُهَا وَذُلْلَكُ قُطْوُفُهَا تَذْلِيلًا^{۱۴}

جنت کی چھاؤں ان پر جھکی ہوئی سایہ کر رہی ہوگی، اور اس کے پھل ہر وقت ان کے بس میں ہوں گے (کہ جس طرح چاہیں انہیں توڑ لیں)۔

سورة الواقعة - 56 {20} وَفَارِكَهَةَ مِنَّا يَتَخَيَّرُونَ^{۲۰}

اور وہ (خدمتگار) ان کے سامنے طرح طرح کے لذیذ پھل پیش کریں گے کہ جسے چاہیں چن لیں۔

سورة الرحمن - 55 {68}

فِيهِمَا فَارِكَهَةُ وَنَخْلٌ وَرُمَانٌ^{۱۸} ان میں بکثرت پھل اور کھجوریں اور انار۔

سورة الرحمن - {54-52} 55

فِيهِمَا مِنْ كُلٍّ فَارِكَهَةٌ ذُو جِنٍ^{۱۹} فِيَّ أَلَّا رَبُّكُمَا تُكَذِّبُنِ^{۲۰} مُتَّكِّلُونَ عَلَى فُرُشٍ بَطَالِينَهَا مِنْ
إِسْتَبْرِقٍ^{۲۱} وَجَنَّاتُ الْجَنَّاتِ دَانِ^{۲۲}

دونوں باغوں میں ہر پھل کی دو قسمیں۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھلاوے گے؟ جنتی لوگ ایسے فرشوں پر نکیے لگا کے بیٹھیں گے جن کے استردیز ریشم کے ہوں گے، اور باغوں کی ڈالیاں پھلوں سے جھکی پڑ رہی ہوں گی۔

سورة الواقعة - 56 {33-32} وَفَارِكَهَةَ كَثِيرَةٌ^{۲۳} لَا مَقْطُوعَةٌ وَلَا مَمْنُوعَةٌ^{۲۴}

اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھل۔

جنت کا گوشت

جنیتوں کی خدمت میں صرف پھل ہی نہیں پیش کیے جائیں گے بلکہ ان کی خدمت میں پرندوں کے اور دیگر ہر شسم کے گوشت بھی پیش کیے جائیں گے تاکہ جو گوشت وہ پسند کریں کھائیں۔

سورة الواقعة - {21} 56

وَلَحِمٍ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾

اور (خدمتگار جنیتوں کی خدمت میں) پرندوں کے گوشت پیش کریں گے کہ جس پرندے کا چاہیں استعمال کریں۔

سورة الطور - {52} 22

وَآمَدَادُنَّهُمْ بِقَاكَهَةٍ وَلَحِمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٥٢﴾

ہم ان کو ہر طرح کے پھل اور گوشت، جس چیز کو بھی ان کا جی چاہے گا، خوب دیے چلے جائیں گے۔

بخاری اور مسلم کی چند احادیث مبارکہ میں اہل جنت کے پہلے کھانے کے طور پر مجھلی کے لیج پر جو نکڑا لگا ہوتا ہے اس کا اور بیل کے گوشت کا بھی ذکر ہے۔ اور یقیناً جس رب نے زمین سے پھلدار درخت اور غلے پیدا فرمادیے وہ اس پر قادر ہے کہ انہی کی طرح گوشت کو بھی زمین سے ہی پیدا فرمادے۔

سیدنا جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں جانے والے کھائیں پئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے، نہ ناک صاف کریں گے اور نہ پیشاب کی حاجت ہوگی۔ لیکن ان کا کھانا کستوری کی مشک جیسا ایک ڈکار ہوگا (بس ڈکار اور پسینہ سے کھانا تخلیل ہو جائے گا)۔ انہیں تسنج و تحمید (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا) کا ایسے ہی الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔

جنتیوں کے لباس

ایک نظر جنتیوں کے لباس پر بھی ڈال بھیجے کیونکہ کھانے پینے کے بعد اہم ترین ضرورت لباس ہی ہے۔ جنت میں لباس اور دیگر پہننے کی چیزیں بھی اللہ ہی کی طرف سے عطا فرمائی جائیں گی۔ دنیا میں اللہ کی اس نعمت کی ایک چھوٹی سی مثال ہمارے کپڑوں کے علاوہ ہمارے سر، ابروؤں، پلکوں وغیرہ کے وہ بال بھی ہیں جن کا کوئی نعم البدل نہیں، جن لوگوں سے یہ لباس چھن جاتا ہے اس نعمت کی قدر انہی سے پوچھئے۔ اس طرف بھی نگاہ جائے کہ اسی دنیا میں رنگ برلنگے پرندوں، درختوں اور پھولوں کو کیسا حسین لباس رب نے پہنانیا ہے۔ جنت تو نعمتوں بھری بہت بڑی سلطنت ہے جس کو پانے والا ہر جنتی ایسی بہترین زندگی گزارے گا کہ دنیا کی کسی بڑی سے بڑی سلطنت کا بادشاہ بھی اس کا تصور تک نہیں کر سکتا۔ جنتی لوگ ریشم اور اطلس و دیبا کے لباس پہننیں گے اور انہیں سونے چاندی کے گنگن پہنانے جائیں گے اور ہیرے موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا۔ اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس مرد نے دنیا میں ریشم اور سونا پہن لیا وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

جو لباس اور پہننے کی چیزیں جنتی استعمال کریں گے وہ کبھی بوسیدہ نہ ہوں گی ان کا قرآنی تذکرہ پڑھیے اور چشم تصور میں لانے کی کوشش کیجیے کہ اہل جنت کے پہناؤے کیسی شاندار ہوں گے:

سورۃ الحج - ۲۲ {23}

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ أَمْنَوْا وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ جَنَّتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَحْلَوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسًا سَهُمْ فِيهَا حَرَبٌ^{۳۳}

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے ان کو اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ وہاں وہ سونے کے گنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔

سورة الكهف - 18 { 30-31 }

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً ۝ أُولَئِكَ لَهُمْ جَنَاحٌ
عَدْنٌ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهِمْ إِلَّا نَهَرٌ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبِسُونَ ثِيَابًا حُضْرًا مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرِقٍ
مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى أَلَارِيكٍ لِنِعْمَةِ النَّوَافِدِ ۝ وَحَسَنَتْ مُرْتَفَقًا ۝

وہ لوگ جو مان لیں اور نیک عمل کریں، تو یقیناً ہم نیکو کار لوگوں کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے۔ ان کے لیے سدا بہار جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہاں وہ سونے کے سکنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے، باریک ریشم اور آطلس و دبیا کے سبز کپڑے پہنھیں گے، اور اوپنجی مندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے، بہترین اجر اور اعلیٰ درجے کی جائے قیام!

سورة فاطر - 35 {33}

جَنْتُ عَدِّٰنِ يَدْ خُلُونَهَا يَحْلُونَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ^{۳۷}
 ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے۔ وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے
 آرستہ کیا جائے گا، وہاں ان کا لباس ریشم ہو گا۔

سورة الدخان - 44 {51-53}

خدا ترس لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشموں میں، حریر و دیپا کے لباس پہنے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

سورة الدهر - 76 {21} عليهم ثياب سُنُدُسٍ خضرٍ وَ إِسْتَبْرَقٍ وَ هُلُوَّا أَسَاوَرٌ مِّنْ فَضَّلَةٍ ۝ ۝ ۝

اُن کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیپا کے کپڑے ہوں گے، ان کو چاندی کے گنگن پہنانے جائیں گے۔

جنت کی معاشرتی زندگی

انسان کو اچھی اور بھرپور زندگی گزارنے کے لیے ایک انسانی معاشرے کی ضرورت پڑتی ہے۔ دنیا میں زندگی کی بہت بڑی نعمتوں میں سے والدین، بیویاں، اولاد، رشتہ دار، اچھے پڑوسی اور دوست ہیں۔ دنیا کی ساری نعمتیں ہوں مگر خوشیاں باشندے کے لیے کوئی نہ ہو اور انسان تنہا ہو تو وہی ساری چیزیں کاٹ کھانے کو دوڑتی ہیں۔ نعمتوں کا لطف تب ہی آتا ہے جب آپ کے اپنے پیارے آپ کے ساتھ ہوں۔ اور یہ بات بھی ہم سب جانتے ہیں کہ ارد گرد رہنے والے انسانوں کا معاشرہ جتنا اچھا ہو ہماری زندگی بھی اتنی ہی اچھی گزرتی ہے۔ اچھی صاف ستری طبیعت، شاشتگی اور ذوق سلیم رکھنے والے لوگوں کے لیے بد تیز و بذباں، جھگڑے فساد والے، گالم گلوچ کرنے والے، غیبت و حسد کرنے والے، جھوٹ اور بے حیا لوگوں کے درمیان رہنا ایک بڑے عذاب سے کم نہیں ہوتا۔ جنت نعمتوں کا گھر ہے اور جنت کی نعمتیں کمال ہیں۔ جب ہم ان عظیم الشان نعمتوں کے بارے میں پڑھتے ہیں تو سمجھ نہیں آتی کہ کس نعمت کو کس درجے میں رکھا جائے کیونکہ وہاں تو ہر نعمت ہی ایسی ہے کہ جسے چھوٹا نہیں کہا جاسکتا۔ جنت کی انہی کمال بے مثال نعمتوں میں سے ایک بہت ہی بڑی نعمت وہاں پہنچنے والے بہترین انسانوں کا امن و محبت والا پاکیزہ معاشرہ ہے۔ جنت کے جس معاشرے کی تصویر قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں ہمارے سامنے رکھی گئی ہے وہ اتنی پر کشش ہے کہ بے اختیار یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش ہم بھی اسی معاشرے کا حصہ بن جائیں۔ آپ دیکھیے کہ دنیا کی چند سالہ زندگی اپنی سمجھ کے مطابق بہتر اور خوشحال گزارنے کے لیے لوگ اپنا گھر، اپنا وطن، اپنا خاندان، رشتہ دار سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں، برسوں تک غریب الوطنی کاٹتے ہیں کہ ایمگریشن مل جائے۔۔۔ کتنی بڑی قربانی ہے۔۔۔ کس کے لیے؟ عارضی، فانی دنیا کے لیے اور عین ممکن ہے کہ وہ ”اچھی دنیا“ درحقیقت آپ کے لیے اچھی بالکل نہ ہو۔ کل کو وہاں آپ ہی کے بچے آپ کا بوجھ اٹھانے اور آپ کی تیسری نسل آپ کا نام بھی پہچاننے سے انکار کر دے، اور شاید بہت سارے اپنوں کے لیے گمراہی کی راہ کھولنے پر آپ آخرت میں بھی ناکام ہو جائیں۔

آئیے ذیل کی سطور میں ہم ایک ایسے بہترین معاشرے کے بارے میں جانتے ہیں جس کی خوبی و حسن کا ہم صحیح تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جہاں دا بھی وابدی خوشحالیاں ہیں، جہاں داخلے کی کامیابی جس کو مل گئی وہ وہاں کا درجہ اول کا مستقل باشندہ

ہے جسے نہ تو کبھی وہاں سے نکالا جائے گا اور نہ پھر کبھی اسے کوئی ناکامی ملے گی۔ چلیے اس آئینڈیل معاشرے کے بارے میں جاننے کے لیے قرآن و حدیث سے رہنمائی لیتے ہیں، شاید یہی جاننا ہمارے دل میں اس کے پانے کی تڑپ بیدار کر دے اور ہم اپنے رب سے اس کے چنے ہوئے بہترین لوگوں کے معاشرے کی شہریت مانگ لیں، شاید اسے حاصل کرنے کی خواہش میں ہم اس کے لیے کچھ کوشش اور قربانی بھی کر سکیں جسے رب قبول فرمائے اور ہمیں سچی کامیابی مل جائے۔

جنت سلامتی کا گھر ہے جہاں نہ نفرت و کدورت ہے، نہ حسد و بغض وعداوت، نہ ہی برائی و بے ہودگی و بد کرداری اور نہ ہی جنگ و جدل و قتل و غارت گری۔ جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے، جہاں انسانیت کے چھانٹے ہوئے بہترین لوگ رہتے ہیں جن کے دلوں میں کوئی آلا کش نہیں اور جن کی برائیاں ان سے دور کر دی گئی ہیں۔ دنیا میں ہی اگر کسی کو اچھا پڑوس اور اچھے رفقاء مل جائیں تو کتنی بڑی نعمت ہے، کتنی اچھی زندگی گزرتی ہے۔ ہماری کتنی خواہش ہوتی ہے کہ کاش کسی نبی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوتا، کاش کسی رسول کی رفاقت میسر آئی ہوتی۔ رسول ﷺ کے کس امتی کی خواہش نہیں کہ آپ ﷺ سے شرف ملاقات ہو جائے۔ ہاں یہ خواب حقیقت بن سکتا ہے اگر ہم اللہ کی جنت کے مستحق ہو جائیں تو ایسے ہی اعلیٰ لوگوں کی دائیٰ رفاقتیں مل سکتی ہیں کیونکہ جنت ہی تو وہ آئینڈیل اعلیٰ ترین معاشرہ ہے جہاں رفاقت کے لیے انبیاء اور صدّیقین اور شہداء اور صالحین جیسے بہترین رفقاء ہیں:

سورة النساء - 4 { 70-69 }

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّنَ وَالصَّدِّيقِينَ وَالشَّهِدَادَاءِ
وَالصَّلِحِيْمِ وَحَسْنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ۝ ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۝ وَكَفَى بِاللَّهِ عَلِيِّمًا ۝

اور جو لوگ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدّیقین اور شہداء اور صالحین۔ کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔ یہ حقیقی فضل ہے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے اور حقیقت جاننے کے لیے بس اللہ ہی کا علم کافی ہے۔

اہل جنت کی برائیوں کا دور کر دیا جانا

اب ہم جنت کے سارے وارثوں کی کچھ مشترکہ خوبیوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ قرآن حکیم میں اس بارے میں یہ خبر دی گئی ہے کہ اہل جنت کی برایاں جنت میں داخلے سے پہلے ہی ان سے دور کردی جائیں گی اور ان کے دلوں میں سے برائی کو خدا تعالیٰ انتظام کے ذریعے مٹا دیا جائے گا۔ اور یوں اہل جنت آپس میں محبت کرنے والے بھائیوں کی طرح رہیں گے۔ کچھ آیات ملاحظہ ہوں:

سورۃ الفتح - {5} 48

لَيْدُخَلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِدِيْنَ فِيهَا وَ يُكَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۚ وَ كَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

تاکہ مومن مردوں اور عورتوں کو ہمیشہ رہنے کے لیے ایسی جنتوں میں داخل فرمائے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور ان کی برایاں ان سے دور کر دے۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے۔

سورۃ التغابن - {9} 64

يَوْمَ يَجْمَعُهُمْ لِيَوْمِ الْجَمِيعِ ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۖ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفَّرُ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخَلُهُ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِدِيْنَ فِيهَا أَبَدًا ۝ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

جب اجتماع کے دن وہ تم سب کو اکٹھا کرے گا۔ وہ دن ہو گا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا۔ جو اللہ پر ایمان لا یا ہے اور نیک عمل کرتا ہے، اللہ اس کی برایاں اس سے دور کر دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہقی ہوں گی۔ یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

نہ بغض و کیبی، نہ نفرت وعداوت

دلوں کی نفرت اور باہمی تعلقات کی خرابی انسانی دکھوں میں سے بہت سے دکھوں کی جڑ ہے۔ بعض اوقات بڑی بڑی نعمتوں میں رہنے والے اپنے قریب رہنے والے انسانوں کے رویوں سے اس قدر دل برداشتہ ہوتے ہیں کہ خود کشیاں تک کر بیٹھتے ہیں۔ جو لوگ دلوں میں دوسروں کے خلاف نفترتیں اور بغض رکھتے ہیں ان کی زندگی اور سوچ کبھی صحت مند نہیں ہوتی۔ جنت نام ہی بہترین زندگی کا ہے پھر بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہاں کے رہنے والے نفترتیں اور کدورتیں رکھتے ہوں یا وہاں بے ہودگی اور بد تمیزی کا کوئی گزر بھی ہو۔ جنتیوں کے دلوں میں اگر کسی کے خلاف بغض وعداوت اور نفرت و دشمنی ہو گی بھی تو اس کو منادیا جائے گا۔ جنت کے کسی بھی باشدے سے کسی دوسرے کو برائی، خطرے اور دشمنی کا کوئی امکان نہیں ہو گا:

سورة الحجر - 15 {47} وَنَزَّعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَلَّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَّقْبِلِينَ

آن کے دلوں میں جو تھوڑی بہت کھوٹ کپٹ ہو گی اسے ہم نکال دیں گے، وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے۔

سورة الأعراف - 7 {43}

وَنَزَّعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَلَّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَنَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِي لَوْلَا أَنْ هَدَنَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ رَّبِيبَاتٍ بِالْحَقِّ وَنُودُفُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُولَئِنَّا شُتُّمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کچھ کدورت ہو گی اسے ہم نکال دیں گے۔ ان کے نیچے نہیں بہتی ہوں گی۔ اور وہ کہیں گے کہ ”تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں یہ راستہ دکھایا، ہم خود را ہندے پاسکتے تھے اگر خدا ہماری رہنمائی نہ کرتا، ہمارے رب کے بھیجے ہوئے رسول واقعی حق ہی لے کر آئے تھے۔“ اس وقت نہ آئے گی کہ ”یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو تمہیں ان اعمال کے بدالے میں ملی ہے جو تم کرتے رہے تھے۔“

نہ بے ہودہ کلام، نہ جھوٹ، نہ ہی گناہ کی کوئی بات

جنت کی بڑی نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہاں کوئی ایسی بات نہ ہو گی، جھੜے، جھوٹ، گالی، لغویات، لعن طعن، بہتان، غیبت، چغلی، تمسخر، طز، بد تیزی، بد زبانی یا گناہ کے کسی زمرے میں آتی ہو:

سورۃ الواقعة - {25-56}

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيْشًا ﴿الْأَقِيلَادَ سَلِيمًا﴾^{۲۳}

وہاں وہ کوئی بیہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنیں گے جو بات بھی ہو گی ٹھیک ٹھیک ہو گی۔

سورۃ الغاشیة - {88-11}

لَا تُسْكِنْ فِيهَا لَغْيَةً ﴿كُوئی بیہودہ بات وہاں نہ سنیں گے۔﴾

سورۃ النبأ - {78-35}

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذْبًا ﴿وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات وہ نہ سنیں گے۔﴾

سورۃ مریم - {19-62}

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلِيمًا وَلَهُمْ رِزْقٌ هُمْ فِيهَا بُكْرَةٌ وَعَيشَيَا ﴿تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِتُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا﴾^{۲۴}

وہاں وہ کوئی بے ہودہ بات نہ سنیں گے، جو کچھ بھی سنیں گے ٹھیک ہی سنیں گے۔ اور ان کا رزق انہیں پیغم صبح و شام ملتا رہے گا۔ یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اُس کو بنائیں گے جو پرہیز گار رہا ہے۔

دنیوی زندگی کی بہت بڑی تکالیف سے انسان کو جنت میں مکمل نجات مل جائے گی۔ آپ خود غور فرمائیے کہ جن مسائل کی وجہ سے دشمنیاں، نفرتیں اور فساد و جود میں آتے ہیں جب وہ مسائل جنت میں ہوں گے ہی نہیں تو نفرت و عداوت کیوں آئے گی۔ جب ہر ایک اپنی جنت میں پادشاہ کی طرح رہے گا، جسے کبھی کوئی رنج و تکلیف نہ پہنچے گی، جس کی ہر خواہش پوری کی جائے گی اور جو کچھ اس کے خدا نے اس کو دیا ہو گا وہ اس پر راضی اور مطمئن ہو گا، جسے کسی بھی نعمت کے چھن جانے کا کوئی ڈر نہ ہو گا تو پھر کسی دوسرے سے نفرت اور دشمنی کا کیا سوال؟ جب کسی دوسرے کی احتیاج ہی نہیں ہو گی تو برائی کیسی؟ ویسے بھی اہل جنت وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں اہل خیر تھے اور جن سے بہت برے حالات میں بھی اچھائی ہی کی توقع کی جاتی تھی۔ جو اللہ کو دیکھے بنا اس کو راضی کرنے کے لیے خود کو تکلیف میں ڈال کر دوسروں کی ضروریات پوری کرتے تھے اور دوسروں کو سکھ پہنچاتے تھے ان سے کوئی کیونکریہ توقع کرے گا کہ وہ اللہ سے ملاقات کے بعد اس کی جنت میں رہتے ہوئے فساد کریں، اور جنت جیسی نعمت عظیم پانے کے بعد بے ہودہ کلام، جھوٹ یا گناہ کی کوئی بات کریں؟ یوں بھی ہم اور پری پڑھ آئے ہیں کہ جو برائی بھی جس جنتی میں تھی وہ جنت میں داخل کیے جانے سے پہلے ہی اس سے دور کر دی جائے گی اور اگر کسی جنتی کو کسی شخص کے ساتھ دشمنی تھی بھی تو اللہ تعالیٰ اپنی تخلیقی کار فرمائی سے ہی دلوں کو برا بیوں، بے ہود گیوں، نفرتوں اور عداوتوں سے پاک و صاف کر دے گا۔ وہاں ان کی صدائیں سلامتی کی ہوں گی اور ان کی زبانیں اللہ کی پاکی اور تعریف بیان کریں گی۔

سورۃ بیونس - ۱۰ {10}

دَعْوَلُهُمْ فِيهَا سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَ أَخْرُدَعْوَلُهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۰﴾

وہاں ان کی صدائیہ ہو گی کہ ”پاک ہے تو اے خدا“، ان کی دعایہ ہو گی کہ ”سلامتی ہو“ اور ان کی ہر بات کا خاتمه اس پر ہو گا کہ ”ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔“

رسول ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کے درمیان کوئی مخالفت نہیں ہو گی، نہ ان میں ایک دوسرے کے لیے بغض ہو گا۔ سب کے دل (باہمی افت و محبت کے باعث مل کر گویا) ایک دل ہو گئے ہوں گے۔ وہ صحیح و شام اللہ کی پاکی بیان کریں گے۔ (مسلم)

یہ سلامتی اور امن و عافیت والا وہ پاکیزہ معاشرہ ہے جہاں کسی بھی نوعیت کے دکھ، رنج و غم یا تکلیف نام کی کسی چیز کا کوئی وجود نہیں۔ اسی نعمت کدے کا نام جنت ہے اور اسی کی طرف ہمارا مہربان رب ہمیں دعوت دے رہا ہے:

سورۃ الیونس - 10 {25}

وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ⑥

(تم اس ناپائیدار زندگی کے فریب میں بنتلا ہو رہے ہو) اور اللہ تمہیں دارالسلام کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ (ہدایت اس کے اختیار میں ہے) جس کو وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھادیتا ہے۔

اللہ سے دعا کیجیے کہ خدا ہمیں بھی سلامتی کے اسی گھر میں جگہ عطا فرمائے (آمین)

اللَّهُمَّ انَا سَأْكُونُ عَذَابَ النَّارِ

(اے اللہ ہم تجوہ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

اہل جنت کی خاندانی زندگی

ہم نے یہ جانا کہ جنت سلامتی کا گھر ہے جس کا معاشرہ انسانیت کے بہترین لوگوں کا معاشرہ ہو گا جہاں کسی کے دل میں کسی کی نفرت یا دشمنی نہ ہوگی، اہل جنت کی برائیوں کو دور کر دیا جائے گا اور جنت میں کوئی بے ہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنی جائے گی۔ انہی اعلیٰ صفات والے لوگوں کا معاشرہ جنت کھلائے گا۔

اب ہم جنت کی خاندانی زندگی کے بارے میں قرآن و حدیث سے جاننے کی کوشش کریں گے۔ اس بارے میں پہلی بات تو یہ ہے جنت میں کوئی بھی جنتی اکیلا نہیں رہے گا بھلے وہ مرد ہو یا عورت۔ زندگی کے حسن کا رشتہ یعنی رشتہ ازدواج وہاں بھی ہو گا۔ جنتی مرد ہوں یا عورتیں ہمیشہ جوان اور میاں بیوی کی حیثیت میں ہی رہیں گے۔

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْزَبٌ۔۔۔“

اور جنت میں کوئی بغیر جوڑے کے نہ ہو گا۔

صحیح مسلم، کتاب الجنة، باب 6

جنتی مردوں کی یہ بیویاں حوروں کے علاوہ ہوں گی اور چونکہ یہ دنیا کی آزمائش سے گزر کر اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کی بنا پر جنت کی مستحق ہوئی ہوں گی اس لیے ان کو حوروں پر فضیلت حاصل ہو گی یوں سمجھ لیجئے کہ جنتی بادشاہ کی ملکہ کی حیثیت انہی کو حاصل ہو گی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، یا رسول اللہ، دنیا کی عورتیں بہتر ہیں یا حوریں؟ حضور ﷺ نے جواب دیا، دنیا کی عورتوں کو حوروں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ابرے کو استر پر ہوتی ہے۔ میں نے پوچھا کس بنابر؟ فرمایا اس لیے کہ ان عورتوں نے نمازیں پڑھی ہیں، روزے رکھے ہیں اور عبادتیں کی ہیں۔" (طبرانی)

جنتی عورتیں اپنی مرضی اور پسند کے مطابق یا تو اپنے سابق جنتی شوہروں کی زوجیت میں آئیں گی یا پھر کسی دوسرے جنتی کی زوجیت میں جبکہ فریقین یہ رفاقت پسند کریں۔ قرآن حکیم ہمیں یہ بتاتا ہے کہ جنتیوں کی ہر خواہش پوری کی جائے گی اس لیے وہاں ابدی رشتہ ازدواج میں منسلک کیے جانے سے پہلے فریقین کی رضامندی، خواہش اور خوشی کو اصل اہمیت حاصل ہو گی۔ احادیث مبارکہ سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو میاں بیوی دنیا میں مومن رہے ہوں اور آخرت میں جنت کے مستحق ہو جائیں تو اگر دونوں چاہیں گے تو ان کا یہ رشتہ وہاں ابدی و سرمدی ہو جائے گا اور اگر نہ چاہیں تو اللہ ان کا جوڑ کسی اور جنتی سے لگادے گا۔ ایک حدیث مبارکہ میں ایک ایسی عورت کا تذکرہ ہے جس کے دنیا میں کئی خاوند رہے تھے کہ وہ ان خاوندوں میں سے دامنی رفاقت کے لیے اس کو چنے گی جس کے اخلاق سب سے اچھے تھے۔ جس جوڑے میں سے کوئی ایک جنتی اور دوسرا جہنمی نکلا تو جنتی کو اس کی رضامندی سے اہل جنت میں سے کسی کے رشتہ ازدواج میں دے دیا جائے گا، اسی طرح ان مردوں اور عورتوں کے ساتھ بھی معاملہ کیا جائے گا جو دنیا میں شادی سے پہلے ہی مر گئے تھے۔ اس معاملے میں ایک سادہ سی بات ہمیں یہ سمجھ لینی چاہیے کہ جنت کے مستحق لوگ چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں اللہ کے پسندیدہ ہوں گے اور انہیں رب کی طرف سے ہر خوشی دی جائے گی اور اہل جنت کی خوشیوں کے لیے ان کے حق میں اللہ سے بہتر چننے والا اور فیصلہ کرنے والا کون ہو سکتا ہے۔ اللہ کامل علم والی ہستی ہے، دل و دماغ اسی کے قبضہ قدرت میں

ہیں، جو جو رُوح اللہ ان کے لیے چنے گا وہ ان کے لیے بہترین ہو گا اور اسی میں اللہ ان کی بھرپور خوشی، محبت اور رضا مندی بھی رکھ دے گا۔

کچھ آیات ملاحظہ ہوں:

سورۃ الزخرف - 43 { 68-72 }

يَعْبَادُ لَا خُوفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَ لَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ أَلَّذِينَ آمَنُوا بِإِيمَانِنَا وَ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾
أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَ أَزْوَاجُكُمْ تُحَبَّرُونَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصَحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَ أَكْوَابٍ وَ
فِيهَا مَا تَشَتَّهِي إِلَّا نَفْسٌ وَ تَلَذُّلُ الْأَعْيُنِ ﴿٧١﴾ وَ أَنْتُمْ فِيهَا خَلِيلُونَ ﴿٧٢﴾ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي قُوْمُتُمُوهَا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧٣﴾

اس روز ان لوگوں سے جو ہماری آیات پر ایمان لائے تھے اور مطیع فرمان بن کر رہے تھے کہا جائے گا کہ ”اے میرے بندو، آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہو گا۔ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں، تمہیں خوش کر دیا جائے گا۔“ ان کے آگے سونے کے تھال اور ساغر گردش کرائے جائیں گے اور ہر مَنْ بھاتی اور نگاہوں کو لذت دینے والی چیز وہاں موجود ہو گی۔ ان سے کہا جائے گا، ”تم اب بیہاں ہمیشہ رہو گے۔ تم اس جنت کے وارث اپنے ان اعمال کی وجہ سے ہوئے ہو جو تم دنیا میں کرتے رہے۔“

سورۃ طہ - 36 { 55-58 }

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَكُهُونَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَ أَزْوَاجُهُمْ فِي ظَلَلٍ عَلَى الْأَرَاضِكَ مُتَّكِعُونَ ﴿٥٦﴾
لَهُمْ فِيهَا فَارِكَهَةٌ وَ لَهُمْ مَا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَبِّ رَحْمَةٍ ﴿٥٨﴾

آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں ہیں مسندوں پر تکیے لگائے ہوئے، ہر قسم کی لذیذ چیزیں کھانے پینے کو ان کے لیے وہاں موجود ہیں، جو کچھ وہ طلب کریں ان کے لیے حاضر ہے، ربِ رحیم کی طرف سے ان کو سلام کہا گیا ہے۔

اب یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سو کن کونا پسند کرنا تو عورت کی فطرت میں ہے تو جنت میں جہاں رقبات کے لیے حوریں اور دوسرا بیویاں بھی ہوں گی تو پھر جنتی بیویاں کیوں نکر خوش رہ سکیں گی؟ اس کا جواب ہم کتاب کے پچھلے حصے میں پڑھ آئے ہیں کہ اہل جنت کے دلوں میں نفرت و کدورت، بغض و عداوت اور حسد و رقبات کا داعیہ ختم کر دیا جائے گا اور یہ برائیاں ان سے دور کر کے انہیں پاکیزہ بنادیا جائے گا۔ دوسرا بات یہ کہ ان کے دلوں میں اللہ صرف انہی کی محبت ڈالے گا جن کی زوجیت میں وہ دی جائیں گی، وہ اپنے اپنے خاوندوں ہی کی عاشق ہوں گی اور ان کی ساری دلچسپیاں اور محبتیں انہی سے وابستہ ہوں گی اور ہونی بھی چاہیں کیونکہ جس عاشق کو اپنے معشوق کا ہمیشگی کا ساتھ مل جائے اسے بھلا اور کیا چاہیے۔ وہ نگاہیں بچانے والی، شر میلی، ہم عمر پاکیزہ لڑکیاں ہوں گی، جنہیں اللہ رب العالمین جوان اور کنواریاں بنادے گا بھلے وہ دنیا میں بوڑھی ہو کر مری ہوں۔ وہ ایسی حسین ہوں گی جیسے چھپا کر رکھے ہوئے ہیرے اور موٹی، ایسی آبر و والی ہوں گی کہ جنہیں ان کے خاوندوں کے علاوہ کسی نے نہ چھواہو گا اور ایسی حیاد ار ہوں گی کہ انہیں اپنے خاوند کے علاوہ کسی سے کوئی دلچسپی نہ ہوگی۔ ہم پہلے ایک حدیث پڑھ آئے ہیں جس میں یہ بیان تھا کہ ادنیٰ ترین جنتی کو بھی زمین سے دس گناہ بڑی جنت دی جائے گی اب آپ خود سوچیے کہ ایسی سلطنتوں کے وارثوں کی بیویاں کیا ان سے خوش نہ ہوں گی جب کہ وہاں انہیں کوئی تکلیف دیے جانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بیویوں کی باہم نفرت و رقبات کا یہ تصور محض دنیا کی زندگی کے ساتھ وابستہ ہے جنت کی زندگی میں اس کا کوئی تصور نہیں بالکل اسی طرح جیسے کہ اللہ نے ہمیں ہماری ماوں کے پیٹوں میں کئی مہینے تک منہ کے ذریعے سے نہیں بلکہ براہ راست ماں کے خون سے رزق دیا اور اسی سے ہماری بنیاد بنی لیکن دنیا میں آنے کے بعد وہ تصور ختم ہو جاتا ہے اور ہم منہ کے ذریعے کھانا پینا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی کئی ایک تصورات محض دنیا کی زندگی کے مرحلے سے وابستہ ہیں جنت کی زندگی میں ان کا کوئی وجود نہیں مثلاً موت، بیماری، بڑھاپا، تکلیف، رنج و غم، نفرت و کدورت، حسد و دشمنی، برائی و بے ہودگی، گندگی، بے ہودہ کلام وغیرہ دنیا سے وابستہ ہیں۔ جنت کی

زندگی میں ان کا کوئی قصور موجود نہیں۔ یہ اتنی اہم بات ہے کہ اگر یہ سمجھ میں آجائے تو جنت کی حیات کے بارے میں بہت سی باتیں سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

ہاں زوجین میں مباشرت کا تصور وہاں موجود ہے کیونکہ حلال دائرے میں رہ کر مباشرت کرنا نہ ہی گناہ یا برائی ہے اور نہ ہی ناپسندیدہ ہے بلکہ فریقین کے لیے ایک نعمت اور جائز لطف ہے۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس یہودی آئے اور پوچھا ”اے ابا القاسم آپ کا یہ گمان ہے کہ جنت میں لوگ کہاں میسیں گے اور ان کی بیویاں ہوں گی؟“ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”نعم والذی نفس محمد بیدہ إن أحدہم ليعطی قوۃ مائۃ رجل فی الأکل والشرب والجماع“

ہاں اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جنتی مردوں میں سے ہر ایک کو کھانے پینے اور ہم بستری کرنے میں ایک سو آدمیوں کے برابر قوت دی جائے گی۔

یہودی نے کہا ”جو کھاتا پیتا ہے اسے (پیشاب پاخانے کی) حاجت ہوتی ہے اور جنت میں تو کوئی تکلیف (دہ معاملہ) نہیں ہے“

تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

” تكون حاجة أحدهم رشحًا يفيض من جلودهم كرش المسلح فيضم ربطنه جنتی کی حاجت اس کی جلد سے بہنے والا مسک جیسا (خوشبودار) پسینہ ہو گا (جب وہ پسینہ نکلے گا) تو اس کا پیٹ

فارغ ہو جائے گا

المعجم الکبیر، المعجم الاوسط، صحیح ابن حبان، حدیث، مسند احمد، امام الحسینی نے مجمع الزوائد میں اسے صحیح قرار دیا۔

جنت کی زندگی کے بارے میں قرآن حکیم جنت کی بیویوں کی وہ خصوصیات بیان کرتا ہے جو ظاہری اور باطنی حسن کا کمال ہیں:

اہل جنت کی بیویوں کی خصوصیات

نفر توں، کدور توں، حسد، گندگی، بے ہودگی اور فاسد خیالات سے پاک بیویاں:

سورة النساء - 4 {57}

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِيلِينَ فِيهَا أَبَدًاۚ
لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّظَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلَالًا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور نیک عمل کیے ان کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو پاکیزہ بیویاں ملیں گی اور انہیں ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

سورة البقرة - 2 {25}

— وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّظَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَلِيلُونَ ﴿٥٨﴾
آن کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔
بڑی بڑی آنکھوں والی، شر میلی، نگاہیں بچانے والی، ہم عمر، ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے ہوئے ہیرے اور موتی، خوبصورت اور خوب سیرت بیویاں:

سورة النبأ - 78 {31-36}

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣٦﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٧﴾ وَكَوَاعِبَ أَنْتَرَابًا ﴿٣٨﴾ وَكَاسَادِهَا قَاتًا ﴿٣٩﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا
لَغَوًا وَلَا كِذْبًا ﴿٤٠﴾ جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٤١﴾

یقیناً متقیوں کے لیے کامرانی کا ایک مقام ہے، باغ اور انگور، اور تو خیز ہم سن لڑ کیاں، اور چھلکتے ہوئے جام۔ وہاں کوئی لغو اور جھوٹی بات وہ نہ سنسیں گے۔ جزا اور کافی انعام تمہارے رب کی طرف سے۔

سورة الصافات - {48-49} 37

وَعِنْدَهُمْ قُصْرُ الطَّرْفِ عَيْنُ لَكَانُهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ③

اور ان کے پاس نگاہیں بچانے والی، خوبصورت آنکھوں والی عورتیں ہوں گی، ایسی نازک جیسے انڈے کے چھلکے کے نیچے چپھی ہوئی جھلکی۔

سورة الدخان - {54} 44

وَزَوَّجُنَاهُمْ بِحُورٍ عَيْنٍ ④ اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے۔

سورة ص - {52} 38

وَعِنْدَهُمْ قُصْرُ الطَّرْفِ أَثْرَابٌ ⑤ اور ان کے پاس شر میلی ہم سن بیویاں ہوں گی۔

سورة الرحمن - {70-71} 55

فِيْهِنَّ خَيْرًا حِسَانٌ ⑥ فِيَايَ الَّاءِ رَبِّكُمَا تُمْكِنُ بِنِ ⑦

ان نعمتوں کے درمیان خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھٹاؤ گے؟

کتواریاں، اپنے شوہروں کی عاشق اور ہم عمر جنہیں ان کے خاوندوں سے پہلے کسی نے نہ چھوا ہوگا:

سورة الواقعة - {35-37} 56

إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً ⑧ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ⑨ عُرْبًا أَتُرَابًا ⑩

ان کی بیویوں کو ہم خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے اور انہیں کنواریاں بنادیں گے، اپنے شوہروں کی عاشق اور عمر میں ہم سنے۔

سورة الرحمن - {58-56}

فِيْهِنَّ قُصْرَتُ الظَّرْفِ لَمْ يَطْبِعْهُنَّ إِنْسُوْنَ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌ فِيْهِنَّ أَلَّا رَبِّكُمْ تُكَذِّبُنَّ هُنَّ كَانُهُنَّ أَلْيَاقُوْنُ وَالْمَرْجَانُ

ان نعمتوں کے درمیان شر میں نگاہوں والیاں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کبھی کسی انسان یا جن نے نہ چھوا ہو گا۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھلاوے گے؟ ایسی خوبصورت جیسے ہیرے اور موتی۔

جنت کی حوریں

جنتی بیویوں کے علاوہ قرآن حکیم میں جنتیوں کے لیے حوروں کا ایک نعمت کے طور پر تذکرہ کیا گیا ہے اور یہ بتلایا گیا ہے کہ ان کو بھی اہل جنت کی زوجیت میں دیا جائے گا۔

سورة الواقعة - {23-22}

وَحُورٌ عَيْنٌ لَا كَامِثَالِ اللَّؤُلُؤِ الْمَكْنُونِ

اور ان کے لیے خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی، ایسی حسین جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی۔

سورة الطور - {20}

وَزَوَّجُنَّهُمْ بِحُورٍ عَيْنٍ اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے۔

سورة الرحمن - { 55-70 } 74

فِيْهِنَّ خَيْرٌ حَسَانٌ ۝ فِيْكَيِ الْأَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِنَ ۝ حَوْرٌ مَقْصُورٌ فِي الْخِيَامِ ۝ فِيْكَيِ الْأَءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِنَ ۝ لَمْ يُطِّهِنَ إِلَّا قَبْلَهُمْ وَلَا جَاءُنَ ۝

ان نعمتوں کے درمیان خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھڑاؤ گے؟ خیموں میں ٹھیرائی ہوئی حوریں۔ اپنے رب کے کن کن انعامات کو تم جھڑاؤ گے؟ ان جنتیوں سے پہلے کبھی کسی انسان یا جن نے ان کونہ چھوا ہو گا۔

جنتی بیویوں اور حوروں کے بارے میں یہ آیات پڑھ کر یوں لگتا ہے جیسے اہل جنت کی بیویاں جو دنیا کی عورتیں ہوں گی تو ان کے ساتھ ملکہ کی حیثیت سے محلوں میں رہیں گی جبکہ ان کی سیر گاہوں میں ان کی بیویاں خیموں میں ٹھہرائی ہوئی جوان و حسین و جمیل حوریں ہوں گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ وہ معصوم لڑکیاں ہوں جو بلوغت سے پہلے ہی فوت ہو گئیں اور جن کے والدین جنت کے مستحق نہ ہو سکے کہ وہ ان کی اولاد کی حیثیت سے ان کے ساتھ رہتیں۔ اور اللہ انہیں حسین و جمیل لڑکیاں یعنی حوریں بنانے کے لئے کہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

بہر حال جنت کی عورتیں اور حوریں شرم و حیا کی بہترین نسوانی صفات سے متصف اپنے شوہروں کی چاہنے والیاں ہوں گی اور ان کے حسن و جمال کا یہ عالم ہو گا کہ:

سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر اہل جنت میں سے کوئی عورت زمین والوں کی طرف جھانک لے تو وہ تمام فضا کو جو آسمان و زمین کے درمیان ہے، روشن کر دے اور اس کو خوشبو سے بھر دے اور بے شک اس کا دوپٹہ جو اس کے سر پر ہے۔ تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

“(بخاری)

حوروں ہی کے تعلق سے ایک سوال کچھ لوگ یہ کرتے ہیں کہ ”جی مردوں کے لیے تو حوریں ہوں گی عورتوں کے لیے کیا ہو گا؟“

اس سوال کے دو معنی ہیں۔ ایک تو سیدھا سادہ یہ ہے کہ جنتی عورتوں کی زندگی کیسی ہو گی، ان کا جوڑا ہو گا یہ نہیں اور اگر ہو گا تو کون ہو گا؟

اگر اس سوال کا مطلب یہ ہے تو جواب واضح ہے کہ ان کے لیے خاوند ہوں گے جن کی وہ عاشق ہوں گی۔ قرآن حکیم میں لفظ ”زوج“ استعمال کیا گیا ہے جس کے لفظی معنی spouse کے ہیں یعنی بیوی کے لیے خاوند اور خاوند کے لیے بیوی۔ اس کا جواب ہم اپر تفصیل سے پڑھ آئے ہیں کہ جنت میں بغیر جوڑے کے کوئی نہ ہو گا اور کس طرح خدائی انتظام کے ذریعے ان کی رضامندی سے اہل جنت مردا اور عورتوں کو رشتہ ازدواج میں مسلک کیا جائے گا۔ تو سیدھا جواب یہ ہے کہ جس طرح جنتی مردوں کے لیے ان کی جنتی بیویاں ہوں گی جو اہل دنیا میں سے ہوں گی اسی طرح ہر جنتی عورت کے لیے اس کا اپنا شوہر ہو گا۔ گویا جنتی مردا کروہاں اپنی جنت کا بادشاہ ہو گا تو اس کی ملکہ اس کی بیوی ہو گی۔

اس سوال کا دوسرا معنی کچھ فہمی پر مشتمل ہے اور یہ کچھ بیمار ذہن لوگوں کی سوچ کی پیداوار ہے کہ جنت میں مردوں کی ”عیاشی“ کے لیے توحیریں ہوں گی عورتوں کی ”عیاشی“ کے لیے کیا ہو گا۔ اس معنی کے ساتھ یہ سوال کرنے والے حقیقتاً انتہائی نادان اور جنت کی زندگی کے بارے میں کچھ بھی نہ جانے والے لوگ ہیں اور انہی میں سے بعض کے نزدیک جنت غلیظ شرایبوں کا منے کردا اور عیاشی کا اڈہ ہے۔ کاش انہیں یہ معلوم ہو کہ جنت اللہ کی عظیم الشان نعمت اور سلامتی کا وہ گھر ہے جہاں انسانیت کے پختے ہوئے بہترین لوگ یعنی انبیاء، صد ایقین، شہدا، صالحین اور ان کے پاکیزہ رفقاء رہتے ہیں۔ جہاں کسی نفرت و کدورت یا برائی اور بے ہودگی کا سرے سے وجود ہی نہیں۔ جہاں ادنیٰ ترین جنتی کی عزت، بادشاہی اور نعمتوں کا بھی وہ مرتبہ اور مقام ہے کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑے بادشاہ بھی اس کا تصور تک بھی نہیں کر سکتا۔ اب ایسے بادشاہوں کی نفرت و کدورت اور برائیوں سے پاک ان کی عاشق بیویوں سے کون یہ توقع کر سکتا ہے کہ رب کی رضاکی جنت میں پہنچنے کے بعد اور اپنے اللہ کی طرف سے بہترین جوڑ عطا کیے جانے کے بعد، انہیں بھی اپنے خاوندوں کے علاوہ کسی دوسرے کی ضرورت ہو گی جبکہ ان کے اپنے خاوندان کے ہم عمر حسین جوان ہوں اور ان کی ہر خواہش بدرجہء اتم پوری کی جارہی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ جنتی بیویوں کے دل میں اللہ صرف ان کے خاوندوں کا عشق بٹھادے گا اور وہ صرف اپنے خاوندوں کی مشتاق ہوں گی۔ آپ کسی عاشق سے پوچھ دیکھیے کہ کیا اسے اپنے محبوب کے سوا کسی دوسرے کی کوئی خواہش ہوتی ہے؟ دنیا میں ہی، جہاں برائی کا امکان بہر حال موجود ہے، ذرا کسی صاحب کردار عزت دار عورت سے جواب پنے

شہر کی عاشق ہو پوچھ دیکھیں کہ اس کی خوشی کس میں ہے اپنے خاوندوں میں یا کہیں اور۔ نعوذ باللہ من ذلک کیسی بدگمانی ہے ایسی عظیم الشان جنت کے وارث خاوندوں کی اہل جنت بیویوں کے بارے میں کہ انہیں بھی اپنے خاوندوں کے علاوہ کچھ درکار ہو گا جبکہ ہم یہ پڑھ پکے ہیں کہ جنت میں داخل کیے جانے سے پہلے ہی ہر جنتی کی ہر برائی اس سے دور کر دی جائے گی اور جنتی عورتوں میں ایسی بے حیا کوئی نہ ہو گی جو اپنے خاوند کے علاوہ کچھ اور چاہے۔ جنتی بیویاں ہوں یا حوریں ہوں **قاصِرَاتُ الْطَّرْفِ** ہوں گی یعنی شرم و حیا کا پیکر، تگاہیں بچانے والیاں جنہیں صرف اپنے ہی خاوندوں سے عشق ہو گا وہ نہ کسی اور کو دیکھنا گوارا کریں گی اور نہ ہی یہ چاہیں گی کہ کوئی اور انہیں دیکھے۔

والدین اور اولاد کا ملااد یا جانا

والدین اور اولاد ہی خاندان کی اکائی ہیں۔ والدین اولاد سے اور اولاد والدین سے دور ہوں تو نعمتوں کا حسن و لطف برقرار نہیں رہتا۔ جنت نعمتوں کا گھر ہے وہاں بھی والدین اور اولادوں کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے اللہ جنتی والدین اور اولاد کو باہم اکٹھا کر دے گا۔ اور یہ جنت کی زندگی کی ایک اور بہت ہی بڑی نعمت ہے۔ وہاں شرط یہ ہے کہ والدین بھی جنتی ہوں اور اولاد بھی جنتی ہو۔ یعنی ہر ایک اپنے اپنے ایمان و عمل کی بنابر جنت میں پہنچا ہو۔ و گرنہ جنت میں پہنچانے کے لیے رشتہ داری نہیں چلے گی۔ جو اپنی کمائی سے جہنم کا مستحق ہو گیا اسے باپ دادا یا اولاد کی خاطر جنت میں نہ پہنچایا جائے گا۔ کیونکہ انہی آیات کے ساتھ یہ تذکرہ آرہا ہے کہ **مُلْ أَمْرِيٰ بِهِمَا كَسَبَ رَاهِيْن** ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہنے ہے۔ وہاں جو اپنے ایمان و عمل کی بنابر وہاں پہنچ گیا اس پر اللہ کا مزید کرم یہ ہو گا کہ والدین اور اولاد میں سے جس کا مرتبہ اعلیٰ ہو گا سب کو وہی درجہ دیا جائے گا تاکہ خوشیوں کے لیے سارے اکٹھے رہیں لیکن اکٹھے رہنے کے باعث کسی کے اجر میں کوئی کمی یا گھاثانہ ہو۔ یاد رہے کہ یہ اس اولاد کا تذکرہ ہے جو بالغ ہوئی اور جس نے اپنے اختیار اور ارادے سے ایمان لا کر عمل صالح کیے اور جنت کے مستحق ہوئی رہی جنتیوں کی وہ اولاد جو بلوغت کو پہنچنے سے پہلے ہی مرگی تھی تو وہ تو بہر حال جنت ہی میں جائے گی اور اپنے جنتی والدین ہی کے ساتھ رہے گی۔

آیات ملاحظہ ہوں:

سورة الطور - {21} 52

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعُوهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانِ الْحُقُوقَنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ وَمَا آتَتْهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍۖ كُلُّ أُمْرٍۖ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۝

جو لوگ ایمان لائے ہیں اور ان کی اولاد بھی کسی درجہ ایمان میں ان کے نقش قدم پر چلی ہے ان کی اس اولاد کی بھی ہم (جنت میں) ان کے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے عمل میں کوئی گھاثا ان کو نہ دیں گے۔ ہر شخص اپنے کسب کے عوض رہن ہے۔

سورة الرعد - {13} 23

جَنَّتُ عَدُّنِ يَكُونُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ أَبَاءِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ ۝ ۲۳

یعنی ایسے باغ جو ان کی ابدی قیامگاہ ہوں گے۔ وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباء اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو جو صالح ہیں وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے۔

قرآن حکیم میں حاملین عرش فرشتوں کی مومنین کے حق میں یہ دعا بھی مذکور ہے جس میں وہ اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ:

سورة غافر - {8} 40

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّتِ عَدُّنِ إِلَّيْتُ وَعْدَتِهِمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ أَبَاءِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اے ہمارے رب، اور داخل کران کو ہمیشہ رہنے والی ان جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ اور ان کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو صالح ہوں (ان کو بھی وہاں ان کے ساتھ ہی پہنچا دے)۔ تو بلاشبہ قادر مطلق اور حکیم ہے۔

جیسا ہم نے اوپر پڑھا اہل جنت کے حق میں یہ دعا اللہ رب العالمین قبول فرمائے گا۔ اللہ ہمیں بھی اس دعا میں حصہ دار بنائے، ہمیں بھی اپنے آباء والدین اور اولاد کے ساتھ وہاں جمع فرمائے اور اپنے پیاروں کے ساتھ اکٹھے رہنے کی نعمت عطا فرمائے۔ یہ بھی نہ بھولیے کہ آباء و اجداد ہوں، والدین یا اولاد، وہاں سارے ہی جوان ہوں گے اور ہم عمر ہوں گے بوڑھا کوئی نہ ہو گا۔ اور یہ ہو گی اس نعمت پر ایک اور نعمت۔ دنیا میں اس نعمت سے کس طرح آنکھیں ٹھہنڈی ہوتی ہیں اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کی شادیاں وقت پر ہوئی ہوں اور جن کی اولاد ان کی جوانی میں ہی جوان ہو جائے اور ان کے ساتھ چلنے پھرنے لگے اور ہاتھ بٹانے لگے۔

بس ہمیں یہ خیال رہے کہ کہیں جنت میں والدین اور اولاد کے ساتھ اکٹھے رہنے کی یہ نعمت چھن نہ جائے اسی لیے قرآن اس پر زور دیتا ہے کہ جس جنت میں خود جانا چاہتے ہو وہیں اپنے پیاروں کو بھی پہنچانے کی کوشش کرو:

سورة التحريم - {6} 66

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوَّمٌ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيَّكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَيْكَةٌ غَلَاظٌ
يَشَدَّادُلَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يَئْمُرُونَ ①

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تند خوار سخت گیر فرشتہ مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اُسے بجالاتے ہیں۔

اہل جنت کی محفليں

جنت کی معاشرتی زندگی کی نعمتوں میں ایک نعمت یہ بھی ہو گی کہ وہاں اپنے جنتی احباب سے ملاقاتیں اور محفليں ہوں گی۔ غور فرمائیئے کہ اللہ الحُمَّى الْقَيُّومُ یعنی زندہ اور قائم رہنے والی مبارک ہستی ہے اور اس کی محبت و اطاعت کی بنا پر جو تعلق قائم ہوتا ہے وہ اس دنیا میں بھی مضبوط ترین تعلق ہے اور آخرت میں بھی قائم رہے گا بلکہ حدیث مبارکہ میں تو یہ فرمایا گیا ہے کہ آدمی انہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا جن سے وہ محبت کرتا ہے۔ اور قرآن حکیم قیامت کے ہولناک مناظر کے بیان میں اہل ایمان کے رشتے کے بارے میں یہ فرماتا ہے کہ **الْأَخْلَاءِ يَوْمَئِنِ بَعْضُهُمْ لِيَتَعْصِمُ عَدُوُّ إِلَّا مُتَّقِينَ** ”اس روز متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔“ جبکہ کافر کہے گا کہ **يَا وَيْلَكَ لَيَقْتَلُنِي لَمَّا أَتَحْدُدُ فُلَانًا خَلِيلًا** ”ہائے میری بربادی، کاش میں نے اس شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا“ اور پھر یہ جہنمی جہنم میں یہ آپس میں جھگڑیں گے **وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ** اور کہیں گے **رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هَذَا فَإِنْدُهُ عَذَابٌ أَبَدًا ضِيقَانِي التَّابِرِ** ”اے ہمارے رب، جس نے ہمیں اس انجام کو پہنچانے کا بندوبست کیا اس کو دوزخ کا دوہر اعذاب دے۔“ اور پچھتا گئے کہ **يَا لَيَقْتَلُنَا أَطْعَنَا اللَّهُ وَأَطْعَنَا الرَّسُولُ** ”کاش ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی۔“

اب ایک طرف جہاں اہل جہنم مبتلاۓ عذاب ہوں گے، ایک دوسرے پر لعن طعن کر رہے ہوں گے **وَيَأْلَعُنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا**، آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے **إِنَّ ذَلِكَ لَكُنْ تَخَاصُمُ أَهْلِ التَّابِرِ** (بے شک یہ بات صحیح ہے، اہل دوزخ میں یہی کچھ جھگڑے ہونے والے ہیں)، حرثوں، نداہتوں اور پچھتاوے سے **يَا لَيَقْتَلُنَا، يَا لَيَقْتَلُنَا** کاش، کاش، کاش کہہ رہے ہوں گے وہیں دوسری طرف یہ نقشہ ہو گا کہ اہل جنت اونچی مسندوں، سچھ ہوئے مر صع تختوں اور نفس فرشوں پر تکیے لگائے بیٹھے جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے، باہم ملاقاتیں و بات چیت کر رہے ہوں گے اور دنیا کے دنوں کو یاد کرتے ہوں گے۔ چلیے یہ سارے مناظر بھی قرآن کے آئینے میں دیکھ لیتے ہیں اور آغاز جنت کے وارثوں کی نشست گاہوں سے کرتے ہیں:

اہل جنت کی نشست گاہیں

سورة الغاشية - {16-13} 88

فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌۚ وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌۚ لَوْنَمَارِقٌ مَصْفُوفَةٌۚ لَوْزَرَابٌ مَبْثُوثَةٌۚ
اس کے اندر اوپھی مندیں ہوں گی، ساغر رکھے ہوئے ہوں گے، گاؤں تکیوں کی قطاریں لگی ہوں گی اور نفسیں
فرش بچھے ہوئے ہوں گے۔

سورة المطففين - {24-22} 83

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍۚ لَعَلَى الْأَرَابِكَ يَنْظُرُونَۚ لَتَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَصْرَةَ النَّعِيمِۚ
بے شک نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے، اوپھی مندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے، ان کے
چہروں پر تم خوشحالی کی رونق محسوس کرو گے۔

سورة الرحمن - {54} 55

مُتَّكِّلُينَ عَلَى فُرْشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ أَسْتَبْرِقٍۖ وَجَنَّا الْجَنَّاتِينَ دَانِينَۚ
جنतی لوگ ایسے فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے جن کے استردیز ریشم کے ہوں گے، اور باغوں کی ڈالیاں
چھلوں سے جھکی پڑ رہی ہوں گی۔

سورة الرحمن - {76} 55

مُتَّكِّلُينَ عَلَى رَفَرَفٍ خُضِيرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍۚ
وہ جنتی سبز قالینوں اور نفسیں ونا در فرشوں پر تکیے لگا کے بیٹھیں گے۔

سورة الواقعۃ - {16-15} 56

عَلٰی سُرُّ مَوْضُونَةٍ لٰ مُتَّكِّلِينَ عَلَيْهَا مُتَّقِلِّينَ ۝ مرصع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔

سورة الواقعۃ - {34} 56

وَفُرْشٌ مَرْفُوعَةٌ ط اونچی نشت گاہوں میں ہوں گے۔

سورة الطور - {20} 52

مُتَّكِّلِينَ عَلٰی سُرُّ مَصْفُوفَةٍ ۝ ۝

وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے

سورة ص - {51} 38

مُتَّكِّلِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَارَكَهٖ كَثِيرَةٌ وَ شَرَابٌ ۝

ان میں وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، خوب خوب فواکہ اور مشروبات طلب کر رہے ہوں گے۔

سورة الطور - {23} 52

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَاسًا لَّا لَغُورٌ فِيهَا وَ لَا تَأْثِيمٌ ۝

وہ ایک دوسرے سے جام شراب لپک کر لے رہے ہوں گے جس میں نہ یا وہ گوئی ہو گی نہ بد کرداری۔

اہل جنت کے خدمتگار لڑکے

اب جہاں قرآن حکیم میں جنتیوں کے اس باہم مل بیٹھنے کا اور گفتگو کا ذکر ہے وہیں ان کے خدمتگاروں کا تذکرہ بھی ہے جو خوبصورت لڑکے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے اور ایسے حسین ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی ہوں:

سورۃ الواقعة - ۱۵-۵۶ {

عَلٰى سُرِّ مَوْضُونَةٍ لَّمْ تَكِنْ عَلَيْهَا مُتَقْبِلُينَ ۝ يَطْوُفُ عَلَيْهِمْ وَلَدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ إِنَّكُو أَبٌ وَّ
آبَارِيقٌ وَّ كَأْسٌ مِّنْ مَعِينٍ ۝ لَا يُصَدَّ عُوْنَانَهَا وَ لَا يُنْزِفُونَ ۝

مرضع تختوں پر تکیے لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ ان کی مجلسوں میں آبدی لڑکے شراب چشمہ جاری سے لبریز نپیالے اور کنڑا اور ساغر لیے دوڑتے پھرتے ہوں گے پی کرنہ ان کا سر چکرائے گا نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا۔

سورۃ الدھر - ۷۶ } ۱۹

وَيَطْوُفُ عَلَيْهِمْ وَلَدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝ إِذَا رَأَيْتُهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا ۝

ان کی خدمت میں ایسے لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے۔ تم انہیں دیکھو تو سمجھو کر موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں۔

سورۃ الطور - ۵۲ } ۲۴

وَيَطْوُفُ عَلَيْهِمْ غَلْمَانٌ لَّهُمْ كَانُوهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۝

اور ان کی خدمت میں وہ لڑکے دوڑتے پھر رہے ہوں گے جو انہی (کی خدمت) کے لیے مخصوص ہوں گے، ایسے خوبصورت جیسے چھپا کر کھے ہوئے موتی۔

قرآن حکیم میں اکثر مقامات پر جہاں جنتیوں کی ایسی محفلوں کا ذکر کیا گیا جن میں وہ اپنے اہل ایمان دوست احباب سے ملاقاتیں کریں گے تو وہاں ان خدمتگار لڑکوں کا ذکر بھی کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ وہاں خدمت کے لیے ہر جنتی کے خدمتگار لڑکے ہوں گے جو اسی (کی خدمت) کے لیے مخصوص ہوں گے جیسا کہ دنیا میں پادشاہوں کے خدمتگار ہوتے ہیں۔ یہ خدمتگار اس کی خدمت اس کے مخلوقوں اور قیام گاہوں میں بھی کریں گے اور جب اس کے مہماں آئیں گے تو ان کی ملاقات اور خدمت کے لیے جو محفليں ہوں گی ان میں بھی وہی لڑکے اس کے مہمانوں کی خدمت کریں گے۔ گویا شاہی محفلوں میں شاہی مہمانوں کی خدمت کے لیے شاہی خدمتگار۔ ایک بات اور ان آیات سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ جنت میں غیر محرم مردوں اور عورتوں کی مخلوط محفليں نہیں ہوں گی۔ کیونکہ قرآن میں جہاں بھی اہل جنت کی اپنے دوست احباب سے ملاقات و گفتگو کا ذکر آیا ہے وہاں خدمتگاروں کے طور پر ان لڑکوں کا تذکرہ کیا گیا۔ جنت اسلام یعنی سلامتی کا گھر ہے اور فطرت سلیم کی ہر خواہش وہاں پوری کی جائے گی۔ بیویاں اور حوریں جس جنتی کے نکاح میں دی جائیں گی وہ صرف اسی کے لیے مخصوص ہوں گی اور وہ **قَاصِرَاتُ الظُّرُفِ** یعنی نگاہیں بچانے والیاں ہوں گی۔ فطرت اگر اپنی اصل پر قائم ہو تو کوئی مرد کبھی یہ نہیں چاہتا کہ اس کی بیوی غیر محرم لوگوں کے سامنے جائے اور عورت کی نظری حیا اگر باقی ہو تو وہ کبھی یہ پسند نہیں کرتی کہ غیر نظریں اسے دیکھیں۔ فطرت کی اس مانگ کے مطابق نہ تو ان کے خاوند یہ چاہیں گے اور نہ ہی ان کی اپنی خواہش یہ ہو گی کہ کسی ایسی محفل میں جائیں جہاں ایسے لوگ موجود ہوں جو دنیا میں ان کے غیر محرم رہے ہوں۔ جنت اسلام کا معاشرہ ہے جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے اور کسی فتنے کا کوئی اندریشہ نہیں اسی لیے وہاں گناہوں سے پاک جنتیوں کے پاکیزہ مہمانوں کی خدمت بھی یہ پاکیزہ لڑکے کریں گے جن کا اور ذکر آیا۔ (واللہ اعلم بالصواب)

(تفہیم القرآن سے اس کے متعلق ایک اقتباس)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ یہ اہل دنیا کے وہ بچے ہیں جو بالغ ہونے سے پہلے مر گئے، اس لیے نہ ان کی کچھ نیکیاں ہوں گی کہ ان کی جزا پائیں اور نہ بدیاں ہوں گی کہ ان کی سزا پائیں۔ لیکن ظاہر بات ہے کہ اس سے مراد صرف وہی اہل دنیا ہو سکتے ہیں جن کو جنت نصیب نہ ہوئی ہو۔ رہے مو منین صالحین، تو ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں یہ ضمانت دی ہے کہ ان کی ذریت ان کے ساتھ جنت میں لا ملائی جائے گی (الطور، آیت 21) اسی

کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو ابو داؤد طیالی، طبرانی، بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جنبد سے نقل کی ہے۔ اس میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ مشرکین کے پچھے اہل جنت کے خادم ہوں گے۔ یہ روایات اگرچہ سندا ضعیف ہیں، لیکن متعدد و سری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو پچھے سن رشد کو نہیں پہنچو وہ جنت میں جائیں گے۔ پھر یہ بھی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن بچوں کے والدین جنتی ہوں گے وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہیں گے تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اس کے بعد لا محالہ وہ پچھے رہ جاتے ہیں جن کے ماں باپ جنتی نہ ہوں۔ سوان کے متعلق یہ بات معقول معلوم ہوتی ہے کہ وہ اہل جنت کے خادم بنادیے جائیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

اس کے متعلق تفصیلی بحث کے لیے ملاحظہ ہو فتح الباری اور عمدة القاری، کتاب الجنائز، باب ما قيل في أولاد المشركين رسائل وسائل، جلد سوم، صفحہ 177 تا 187

(تفہیم القرآن از سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ تفسیر سورہ واقعہ حاشیہ 9، تفسیر سورۃ صافات حاشیہ 26)

اہل جنت کی باہم گفتگو

ابذر اہل جنت کی ان گفتگوؤں پر ایک نظر ڈالیے جو وہ اپنی ملاقاتوں میں کریں گے۔ ہمارے سامنے قرآن یہ منظر پیش کرتا ہے کہ جہاں اہل جنت ایک طرف نفرت و کدورت سے پاک، بھائی بھائی بنے، اعلیٰ ترین نشت گاہوں اور سجائے گئے تختوں پر بیٹھ کر مختلف نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے وہیں وہ باہم پاکیزہ بات چیت بھی کر رہے ہوں گے، دنیا کی آزمائش کے دنوں کو یاد کرتے ہوں گے اور عظیم الشان جنت عطا کیے جانے پر اللہ کی حمد و شنا کر رہے ہوں گے۔ آیت ملاحظہ ہوں:

سورۃ الحجر - ۱۵ {47}

وَنَزَّعْنَا مَآمِنَ صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقْبِلِينَ ۝

آن کے دلوں میں جو تھوڑی بہت کھوٹ کپٹ ہو گی اسے ہم نکال دیں گے، وہ آپس میں بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھیں گے۔

سورة الواقعة - { 25-26 } 56

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغُواً وَلَا تَأْتِيْهِمَا فِي إِلَّا قِيْلَاسَلِمًا سَلِمًا ①

وہاں وہ کوئی بیہودہ کلام یا گناہ کی بات نہ سنیں گے جو بات بھی ہو گی ٹھیک ٹھیک ہو گی۔

سورة الطور - { 25-28 } 52

وَ أَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ④ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ⑤ فَمَنِ اللَّهُ عَلَيْنَا وَ وَقْدِنَا عَذَابَ السَّوْمِ ⑥ إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلٍ نَّدْعُوهُ مَلَكُهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ⑦

یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے (دنیا میں گزرے ہوئے) حالات پوچھیں گے۔ یہ کہیں گے کہ ہم پہلے اپنے گھروں والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی بس رکرتے تھے، آخر کار اللہ نے ہم پر فضل فرمایا اور ہمیں جلسادینے والی ہوا کے عذاب سے بچا لیا۔ ہم پچھلی زندگی میں اُسی سے دعائیں مانگتے تھے، وہ واقعی بڑا ہی محسن اور رحیم ہے۔

سورة طہ - { 10 } 10

دَعْوَلُهُمْ فِيهَا سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَ تَحِيَّلُهُمْ فِيهَا سَلَمٌ ۝ وَ أَخْرُ دَعْوَلُهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

وہاں ان کی صدائیہ ہو گی کہ ”پاک ہے تو اے خدا“، ان کی دعائیہ ہو گی کہ ”سلامتی ہو“ اور ان کی ہربات کا خاتمه اس پر ہو گا کہ ”ساری تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔“

چونکہ جنتیوں کی ملاقاتوں اور محفلوں کا تذکرہ چل رہا ہے اس لیے اس موقع پر مناسب ہو گا کہ وہ احادیث بھی پڑھ لی جائیں جن میں جنت کے بازاروں کا ذکر ہے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک بازار ہے جس میں جنتی لوگ ہر جمعہ کو آیا کریں گے، پھر شمالی ہوا چلانی جائے گی جو کہ وہاں کا گرد و غبار (جو کہ مشک و زعفران کی صورت میں ہو گا) جنتیوں کے چہروں اور کپڑوں پر اڑا کر ڈال دے گی جس سے جنتیوں کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا، پھر جب وہ اس حالت میں واپس اپنے گھروالوں کے پاس آئیں گے کہ ان کا حسن و جمال زیادہ بڑھ چکا ہو گا تو ان کے اہل خانہ ان سے کہیں گے کہ ہمارے پاس سے جانے کے بعد تو تم اور بھی زیادہ حسین و جمیل ہو گئے ہو تو وہ جواب میں کہیں گے کہ خدا کی قسم ہمارے جانے کے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی تو اور اضافہ ہو گیا ہے۔ (صحیح مسلم)

اسی مضمون کی ایک طویل حدیث ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی زیارت اور ملاقات کا ذکر ہے۔ اور پھر یہ ذکر ہے کہ اس ملاقات کے بعد ایک بادل ان جنتیوں کو ڈھانپ لے گا اور ان پر ایسی خوشبو بر سائے گا جس کی مہک پہلے کبھی نہ پائی گئی ہو گی۔ پھر یہ جنتی اس بازار میں سے بغیر خرید و فروخت کے ایسی چیزیں لیں گے جو نہ پہلے دیکھی گئی ہوں گی، نہ سنی گئی ہوں گی اور نہ ہی کسی دل میں ان کا خیال گزرا ہو گا۔ اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملیں گے۔ پھر واپس آئیں گے تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی کہ تمہارا حسن و جمال اور خوشبو پہلے سے کہیں زیادہ ہو گئی ہے، وہ جواباً کہیں گے کہ ہمیں ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ ہم اپنے پروردگار سے مل کر آ رہے ہیں۔

اللہ سے دعا کیجیے کہ اللہ ہمیں بھی جنت کی یہ محفلیں نصیب فرمائے اور انہیاء، صدقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ جنت کے ان بازاروں میں جمع فرمائے۔ (آمین)

اہل جنت کی اہل جہنم سے گفتگو

دنیا میں جاہل اور گمراہ لوگ اہل ایمان کا مذاق ضرور ہی اڑاتے ہیں حتیٰ کہ انسانیت کے چنے ہوئے بہترین لوگوں اور عزت و شرف انسانی کے پیکروں یعنی رسولوں اور انبیاء علیہم السلام کا بھی مذاق اڑایا گیا اور ان کو بھی نشانہ تفحیک بنایا گیا۔ ایک دوسرا منظر جنتیوں کی گفتگوؤں کا قرآن میں یہ بیان کیا ہے کہ وہ اہل جہنم سے بھی گفتگو کریں گے۔ اور انہیں دنیا کی باتیں یاد دلائیں گے اور یہ بھی کہ کیا رب کے وعدے سچے نہیں نکلے۔ آیات ملاحظہ ہوں:

سورة الصافات - { 37 } 50-61

فَاقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالَ قَاتِلُ مِنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۝ يَقُولُ أَيُّنَكَ لَيْنَ الْمُصَدِّقِينَ ۝
ءِذَا مَتَّنَا وَكُنَّا ثُرَابًا وَعَظَامًا إِنَّا لَمَدِينُونَ ۝ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُّطَلِّعُونَ ۝ فَأَطْلَعَ فَرَاهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝
قَالَ تَالِلُهُ إِنْ كِدْنَتْ لَتُرَدِّيْنِ ۝ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝ أَفَيَا نَحْنُ بِمَيْتَيْنِ ۝ إِلَّا مُوتَّنَا
الْأُولَى وَمَا نَحْنُ بِمَعْدَبِيْنَ ۝ إِنَّهُذَا الَّهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ لِيَمْثِلَ هَذَا فَلِيَعْبِلِ الْعَيْلُوْنَ ۝

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر حالات پوچھیں گے۔ ان میں سے ایک کہے گا، ”دنیا میں میرا ایک ہم نشین تھا جو مجھ سے کہا کرتا تھا، کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ کیا وااقعی جب ہم مر جکے ہوں گے اور مٹی ہو جائیں گے اور ہڈیوں کا چنگر بن کر رہ جائیں گے تو ہمیں جزا و سزادی جائے گی؟ اب کیا آپ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ صاحب اب کہاں ہیں؟“ یہ کہہ کر جو نہیں وہ جھکے گا تو جہنم کی گہرائی میں اُس کو دیکھ لے گا اور اس سے خطاب کر کے کہے گا ”خدا کی قسم، تو تو مجھے تباہ ہی کر دینے والا تھا۔ میرے رب کا فضل شامل حال نہ ہوتا تو آج میں بھی ان لوگوں میں سے ہوتا جو پکڑے ہوئے آئے ہیں۔ اچھا تو کیا اب ہم مرنے والے نہیں ہیں؟ موت جو ہمیں آنی تھی وہ بس پہلے آ چکی؟ اب ہمیں کوئی عذاب نہیں ہونا؟“

”یقیناً یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔ ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔“

سورة الاعراف - 7 { 51-44 }

وَنَادَى أَصْحَابُ الْجَنَّةَ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبِّنَا حَقًّا فَهُلْ وَجَدْنُّمْ مَا وَعَدَ رَبِّكُمْ حَقًّا
 قَالُوا نَعَمْ هَفَّا دَنْ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّلَمِينَ لَهُ الَّذِينَ يَصْدُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا
 عِوَجًا هُمْ بِالْآخِرَةِ كَفَرُونَ وَبَيْنَهُمْ حِجَابٌ هَ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلَّا بِسِيمَهُمْ هَ وَنَادَاهُ
 أَصْحَابُ الْجَنَّةَ أَنْ سَلَمْ عَلَيْكُمْ لَهُمْ يَدُخُلُوهَا وَهُمْ يَطْبَعُونَ وَإِذَا صُرِفتُ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ
 قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّلَمِينَ هَ وَنَادَى أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَهُمْ قَالُوا مَا
 أَغْنَى عَنْهُمْ جَمِيعُكُمْ وَمَا كُنُتمْ تَسْتَكْبِرُونَ هَ أَكْهُلَاءُ الَّذِينَ أَقْسَطُوكُمْ لَا يَنْأِي إِلَيْهِمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ لَا دُخُلُوا الْجَنَّةَ لَا
 خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ هَ وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةَ أَنْ أَفْيِضُوكُمْ عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِنَ
 رَزْقِكُمُ اللَّهُ هَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَمَهُمَا عَلَى الْكُفَّارِينَ لَهُمْ اتَّخَذُوا دِيْنَهُمْ لَهُوَ أَعْبَادٌ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا هَ
 فَالْيَوْمَ نَنْسِهُمْ كَمَا نَسُوا لِقاءَ يَوْمِهِمْ هَذَا وَمَا كَانُوا بِإِيمَانِنَا يَجْهَدُونَ هَ

پھریہ جنت کے لوگ دوزخ والوں سے پکار کر کہیں گے، ”ہم نے اُن سارے وعدوں کو ٹھیک پایا جو ہمارے رب نے ہم سے کیے تھے، کیا تم نے بھی اُن وعدوں کو ٹھیک پایا جو تمہارے رب نے کیے تھے؟“ وجواب دیں گے ”ہاں“ تب ایک پکارنے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ ”خدا کی لعنت ان ظالموں پر جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور آخرت کے منکر تھے۔“

ان دونوں گروہوں کے درمیان ایک اوٹ حائل ہو گی جس کی بلندیوں (اعراف) پر کچھ اور لوگ ہوں گے۔ یہ ہر ایک کو اس کے قیافہ سے پچانیں گے اور جنت والوں سے پکار کر کہیں گے کہ ”سلامتی ہو تم پر۔“ یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے مگر اس کے امیدوار ہوں گے۔ اور جب اُن کی نگاہیں دوزخ والوں کی طرف پھریں گی تو کہیں گے، ”اے رب، ہمیں ان ظالم لوگوں میں شامل نہ کیجو۔“ پھریہ اعراف کے لوگ دوزخ کی چند بڑی بڑی شخصیتوں کو ان کی علامتوں سے پچان کر پکاریں گے کہ ”دیکھ لیا تم نے، آج نہ

تمہارے جتنے تمہارے کسی کام آئے اور نہ وہ ساز و سامان جن کو تم بڑی چیز سمجھتے تھے۔ اور کیا یہ اہل جنت وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ ان کو تو خدا اپنی رحمت میں سے کچھ نہ دے گا؟ آج انہی سے کہا گیا کہ داخل ہو جاؤ جنت میں، تمہارے لیے نہ خوف ہے نہ رنج۔ ”

اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو۔ وہ جواب دیں گے کہ ”اللہ نے یہ دونوں چیزوں ان منکرین حق پر حرام کر دی ہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنالیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلادیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔“

سورة المدثر - { 47-38 }

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتُ رَهِينَةٌ ﴿٤٧﴾ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَيْمِنِ ﴿٤٨﴾ فِي جَنَّتٍ يَسَاءُ لَوْنَهُ ﴿٤٩﴾ عِنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٥٠﴾ مَا سَلَكُوكُمْ فِي سَقَرَ ﴿٥١﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيِّينَ ﴿٥٢﴾ وَ لَمْ نَكُ نُطْعَمُ الْإِسْكَيْنِ ﴿٥٣﴾ وَ كُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَالِضِيْنَ ﴿٥٤﴾ وَ كُنَّا نَنْكِبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٥٥﴾ حَتَّى آتَنَا الْيَقِيْنُ ﴿٥٦﴾

ہر شخص اپنے کسب کے بد لے رہن ہے، دائیں بازو والوں کے سوا، جو جنتوں میں ہوں گے۔ وہ مجرموں سے پوچھیں گے ”تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟“ وہ کہیں گے ”ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے، اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے، اور روزِ جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اس یقینی چیز سے سابقہ پیش آگیا۔“

دنیا میں جو ”سیانے“ لوگ اہل ایمان کو دیوانہ اور بے وقوف قرار دے کر ان کا تمسخر اڑاتے ہیں انہیں آخرت کا یہ منظر ہر گز نہ بھولنا چاہیے جو قرآن حکیم ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ اہل ایمان جنت کی نعمتوں میں بیٹھے ان پر ہنس رہے ہوں گے:

سورة المطففين - { 36-29 } 83

إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الظَّالِمِينَ أَمْنُوا يَضْحَكُونَ ۝ وَإِذَا مَرُوا بِهِمْ يَتَغَامِزُونَ ۝ وَإِذَا نَقْلَبُوا إِلَى آهَلِهِمْ أَنْقَلَبُوا فَكِهِيْنَ ۝ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هُؤُلَاءِ لَضَالُوْنَ ۝ وَمَا أُرْسَلُوا عَلَيْهِمْ حَفِظِيْنَ ۝ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ أَمْنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَذْلِلِيْكُلِّ يَنْظُرُوْنَ ۝ هَلْ تُؤْتَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُوْنَ ۝

مجرم لوگ دنیا میں ایمان لانے والوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان کی طرف اشارے کرتے تھے، اپنے گھروں والوں کی طرف پلتے تو مزرے لیتے ہوئے پلتے تھے، اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں، حالانکہ وہ ان پر نگران بناؤ کرنے نہیں بھیجے گئے تھے۔ آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں، مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حال دیکھ رہے ہیں، مل گیاناں کافروں کو ان حرکتوں کا ثواب جو وہ کیا کرتے تھے؟

یہاں کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہوئی چاہیے کہ کہاں زمین و آسمان جیسی و سمعت والی جنت اور کہاں جہنم، بھلا اتنے زیادہ فاصلوں سے ایسا دیکھا جانا اور اہل جنت اور اہل جہنم کے باہم مکالمے کیوں نکر ممکن ہیں۔ کم از کم آج کے دور میں، جب ہم دنیا کے ایک کونے میں بیٹھ کر دوسرے کونے میں کمپیوٹر پر آمنے سامنے گفتگو کرتے ہیں، یہ اشکال پیدا نہیں ہونا چاہیے۔ اگر اللہ کے پیدا کردہ انسان اس کی دی ہوئی عقل کو استعمال کر کے ایسا ممکن بناسکتے ہیں تو **فَمَا ظَنَّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ** آپ کا کیا گمان ہے رب العالمین کے بارے میں؟ وہ جو الخلاق العلیم ہے کیا نہیں کر سکتا۔ ہم انسان تو پھر بھی کسی ذریعے کے محتاج ہیں لیکن اللہ کی قدرت تو کسی ایسے ذریعے کی محتاج بھی نہیں، کیا وہ اسے ممکن نہیں بناسکتا کہ اہل جنت اپنی نشتوں پر بیٹھے بیٹھے نہ صرف اہل جہنم میں سے جس کو چاہیں دیکھ سکیں بلکہ اس سے بات بھی کر سکیں، اور اسے دنیا کی کوئی بات یاد بھی دلا سکیں۔ کیا اللہ کی قدرت سے یہ بعید ہے؟

غور فرمائیے کیا ہماری ہی آنکھیں ہزاروں، لاکھوں میل دور کے ستاروں کو نہیں دیکھتیں۔ یقیناً دیکھتی ہیں تو اس قوت، فوکس اور زوم کو گھٹانا بڑھانا کیا پیدا کرنے والے پروردگار کے لیے کوئی مشکل ہو گا۔ اب اگر کوئی نہ مانے اور اسے بعید از عقل سمجھے تو یہ ہماری عقل کی اور سمجھ کی تنگی ہو سکتی ہے اللہ کی قدرت اتنی تنگ نہیں کہ ایسا کرنا اس کے لیے دشوار ہو۔

اہل جنت کی ہر خواہش کا پورا کیا جانا

اب اس بات کا تذکرہ ہونے چلا ہے کہ جس کا دنیا کی زندگی میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ دنیا میں کسی بہت بڑی سلطنت کا فرمایہ وہ بھی جو چاہے حاصل نہیں کر سکتا، نہ ہی من چاہی زندگی بھی سکتا ہے اور نہ ہی اپنی ہر خواہش پوری کر سکتا ہے لیکن جنت کی دائیگی و راثت پانے والے ایسے خوش نصیب ہوں گے کہ جدول پسند زندگی جئیں گے، جو چاہیں گے ان کو ملے گا اور ان کی ہر خواہش پوری کی جائے گی۔ اس بارے میں چند آیات ملاحظہ ہوں:

سورۃ فصلت - {32-31} 41

— وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيَّ أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣٢﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿٣١﴾

وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہو گی، یہ ہے سامانِ ضیافت اُس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے۔

سورۃ الشوری - {22} 42

— وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصِّلَاةِ فِي رُوضَتِ الْجَنَّةِ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾

جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کیے ہیں وہ جنت کے گلستانوں میں ہوں گے، جو کچھ بھی وہ چاہیں گے اپنے رب کے ہاں پائیں گے، یہی بُدُلِفضل ہے۔

سورۃ الأنبياء - {102} 21

— وَهُمْ فِي مَا اسْتَهَتْ أَنْفُسُهُمْ خَلِدُونَ ﴿٢١﴾

اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اپنی من بھائی چیزوں کے درمیان رہیں گے۔

سورة النحل - 16 { 30-31 }

— وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝ جَنَّتُ عَدِّٰنِ يَئُودُ خُلُونَهَا تَجْرِيٌ مِنْ تَحْتِهَا أَلَانِهُرُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُوْنَ ۝ كَذِلِكَ يَعْجِزُ اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ۝

بڑا اچھا گھر ہے متقویوں کا، دائی قیام کی جنتیں، جن میں وہ داخل ہوں گے، نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور سب کچھ وہاں عین ان کی خواہش کے مطابق ہو گا۔ یہ جزادیتا ہے اللہ متقویوں کو۔

سورة الفرقان - 25 { 15-16 }

— جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۝ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَ مَصِيرًا ۝ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُوْنَ خَلِدِيْنَ ۝ كَانَ عَلَى رَبِّكَ وَعْدًا أَمْسَوْلًا ۝

ابدی جنت جس کا وعدہ خدا ترس پر ہیز گاروں سے کیا گیا ہے جو ان کے عمل کی جزا اور ان کے سفر کی آخری منزل ہو گی، جس میں ان کی ہر خواہش پوری ہو گی، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، جس کا عطا کرنا تمہارے رب کے ذمے ایک واجب الادا وعدہ ہے۔

ہر خواہش کے پورائیے جانے کے متعلق ہمیں صحیح بخاری میں یہ حدیث مبارکہ ملتی ہے جس میں ایک جنتی کی ایک خواہش اور اس کے پورائیے جانے کا ذکر ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن یہ بیان فرمารہ تھے اور (اس وقت) آپ ﷺ کے پاس ایک گاؤں کا آدمی بیٹھا ہوا تھا: ”ایک شخص اہل جنت میں سے اپنے پروردگار سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کیا تو جس حالت میں ہے اس میں خوش نہیں ہے“ وہ عرض کرے گا کہ ہاں خوش تو ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر وہ بیچ بولئے گا تو اس کا اگنا اور بڑھنا اور کتنا پلک جھکنے سے پہلے ہو جائے گا اور اس کی پیداوار کے ڈھیر پہاڑوں

کے برابر ہو جائیں گے تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! تو کسی چیز سے سیر نہیں ہوتا۔ ”تو وہ اعرابی کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! آپ ایسا شخص کسی قریشی یا انصاری کو پائیں گے اس لیے کہ وہی لوگ کاشتکار ہیں اور ہم تو کاشتکار نہیں ہیں۔ اس پر نبی ﷺ مسکرانے لگے۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا جنت میں ادنی ترین مرتبہ یہ ہو گا کہ اس سے کہا جائے گا کہ تمنا کر۔ پس وہ تمنا کرے گا اور تمنا کرے گا (یعنی اپنی ہر خواہش بیان کر دے گا) پھر اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو تمنا کر چکا۔ وہ کہے گا کہ جی ہاں۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ جو جو تو نے خواہش کی ہے سب تجھے دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اتنا ہی اور بھی۔ (مسلم)
اسی مضمون کی کچھ دوسری روایات میں تمنا سے دس گناز یادہ دیے جانے کا ذکر ہے۔

کبھی نہ ختم ہونے والا رزق اور نعمتیں

اہل جنت کو ملنے والی یہ ساری نعمتیں جن کے بارے میں ہم پڑھتے آرہے ہیں ان کو بے روک و ٹوک، صحیح و شام، ہمیشہ ہمیشہ ملتی رہیں گی اور ان کے ملنے میں کبھی کوئی رکاوٹ حائل نہ ہو گی۔ یہ رب کا وہ رزق ہے جو ختم ہونے والا نہیں، اور عطاء غَيْر مَعْدُودٍ یعنی انہیں ایسی بخشش ملے گی جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہو گا۔

سورۃ مریم - ۱۹ { 62-63 }

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا الْغُواٰ إِلَّا سَلَامًاٰ وَ لَهُمْ رِزْقٌ هُمْ فِيهَا مُكْرَبٌ وَ عَشِيشًا ۝ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِتُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝

وہاں وہ کوئی بے ہودہ بات نہ سُنیں گے، جو کچھ بھی سُنیں گے ٹھیک ہی سُنیں گے۔ اور ان کا رزق انہیں پہم صحیح و شام ملتا رہے گا۔ یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اُس کو بنائیں گے جو پرہیز گا رہا ہے۔

سورۃ الص - {38-49} 54

وَ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَهُسْنَ مَأْبِ ۖ جَنَّتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ۗ مُتَّكِّلُونَ فِيهَا
يَدْعُونَ فِيهَا بِفَآكِهٰةٍ كَثِيرَةٍ وَ شَرَابٌ ۚ وَ عِنْدَهُمْ قُصْرُ الطَّرْفِ أَنْجَابٌ ۚ هَذَا مَا تُوعَدُونَ
لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۚ إِنَّ هَذَا إِرْزَقًا مَالَهُ مِنْ نَفَادٌ ۚ

اور بے شک متّقی لوگوں کے لیے یقیناً بہترین مکان ہے۔ ہمیشہ رہنے والی جنتیں جن کے دروازے ان کے لیے
کھلے ہوں گے ان میں وہ تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، خوب خوب میوے اور مشروبات طلب کر رہے ہوں
گے۔ اور ان کے پاس شر میلی ہم سن بیویاں ہوں گی۔ یہ وہ چیزیں ہیں جنہیں حساب کے دن عطا کرنے کا تم
سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں۔

ان ساری نعمتوں سے بڑی چیز اللہ کی خوشنودی

اور ان ساری نعمتوں سے بڑی نعمت یہ کہ **وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ** اہل جنت کو ہمیشہ کے لیے اللہ کی خوشنودی اور
پسندیدگی حاصل ہو جائے گی۔ اللدان سے ایسا راضی ہو جائے گا کہ پھر کبھی ناراض نہ ہو گا۔

سورۃ التوبۃ - {71-72} 9

وَ الْمُؤْمِنُونَ وَ الْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلَیَاءَ بَعْضٍ مَرْءُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
يُقْبِلُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكُوَةَ وَ يُطِيعُونَ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيِّرَ حَمْمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِدِينَ فِيهَا وَ مَسْكِنَ
طَيِّبَةً فِي جَنَّتِ عَدْنٍ وَ رِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

مومن مرد اور مومن عورتیں، یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے اور بُرانی سے روکتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی، یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔ ان مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان سدا بہار باغوں میں ان کے لیے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہو گی۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

اسی کے متعلق حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل جنتی لوگوں سے فرمائے گا کہ اے جنتیو! پس وہ کہیں گے کہ اے رب! ہم خدمت میں حاضر ہیں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے کہ ہم کیسے راضی نہ ہوں گے، ہمیں تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے بھی کوئی عمدہ چیز دوں؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب! اس سے عمدہ کوئی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تم پر اپنی رضا مندی اتار دی اور اب میں اس کے بعد کبھی تم پر غصہ نہ ہوں گا۔ (مسلم)

اللہ کا دیدار اور ملاقات عظیم ترین نعمت

سورۃ ق - 50 { لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ }

وہاں ان کے لیے وہ سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے، اور ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی بہت کچھ ان کے لیے ہے اور پیش کردہ آیت میں یہ کہا گیا ہے کہ **وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ** اس آیت کا ایک معنی تو یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ کے پاس اہل جنت کے لیے ایسی ایسی نعمتیں موجود ہیں جن کو بیان کرنے سے انسانی زبان قاصر ہے لہذا بس اتنا کہہ دیا گیا کہ ہمارے پاس ان

کے لیے اور بھی بہت کچھ ہے۔ اسی مضمون کی ایک آیت اور ایک حدیث بھی ہم پڑھ آئے ہیں کہ اہل جنت کے لیے ایسی ایسی نعمتیں اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان تیار کیا گیا ہے کہ جن کی کسی کو کوئی خبر نہیں۔

اسی آیت کا ایک دوسرا مفہوم مفسرین نے یہ بیان کیا ہے کہ جنت میں اللہ سے ملاقات اور اس کا دیدار جنت کی تمام ہی نعمتوں سے بڑھ کر ہو گا اور اسی کے معنی **وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ** کے ہیں۔ جب جنتی اللہ سے ملاقات اور اس کا دیدار کریں گے یہ ایسی عظیم نعمت ہو گی کہ اس دوران جنت کی کسی اور نعمت کا خیال نہ رہے گا۔ اور یقیناً ہونا بھی ایسا ہی چاہیے۔ اتنا سوچ لیجیے کہ دنیا ہی کی زندگی میں آزمائش کے درجے میں اپنی قوت تخلیق سے ایسا لا جواب حسن بکھیرنے والا خود کیسا پر کشش اور حسین و جمیل ہو گا، اسے دیکھے بنا کوں اس کا تصور کر سکتا ہے۔ وہ جس سے ہمارا رشتہ والدین کے رشتے سے بھی بڑھ کر اولین یعنی خالق اور مخلوق کا رشتہ ہے، اپنے اس محظوظ ترین اولین رشتے یعنی اپنے خالق و مالک سے ملاقات اور اس کا دیدار کیسی بڑی نعمت ہو گی اس کا لطف تو اسے پانے والے ہی جان سکیں گے۔ دنیا سے ہی ایک مثال لیجیے کہ ماں کی گود پچے کے لیے کتنی بڑی نعمت ہے اور بچہ اپنی ماں کی آغوش میں کتنا سکون محسوس کرتا ہے۔ والدین نے تو صرف تولید کیا ہے، اللہ تو وہ ہستی ہے جس نے ہمیں تخلیق کیا ہے اور ہمارے لیے جس کی محبت ہماری ماوں کی محبت سے ستر گناہ سے بھی زیادہ ہے۔ اسے بنا دیکھے اس کی نشانیوں سے ہی پہچان کر تھوڑا سا جان لینے والے بھی اس کی محبت میں اس کے لیے اپنی جان تک قربان کر دیا کرتے ہیں۔ اتنا پیار کرنے والی ہستی سے ملاقات، اسے دیکھنا، اس کے پاس بیٹھنا اور اس سے بات کرنا کتنی ہی بڑی نعمت ہو گی۔ یقیناً جنت کی سب سے بڑی نعمت۔ اسی لیے تو کافروں کی ایک بڑی محرومی یہ بیان کی گئی ہے کہ **كَلَّا**

إِنَّمَا عَنِ الرَّبِّهِمْ يَوْمَئِلُ لِمَخْجُوبِينَ ہر گز نہیں! بالیقین اُس روز یہ اپنے رب کی دید سے محروم رکھے جائیں گے۔

آپ غور فرمائیے کہ جو فرد کبھی بھی اپنے والدین سے نہ ملا ہوا سے کتنی خواہش ہو گی کہ وہ انہیں دیکھے، ان سے بات کرے اور ان کے پاس بیٹھے۔ غور کیجیے کہ کیسے ہی بد نصیب وہ لوگ ہوں گے جو اپنے پیدا کرنے والے کو دیکھ بھی نہ سکیں گے۔ وہ جو ماں سے ستر گناہ زیادہ محبت ہم سے کرتا ہے اس کو دیکھ بھی نہ پانا کتنی ہی بڑی محرومی ہو گی۔۔۔ جو آپ سے اتنی زیادہ محبت کرتا ہے کیا آپ اسے ملنا نہیں چاہیں گے؟ اسے دیکھنا نہیں چاہیں گے؟ نہیں اپنے رب سے ملاقات کا شوق رکھنا

چاہیے کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ غرض جنتی اللہ کا دیدار کریں گے اور اللہ سے ملاقات کریں گے۔

ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک طویل حدیث ہے جس میں اللہ سے ملاقات اور اللہ کے دیدار کا ذکر ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ جنتی اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور کوئی ہجوم نہ ہو گا جیسے سورج اور چودہویں کے چاند کو دیکھنے کے لیے کوئی ہجوم اور جھگڑا نہیں کرنا پڑتا۔ جنتی نور، موتیوں، یاقوت، زبرجد، سونے اور چاندی کے منبروں پر اور مشک اور کافر کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور اس مجلس میں کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہو کر بات نہ کی ہو۔ پھر وہ اس محفل سے ایک نئی خوشبو لے کر، پہلے سے زیادہ حسن و جمال پا کر اور جنت کے بازار سے بہت سارے انعام و اکرام کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔

اللہ ہمیں بھی جنت میں اپنا دیدار اور اپنی ملاقات نصیب فرمائے۔ (آمین)

موت کا نہ آنا

موت زندگی کی ہر خوشی اور لطف کو مٹا دیتی ہے۔ غور فرمائیئے، دنیا کی زندگی میں پہلی بات تو یہ ہے کہ نعمتوں کی محض تحلی ہوتی ہے اور ان کی تکمیل ہو ہی نہیں سکتی لیکن اگر کسی کو خدا نے بہت کچھ بھی دے رکھا ہو اور دنیا کی زندگی میں وہ جنتی بھی نعمتوں میں جتنا بھی عرصہ جی لے آخر کار موت سب کچھ چھین لیتی ہے۔ اور وہ سب کچھ کسی اور کا ہو جاتا ہے۔ تاریخ پر نگاہ ڈالیے:

مئے نامیوں کے نشاں کیسے کیے۔ ملے خاک میں اہل شاہ کیسے کیے
مکیں ہو گئے لامکاں کیسے کیے۔ ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیے
زمین کھاگئی آسمان کیسے کیے
اجلنے نہ کسری ہی چھوڑانہ دارا۔ اسی پہ سکندر رفتہ بھی ہارا۔
ہر اک چھوڑ کے کیا حسرت سدھارا۔

پڑا رہ گیا سب بیہیں کھاٹ سارا

سورة العنكبوت - 29 {64}

وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهُوَ لَعْبٌ ۖ وَإِنَّ اللَّهَ أَنَّ الْآخِرَةَ لَهُ الْحَيَاةُ ۚ مَلَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝
اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا۔ اصل زندگی کا گھر تو آخرت کا گھر ہے، کاش یہ لوگ حانتے۔

کامیاب توبس وہی ہیں جنہیں اللہ اپنی رحمت سے جہنم کی آگ سے بچا لے گا اور جنت کی نعمت عطا فرمائے گا کیونکہ ہر جنتی کی جنت ایمان و عمل کے میراث پر ملنے والی اس کی مستقل ملکیت ہے جس سے اسے کبھی کوئی بے دخل نہ کرے گا اور نہ ہی اسے کبھی دہاں سے کسی طرح نکالا جائے گا۔

آخرت میں اہل جنت کے لیے ایک بڑا انعام یہ ہو گا کہ انہیں موت کی صورت میں نعمتوں کے چھن جانے کا کوئی ڈر نہ ہو گا کیونکہ موت کو ختم کر دیا جائے گا جس سے اہل جنت کی خوشی اور بڑھ جائے گی۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” قیامت کے دن موت ایسے مینڈھ کی صورت میں لائی جائے گی، جو چت کبرا ہو گا، پھر ایک پکارے والا پکارے گا کہ اے بہشت والو ! وہ گردان اٹھائیں گے اور ادھر دیکھیں گے تو وہ (فرشته) کہے گا کہ کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے اور سب نے اسے (اپنے مرتبے وقت) دیکھا تھا (اس لیے پہچان لیں گے) پھر وہ پکارے گا کہ

اے دوزخ والو! وہ بھی گردن اٹھا کر ادھر دیکھیں گے تو وہ (فرشته) کہے گا کہ کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے، ان سب نے بھی (مرتے وقت) اسے دیکھا تھا پھر اسی وقت موت ذبح کر دی جائے گی اور وہ (فرشته) کہے گا کہ اے اہل جنت! تم اب ہمیشہ جنت میں رہو گے، کسی کو موت نہ آئے گی اور اے اہل دوزخ! تم اب ہمیشہ دوزخ میں رہو گے کسی کو موت نہ آئے گی (تب اس وقت دوزخی حسرت کریں گے)۔ ”پھر (رسول اللہ ﷺ نے) یہ آیت پڑھی۔ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحُسْرَةِ إِذْ كُفَّيْنِ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي خَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ“ (اے محمد!) ان لوگوں کو اس حسرت و افسوس کے دن سے ڈرایئے جبکہ کام انجمام کو پہنچا دیا جائے گا اور یہ لوگ غفلت ہی میں رہ جائیں گے اور وہ ایمان نہیں لاتے۔“ (سورہ مریم: ۳۹) (صحیح بخاری) سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنت والے جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ذبح کی جائے گی، پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اے جنت والو! اب موت نہیں اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہو گی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہو گا۔ (مسلم)

اور پھر جو آدمی جس حالت میں ہو گا ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا۔

آیت ملاحظہ ہو:

سورة الدخان - { 44-51 }

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامِ أَمِينٍ ۝ فِي جَنَّتٍ وَّ عَيْوَنٍ ۝ يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَّ اسْتَبْرَقٍ مُّتَقْبِلِينَ ۝
كَذِيلَكَ ۝ وَ زَوْجَنَهُمْ بِحُورٍ عَيْنٍ ۝ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ أَمِينِينَ ۝ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا
الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى ۝ وَ قَبْلَهُمْ عَذَابُ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَبِّكَ ۝ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

خدا ترس لوگ امن کی جگہ میں ہوں گے۔ باغوں اور چشمتوں میں، حریر و دیبا کے لباس پہنے، آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ ہو گی ان کی شان۔ اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں ان سے بیاہ دیں گے۔ وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کی لذیذ چیزیں طلب کریں گے۔ وہاں موت کا مزہ وہ کبھی نہ چکھیں گے۔ بس دنیا میں جو موت آچکی سو آچکی۔ اور اللہ اپنے فضل سے ان کو جہنم کے عذاب سے بچا دے گا، یہی بڑی کامیابی ہے۔

اور جنتی لوگ بے پناہ خوشی سے پکاراٹھیں گے:

سورة الصافات - { 37-58 }

أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ۖ إِلَّا مَوْتَنَا الْأُولَىٰ وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۗ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝
لِيُشَّلِّ هَذَا فَلَيَعْمَلِ الْعَمِلُونَ ۝

اچھا تو کیا بہم مر نے والے نہیں ہیں؟ موت جو ہمیں آنی تھی وہ بس پہلے آچکی؟ اب ہمیں کوئی عذاب نہیں ہونا؟ یقیناً یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔ ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔

جنت کی ہمیشگی

اور یہ کامیاب زندگی اور یہ ساری نعمتیں کوئی چند دن یا چند سالوں کے لیے نہیں ملیں گی بلکہ **خالدین فیہا أَبَدًا** وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یعنی جو جنت میں داخل ہو گیا وہ اس مملکت کا باسی بن گیا جہاں سے کبھی بھی نکالانہ جائے گا کیونکہ وہی اس کی دامنی و راشت ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نعمتوں بھری زندگی میں داخل ہو کر کامیاب ہو گیا، اسے پھر کبھی کوئی تکلیف یا افیمت نہ پہنچے گی اور اسے کبھی موت نہ آئے گی کیونکہ موت کو بھی موت آچکی ہو گی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنت میں جائے گا، وہ سکون سے ہو گا اور بے غم رہے گا۔ نہ کبھی اس کے کپڑے بو سیدہ ہوں گے اور نہ اس کی جوانی مٹے گی (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھانہ ہو گا)۔

یوں نعمتوں بھرے سلامتی کے اس گھر میں جنتی ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اس مضمون کی قرآن میں بہت زیادہ آیات آئی ہیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

سورۃ النساء - 4 {13}

— وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخَلُهُ جَنَّتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِدِيْنَ فِيهَا ۚ وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑩
جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا سے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہیں بہتی ہوں گی اور ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

سورۃ هود - 11 {23}

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوَا إِلَى رَبِّهِمْ لَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَلِدُونَ ⑪
بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور اپنے رب ہی کے ہو کر رہے، تو یقیناً وہ جنت لوگ ہیں اور جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

سورۃ الفرقان - 25 {15-16}

— جَنَّةُ الْخُلِّدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا ⑫ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ
خَلِدِيْنَ ۖ كَانَ عَلَى رَبِّكَ وَعْدًا مَسْعُولاً ⑬
ابدی جنت جس کا وعدہ خدا ترس پر ہیز گاروں سے کیا گیا ہے جو ان کے عمل کی جزا اور ان کے سفر کی آخری منزل ہو گی، جس میں ان کی ہر خواہش پوری ہو گی، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے، جس کا عطا کرنا تمہارے رب کے ذمے ایک واجب الادا وعدہ ہے۔

سورة إبراهيم - 14 {23}

وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصِّلَاةَ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِيلِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ^{۱۴}
تَعْجَيَّبُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ^{۱۵}

ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو ایسے باغوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں بھیں
ہوں گی۔ وہاں وہ اپنے رب کے اذن سے ہمیشہ رہیں گے، اور وہاں ان کا استقبال سلامتی کی مبارکباد سے ہو گا۔

سورة الأحقاف - 46 {13-14}

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يُحْزَنُونَ^{۱۶} أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ
خَلِيلِينَ فِيهَا جَزَاءً أَبْيَأَ كَانُوا يَعْمَلُونَ^{۱۷}

یقیناً جن لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہی ہمارا رب ہے، پھر اس پر جم گئے، ان کے لیے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ
غمگیں ہوں گے۔ ایسے لوگ جنت میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اپنے ان اعمال کے بد لے جو وہ
دنیا میں کرتے رہے ہیں۔

اب چند آیات جن میں **خَالِدِينَ فِيهَا** پر **أَبَدٌ** کا اضافہ ہے یعنی یہ کہ اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے:

سورة الطلاق - 65 {11}

— وَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيَعْمَلُ صَالِحًا يُدْخَلُهُ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِيلِينَ فِيهَا
أَبَدًا قُدُّ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا^{۱۸}

اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں
بھی ہوں گی۔ یہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے ایسے شخص کے لیے بہترین رزق رکھا ہے۔

سورة النساء - 4 {57}

وَالَّذِينَ أَمْنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِدِيْنَ فِيهَا أَبَدًا لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مَّطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظَلَّالًا ظَلِيلًا ⑥

اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مان لیا اور نیک عمل کیے ان کو ہم ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بھتی ہوں گی، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کو پاکیزہ بیویاں میں گی اور انہیں ہم گھنی چھاؤں میں رکھیں گے۔

سورة البينة - 98 {7-8}

إِنَّ الَّذِينَ أَمْنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ إِنَّكُمْ هُمُ الْمُحْسِنُونَ ۖ جَزَاءُهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۗ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِدِيْنَ فِيهَا أَبَدًا لَّرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۖ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۚ

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، وہ یقیناً بہترین خلاائق ہیں۔ ان کی جزا ان کے رب کے ہاں دائمی قیام کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہ کچھ ہے اس شخص کے لیے جس نے اپنے رب کا خوف کیا ہو۔

سورة التغابن - 64 {9}

يَوْمَ يَجْمَعُهُمْ لِيَوْمِ الْجَمِيعِ ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۖ وَمَنْ يُعْمَلْ بِإِلَلَهٖ وَيَعْمَلُ صَالِحًا يُكَفَّرُ عَنْهُ
سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخَلُهُ جَنَّتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَرُ خَلِدِيْنَ فِيهَا أَبَدًا لَّذِكَ الرُّفُوزُ الْعَظِيمُ ①

جب اجتماع کے دن وہ تم سب کو اکٹھا کرے گا۔ وہ دن ہو گا ایک دوسرے کے مقابلے میں لوگوں کی ہار جیت کا۔ جو اللہ پر ایمان لا یا ہے اور نیک عمل کرتا ہے، اللہ اس کے گناہ جھاڑ دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بھتی ہوں گی۔ یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

اور یہ نعمتیں نعیم مُقِيم قائم رہنے والی نعمتیں ہیں:

سورة التوبة - ۹ {20-22}

الَّذِينَ آمَنُوا وَهَا جَرُوا وَجَهْدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِاِمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَلَائِزُونَ ۚ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ ۖ لِلْخَلِيلِينَ فِيهَا أَبَدًا ۗ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۚ ۝

اللہ کے ہاں تو انہی لوگوں کا درجہ بڑا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کی راہ میں گھر بارچوڑے اور جان و مال سے جہاد کیا۔ وہی کامیاب ہیں۔ ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لیے پاسیدار عیش کے سامان ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں۔ یقیناً اللہ کے پاس خدمات کا صلحہ دینے کو بہت کچھ ہے۔

اب غور فرمائیئے کہاں چند برس کی دنیوی زندگی اور کہاں ابدی زندگی، کوئی نسبت ہی نہیں، ابدیت اور ہمیشگی کی چند برس سے اتنی نسبت بھی نہیں جو صدیوں کو چند لمحوں سے ہو سکتی ہے کیونکہ بہر حال مجھے ہوں یا صدیاں حساب میں تو آتے ہیں۔ کہاں ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی اور کہاں انگلیوں پر گئے جا سکنے والے چند سال؟
آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کی حقیقت و حیثیت تو ہمیں یہ آیت بتلاتی ہے:

سورة الزخرف - ۴۳ {33-35}

وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقْفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۚ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُّدًا عَلَيْهَا يَتَكَبُّونَ ۚ ۝ وَزُخْرُفًا وَإِنْ كُلُّ ذَلِكَ لَمَّا مَتَّاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ۝

اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سارے لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو ہم خدا نے رحمان سے کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں، اور ان کی سیڑھیاں جن سے وہ اپنے بالاخانوں پر چڑھتے ہیں، اور ان کے دروازے، اور ان کے تخت جن پر وہ تکیے لگا کر بیٹھتے ہیں، سب چاندی اور سونے کے بنوادیتے۔ یہ تو محض حیاتِ دنیا کی متاع ہے، اور آخرت تیرے رب کے ہاں صرف متقین کے لیے ہے۔

اسی بارے میں ہی کچھ احادیث بھی ملاحظہ ہوں:

گَانِتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعْوَصَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شُرُبَةً مَاءٍ

صحیح سنن الترمذی

اگر دنیا کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر جتنی بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی بھی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔

وَاللَّهُ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَخْدُوكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ، فَلَيَنْظُرُوهُ يَرْجِعُ

آخر جم مسلم في كتاب الجنـة، باب: فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيمة

اللہ کی قسم! دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں مثال ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی ایک انگلی سمندر میں ڈبوئے تو دیکھے اس کی انگلی کتنا پانی لائی ہے۔ (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور وہ سمندر آخرت ہے۔ یہ نسبت دنیا کو آخرت سے ہے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے، اس لیے اس سے بھی کم ہے)۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذوالحیفہ کے میدان میں تھے کہ اچانک ایک مردہ بکری نظر آئی جو (سونج جانے کے باعث) اپنے پاؤں اٹھائے ہوئے تھی۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ بکری اپنے مالک کی نگاہ میں ذلیل و حقیر ہے؟ پھر فرمایا پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جتنی یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک ذلیل ہے اس سے زیادہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل و حقیر ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا ایک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن رکھتی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کبھی اس میں سے کسی کافر کو ایک قطرہ (پانی) بھی نہ دیتا۔

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرٌ سَيِّئٌ۔

آخر حديث البخاري في كتاب الرفاق، باب: قول النبي ﷺ كن في الدنيا كأنك غريب

دنیا میں ایسے زندگی گزار جیسے تو پر دیسی یا مسافر ہے۔

اور یہ حدیث بھی ہم پڑھ آئے ہیں کہ جنت میں چاپک یا کمان بھر جگہ کا حاصل کر لینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

سچ یہ ہے کہ جنت کا حاصل کر لینا ہی ایسی حقیقی کامیابی ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور جس کے پانے کے بعد ناکامی کا کوئی تصور نہیں۔

اب اس پر بھی بات ہو جائے کہ اللہ کے لیے کسی چیز کو ہیئتگی اور خلود بخش دینا کتنا آسان کام ہے؟ غور فرمائیے کہ ہر عمر کی چیزیں رب نے ہمارے گرد پیش پیدا کر رکھی ہیں۔ کہاں ہم ایسی مخلوق بھی دیکھتے ہیں جس کی عمر چند گھنٹوں سے زیادہ نہیں ہوتی اور کہاں اللہ کی عظمت کے نشان سورج، چاند اور ستارے بھی ہمیں نظر آتے ہیں کہ جن کی عمر ان کے پیدا کرنے والے کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ نہیں ہم بھی رہتے ہیں جن کی عمر چند برس پر مشتمل ہوتی ہے اور نہیں وہ درخت اور پتھر بھی پائے جاتے ہیں جو سینکڑوں، ہزاروں سال تک رہتے ہیں۔ فہم کی نظر سے دیکھیے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ کسی بھی چیز کی عمر کو گھٹانا بڑھانا یا اس کی ایک حد مقرر کرنا اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں بلکہ آپ کو اس پر حیرت ہو گی کہ حقیقتاً کسی چیز کو خلود یا ہیئتگی بخش دینا اس کی موت سے زیادہ آسان ہے۔ اللہ کی شان اور قدرتِ کاملہ کا حال دیکھیے کہ بگ بینگ جیسے عظیم الشان دھماکے کو اپنی بے پایاں طاقت سے کنڈول کر کے اللہ سے یہ زمین و آسمان تخلیق فرمادیے حالانکہ جب دھماکے ہوتے ہیں تو تعمیر نہیں تباہی ہوتی ہے۔ اندازہ دیکھیے وہ کتنی ہی طاقت و قدرت والی ہستی ہے۔ غرض زمین، سورج، چاند، ستاروں اور کہکشاووں کو حرکت دے کر اللہ نے وقت اور موت (الذی خلقَ الْمَوْتَ) کو پیدا کیا اور اتنے بڑے بڑے نظاموں کو اپنی بے پناہ طاقت اور کامل قدرت سے یوں حرکت میں کر دیا کہ ہم چند چھوٹے چھوٹے گیندوں کو بھی یوں حرکت نہیں دے سکتے۔ اتنے عظیم الشان نظام میں ہر کرہ حیرت انگیز رفتار سے حرکت کر رہا ہے لیکن اس سے کسی بھی قسم کی کوئی آلودگی پیدا نہیں ہوتی۔ نہ شور نہ دھواں۔

اسی حرکت کے باعث اللہ نے وقت اور موت کو پیدا کیا۔ اب سانس یہ کہتی ہے کہ اگر اسی حرکت کی رفتار کو وہ کچھ زیادہ بڑھادے یا بالکل روک دے تو ہیئتگی اور خلود وجود میں آ سکتے ہیں۔ اب آپ خود سوچیے کہ کسی چیز کو حرکت دینا اور پھر

حرکت میں رکھنا آسان ہے یا اس کو کسی ایک ہی جگہ پر روک کر رکھ دینا۔ اور یہ تو محض ہمارے اندازے ہیں و گرنہ اللہ ایسا علم اور ایسی قدرت رکھنے والا ہے اور اس کی شان خلائق ایسی کامل ہے کہ ایک ہی چیز کو تخلیق کرنے کے لیے اس کے پاس لا محدود طریقے ہیں۔ اسی پر سوچ لیجیے کہ وہ کتنی مخلوقات کو ماں کے پیٹ سے پیدا کرتا ہے اور کتنی ہی مخلوقات کو کچھ تبدیلی کے ساتھ انڈے سے پیدا کرتا ہے۔ زمین پر بسنے والے ہم اربوں انسان ہیں، پر ہر ایک کو اس نے الگ شاخت دی ہے۔ پھر کس طرح نہ اور مادہ کو ایک دوسرے کا مکمل اور بہترین جوڑ بنایا۔

دنیا کی زندگی کا الوہی قانون ہمہ وقت تغیر، گزرتا وقت اور پھر موت ہے، لیکن کچھ دوسرے قوانین کے طالع کر کے اللہ نے جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا ہے اور ان کو دوام بخشتا ہے اور یہی دوام ہمارے حسے میں بھی آنے والا ہے۔ کل کی ایک دائیگی ہماری منتظر ہے جو اگر جنت کی ہوئی تو ایک بہت بڑی نعمت ہے لیکن اللہ نہ کرے اگر دوزخ کی ہوئی تو پھر اس سے بڑا عذاب کوئی نہیں کیونکہ وہاں موت نہیں آتی۔ اس زندگی کی تیاری کی کوشش کیجیے اور اللہ سے دعا کیجیے کہ ہمارا یہ دوام جنت کی زندگی کا دوام ہونے کے جہنم کی زندگی کا۔

دوام اور ہیئتگی کی بات میں ایک فرق ہمیں ضرور معلوم ہونا چاہیے اور وہ یہ کہ ہم فانی ہیں اور اللہ غیر فانی ہے ہماری ہیئتگی اور جنت و دوزخ کی ہیئتگی اللہ کے چاہنے سے ہو گی جبکہ اللہ خود ہی اپنی ذات میں زندہ اور قائم ہے۔ ہم اللہ کے قائم رکھنے سے آج ایک محدود زندگی جیتے ہیں اور کل کو ہیئتگی کی زندگی جتیں گے لیکن اللہ وہ زندہ اور قائم ہستی ہے جو کسی دوسرے کے قائم رکھنے سے قائم نہیں بلکہ خود ہی زندہ اور قائم ہے اور رہنے والا ہے۔

کوئی جنتی کبھی یہ نہ چاہے گا کہ اس کا حال بدل جائے

دنیا میں نعمتیں چونکہ آزمائش کے درجے میں ہیں اس لیے یہاں کسی بھی نعمت سے تسلی نہیں ہوتی اور دنیا میں تو انسان کو نعمتوں سے بھی اکتا ہٹ ہونے لگتی ہے لیکن جنت نعمتوں کا وہ گھر ہو گا جس میں نعمتوں کی ایسی تیکیل ہو گی کہ جہاں سے کسی جنتی کا کبھی نکل کر کہیں اور جانے کو مجی نہ چاہے گا۔

سورة الکھف - 18 { 107 - 108 }

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَاتِ كَانُوا لَهُمْ جَنَّتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿ خَلِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حَوْلًا ﴾
وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے، ان کی میزبانی کے لیے فردوس کے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور کبھی اس جگہ سے نکل کر کہیں جانے کو ان کا جانہ چاہے گا۔

اب مضمون کے آخر میں یہ اقرار و اعتراف کہ جنت اور اس کی نعمتوں کے بارے میں اپنی دانست میں بہت کچھ پڑھ اور جان لینے کے باوجود اب بھی ہم اس بچے کی مانند ہیں جس کے لیے شادی کی خوشیوں کا مفہوم چھپوں، پلیٹوں، برتنی قمقوں اور چند کھانوں سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا، یا جسے ماں کے پیٹ میں باہر کی دنیا کا کچھ علم نہیں ہوتا کیونکہ جنت اور اس کی نعمتیں ایسی ہیں کہ دنیا کی کسی زبان میں ایسے الفاظ موجود نہیں جو جنت کا حقیقی لفظ کھیچ سکیں۔ ہم اب بھی جنت کی نعمتوں کی حقیقت اور تفصیلات کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

اس موقع پر بہتر ہے کہ ہم ذیل کی حدیث اور آیت ایک بار پھر پڑھ لیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر کھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سینیں اور نہ کسی بشر کے دل پر ان کا خیال گزرا (پھر آپ نے فرمایا) اگر تم چاہو تو (اس کے استدلال میں) یہ آیت پڑھ لو:

سورة السجدة - 32 { 17 }

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ حَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿ ٤ ﴾

پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان اُن کے اعمال کی جزا میں اُن کے لیے چھپا کر رکھا گیا ہے اس کی کسی تنفس کو خبر نہیں ہے۔

(صحیح بخاری، جلد دوم، باب مخلوقات کی ابتداء کا بیان، حدیث 479)

خلاصہ کلام

خلاصہ کلام یہ کہ دنیا چھر کے پر سے بھی زیادہ حقیر ہے اور دھوکے کا گھر ہے۔ دنیادار امتحان ہے جس کا دورانیہ بڑا، ہی مختصر ہے اور اس تھوڑے سے وقت میں آج رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں اللہ کی اطاعت و بندگی، ہی جنت کے حصول کا صحیح ذریعہ ہے اور یہی وہ کامیابی ہے جس کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے، اسی نعمت کے حصول کے لیے مقابلہ کرنے والوں کو مقابلہ کرنا چاہیے اور اسی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

جو لوگ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ کی بندگی و اطاعت کر کے اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس کے احکامات کو ہر چیز پر ترجیح دیتے ہیں اور اس کے دین کا علم لے اس کو نافذ و جاری کرنے کے لیے اٹھتے ہیں اور اس راہ میں دوڑ دھوپ کرتے ہیں، ان کے لیے اللہ نے نعمتوں بھر اسلامتی کا گھر بنایا ہے جسے ہم جنت کے نام سے جانتے ہیں۔ وہ گھر ہر طرح کی محبوب و مرغوب، پاکیزہ ولذت والی تمام چیزوں کا مخزن اور تمام بھلائیوں کا مرکز ہے۔ دوسری طرف جو لوگ اپنی خواہشات اور لذات کو اللہ کی رضا پر ترجیح دیتے ہیں، انہیاء علیہم السلام کی تعلیمات کو جھلاتے ہیں اور اللہ، اس کے رسولوں، اور اس کے دین کے خلاف بغاوت کا جھنڈا لے کر کھڑے ہوتے ہیں ان کے لیے رب نے عذاب کا گھر بنایا ہے جسے ہم جہنم کے نام سے جانتے ہیں جو کہ ہر طرح کی مکروہ اور تکلیف دہ چیزوں کا گھر ہے اور ساری ہولناکیوں کا مرکز ہے۔ قرآن کی زبان میں یہ دونوں گھر یعنی جنت اور جہنم دار القرار ہیں جب کہ ان دونوں کے علاوہ تیسرا گھر یہ دنیادار الامتحان ہے جو کہ سنگم کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں سے دونوں منزلوں کے مسافر زاد راہ لیتے ہیں۔ اور یوں دنیا کا ہر شخص آخرت کا مسافر ہے جس کے لیے ان دونوں منزلوں (جنت اور جہنم) کے تعارف کے لیے اس دنیا میں ہر ایک کے نمونے بکھرے پڑے ہیں۔ یہ خوش رنگ بناたں، پھول، بیل بوئے اور میٹھے ذائقہ دار پھل، جھرنوں بہتے پانی، انھلکیلیاں کرتی باد نیسم، حسین و جمیل صور تیں، خوشنا اور دیدہ زیب پیر ہن سب جنت کی نعمتوں کا ایک ہلاکاسا عکس ہیں اور یہاں کار بخ والم، مشکلیں، پریشانیاں، تکالیف، گرمی اور سردی جہنم کی ایک ادنی نشانی ہے۔ یہ بات سمجھ لیجیے کہ دنیا میں نعمتیں آلاتشوں کے ساتھ جڑی ہیں۔ جہاں خوشیاں ہیں وہیں غم اور تکالیف بھی ہیں۔ خوشبو کے ساتھ بدبو بھی ہے۔ نعمتوں، حسن و آرائش اور جمال کے ساتھ بدمزگیاں، آلاتشیں اور گندگیاں بھی ہیں۔ جنت میں یہ ساری نعمتیں خالص ہو جائیں گی۔ وہاں صرف خوشیاں ہوں گی غم نہیں ہوں گے۔ صرف نعمتیں ہوں گی اپنے بھرپور حسن و جمال و پاکیزگی کے ساتھ۔ صرف خوشبوئیں ہوں گی بدبوئیں نہیں۔ نعمتیں اپنی تکمیل کے درجے میں آلاتشوں سے پاک کر دی جائیں گی۔ انسانی جسم

پیشاب، تھوک، بلغم اور دیگر گندگیوں سے پاک کر دیے جائیں گے اور انسانی دل اور اخلاق نفرت و کدورت، کینہ و حسد اور دیگر ایسی بیماریوں سے پاک ہو جائیں گے۔ جس جنتی کے اندر جو برائی اس دنیا میں رہی ہو گی وہ برائی اس سے دور کر دی جائے گی اور یوں جنتیوں کو ہر قسم کی آلاتشوں سے پاک کر دیا جائے گا اور جنت کی تمام نعمتیں بھی ان تمام آلاتشوں سے پاک ہوں گی جو ہمیں دنیا میں ان نعمتوں کے ساتھ جڑی نظر آتی ہیں۔ یہاں شہد کمھی کے پیٹ اور دودھ جانوروں کے تھنوں سے نکلتا ہے وہاں یہ دریاؤں اور نہروں کی شکل میں جاری ہوں گے۔ غرض جنت میں ہر نعمت اپنے کمال کے درجے میں ہے۔

جنت وہ حسین سرز میں ہے جہاں ابدی راحت و سکون ہے، جہاں دکھ اور تکلیف نام کی بھی کوئی چیز نہیں، جہاں نہ بغرض وعداوت ہے، نہ جنگ و جدل ہے نہ خونریزیاں، نہ تحکماوٹ و بیماری ہے نہ بد صورتی و بڑھاپا اور نہ ہی موت۔ جہاں صرف امن اور سلامتی ہے، جہاں گھنے سر سبز باغات، رنگ برنگ پھولوں، پھلوں اور پودوں میں صاف پانی، دودھ، شہد اور طرح طرح کے شربتوں کے دریا بہتے ہیں اور چشمی پھوٹتے ہیں۔ جہاں کبھی نہ ختم ہونے والا رزق ہے۔ جہاں کے باسی ہیرے موتیوں، یاقوت و زمرداور سونے چاندی کے محلات میں رہتے ہیں اور اس سرز میں میں اکٹھے ہونے والے خاندان کبھی جدا نہ ہوں گے۔ جہاں انیاء علیہم السلام، صدقین، شہداء اور صالحین کی صحبت میسر ہے۔ جہاں دلوں میں صرف محبت ہے، ہمیشہ کی جوانی، خوبصورتی، نو عمری اور تندرستی ہے۔ جہاں ہر تمنا کا پورا کیا جانا ہے، جہاں اللہ کی دائی رضا و خوشنودی ہے اور جہاں اپنے پیدا کرنے والے کا دیدار اور اس سے ملاقاتیں ہیں۔ جہاں کی زندگی وہ زندگی ہے جس کے پانے والا کبھی کچھ اور نہ چاہے گا۔

جنت تو نعمتوں کا گھر ہے، جہاں رزق کی فراوانی ہے، جہاں رہنے کے لیے باغات اور محلات ہیں جن کے نیچے طرح طرح کی نہریں بہتی ہیں۔ انسان کو صحت، جوانی، تندرستی، بے فکری اور عافیت میں اپنے خاندان کے ساتھ ہمیشہ رہنے کا اگر ایک غار بھی مل جائے تو دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت بھی اس کے سامنے پیچے ہے۔ اپنے بچپن ہی کا تصور کر دیکھیے جب ہم بے فکر ہوتے ہیں، ہم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی اور نہ ہی خدشات اور سوچیں۔ زندگی کے اس حصے کا لطف پھر کبھی نہیں آتا بھلے آپ بعد میں کیسی ہی نعمتوں میں کیوں نہ ہوں۔ اپنی آج کی زندگی پر ہی غور کر لیجیے، اول تو محرومیاں اور اگرساری نعمتیں ہوں پھر بھی خدشات انسان کو پریشان کیے رکھتے ہیں۔ جنت میں ایسی کوئی فکر اور پریشانی نہ ہو گی اور زندگی کا حقیقی لطف تو وہی لوگ اٹھائیں گے جو جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

جنت دار السلام ہے یعنی سلامتی کا گھر اور اس میں دائی سکونت اللہ تمام انسانیت میں سے چھانٹ کر ان کو عطا فرمائے گا جنہوں نے اس دنیا میں رہتے ہوئے اللہ سے اور اللہ کی بندگی کے درست راستے، یعنی سلامتی والے دین اسلام سے محبت

کی، اسے اپنے اوپر جاری و ساری کیا اور اسے کے فروغ و نفاذ کے لیے کوششیں کیں۔ انہی کوششوں کے صلہ میں انہیں ہمیشہ رہنے کو وہ معاشرہ نصیب ہو گا جو اسلام یعنی سلامتی والا معاشرہ ہو گا۔

اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں بھی اپنے انہی پسندیدہ لوگوں میں شامل فرمائے جن کو راشت میں ایسی حسین جنت اور جینے کو ایسی بہترین زندگی ملے گی۔ آمین ثم آمین۔ یہی دائمی سلامتی کا وہ گھر ہے جس کی طرف ہمارا ہربان رہ ہمیں بلا رہا ہے:

سورۃ بیونس - 10 {25}

وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ④

(تم اس ناپاسید از زندگی کے فریب میں مبتلا ہو رہے ہو) اور اللہ تمہیں دارالسلام کی طرف دعوت دے رہا ہے۔ (ہدایت اس کے اختیار میں ہے) جس کو وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھادیتا ہے۔

اسی کی طرف دوڑنے، مسابقت کرنے اور اسے پالینے کی ترغیب ہمیں قرآن حکیم میں دی جا رہی ہے:

سورۃ آل عمران - 3 {133}

وَسَارِ عُوَآءًا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمَاوُتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتُ لِلْمُتَّقِينَ ⑤

دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جاتی ہے جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے، اور وہ پرہیز گار لوگوں کے لیے مہیا کی گئی ہے۔

سورۃ الحمد - 57 {21}

سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٌ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِإِلَهٍ وَرَسُولِهِ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ⑥

دوڑا اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

جنہیں اسلام اس دنیا میں ہی پسند نہ آیا، جنہوں نے غیر اسلام کو اسلام پر ترجیح دی اور اسلام کی راہ سے روکا، جنہیں اللہ کے فرماں اور احکامات، نصائح و یادوں بنا نیا اس دنیا میں ناگوار گزرتی رہیں، جن کی زندگی اپنے رب سے بغاوت میں گزدی وہ کیوں نکریے تو قعر کھیں گے کہ دنیا میں اسلام یعنی سلامتی والے دین اور اہل اسلام سے نفرت کرنے کے باوجود اللہ ان کو آخرت میں دار اسلام یعنی داعی سلامتی کا گھر عطا فرمائے گا۔ ایسی گندگی کو تمام انسانیت سے چھانت کر الگ کیا جائے گا اور پھر اس غلاظت کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ اللہ ہمیں اس سے پناہ دے۔

آئیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کا راستہ اختیار کرتے ہیں کہ یہی اسلام ہے، یہی سیدھا راستہ ہے اور یہی سلامتی کی راہ ہے اور اس راہ پر چلنے والوں کی آخری منزل ابدی سلامتی کا گھر یعنی جنت ہے۔ حدیث مبارکہ کہ جس نے تین بار اللہ سے جنت طلب کی اور تین مرتبہ دوزخ سے پناہ چاہی اس کے حق میں یہ گواہی قیامت کے روز جنت اور دوزخ بھی دیں گے۔ آئیے اپنے بے انتہا مہربان رب سے توبہ کرتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں کہ وہ ہمیں معاف فرمادے اور ہماری کوتاہبیوں اور گناہوں سے در گزر فرمائ کر جنت کو ہمارا بدی ٹھکانابنا دے:

اللهم انانسالك الجنة الفردوس ونوعذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت الفردوس کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

اللهم انانسالك الجنة الفردوس ونوعذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت الفردوس کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

اللهم انانسالك الجنة الفردوس ونوعذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت الفردوس کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

جنت اور اس کی نعمتیں کس پر حرام ہیں؟

پچھلے صفحات میں ہم نے جنت کی نعمت بھری زندگی کے بارے میں جانا۔ اب آئیے یہ جانتے ہیں کہ وہ کون بد نصیب لوگ ہیں جن پر جنت اور اس کی نعمتوں کو حرام کر دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں بھی قرآن عظیم نے ہمیں رہنمائی سے محروم نہیں رکھا بلکہ ان لوگوں اور ان کے جرائم و صفات کے بارے میں بتلا دیا ہے جو کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ آئیے قرآن کی اس رہنمائی سے فائدہ اٹھاتے ہیں تاکہ اگر کہیں ہم بھی انہی لوگوں کے راستے پر جا رہے ہوں تو توبہ کر لیں اور پلٹ آسیں۔

• وہ کافر جنہوں نے کفر کیا اور پھر کفر پر ہی مر گئے

جو لوگ کفر کرتے ہیں اور کافر ہی مرتے ہیں قرآن حکیم ان کے بارے میں ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ ان کا یہ گناہ کبھی معاف نہ کیا جائے گا اور وہ جنت میں کبھی نہ جائیں گے:

سورۃ محمد - 47 {34}

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ صَدَّا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَا تُؤْمِنُوا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ④

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر کفر ہی کی حالت میں مر گئے ان کو اللہ ہرگز معاف نہ کرے گا۔

سورۃ البقرة - 2 {161-162}

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ مَا تُؤْمِنُوا وَ هُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ ⑤

خَلِدِيَّاً فِيهَا لَا يُخَفَّ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُونَ ⑥

جن لوگوں نے کفر کیا اور کفر کی حالت میں ہی مر گئے، ان پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اسی لعنت زدگی کی حالت میں وہ ہمیشہ رہیں گے، نہ ان کی سزا میں کوئی تخفیف ہو گی اور نہ انہیں پھر کوئی دوسری مہلت دی جائے گی۔

سورۃ آل عمران - ۳ {91}

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَا تُؤْمِنُهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدٍ هُمْ مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَابًا وَكَوْافِرَتُهُمْ بِهِۚ
أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نُصْرَىٰۚ

یقین رکھو، جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور کفر ہی کی حالت میں جان دی، ان میں سے کوئی اگر اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لیے روئے زمین بھر کر بھی سونا فدیہ میں دے تو اسے قبول نہ کیا جائے گا۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک سزا تیار ہے اور وہ اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

ان کافروں سے قیامت کے روز کہا جائے گا کہ:

سورۃ الْأَحْقَاف - ۴۶ {20}

وَيَوْمَ يُعرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِۖ أَذْهَبُتُمْ طِبَّتِكُمْ فِي حَيَاةِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَاۚ
فَالْيَوْمَ تُجْزَوُنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَكْلِبُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ
تَفْسِقُونَۚ

پھر جب یہ کافر آگ کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا: ”تم اپنے حصے کی نعمتیں اپنی دنیا کی زندگی میں ختم کر چکے اور ان کا لطف تم نے اٹھایا، اب جو تکبر تم زمین میں کسی حق کے بغیر کرتے رہے اور جو نافرمانیاں تم نے کیں ان کی پاداش میں آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔“

• شرک کرنے والوں اور شرک پر مرنے والوں پر جنت حرام ہے

اللہ نے ہمیں پیدا فرمایا ہے، وہی ہمیں رزق دیتا ہے، اسی کی بنائی زمین و کائنات میں ہم رہتے ہیں اور ہماری زندگی کے تمام اسباب و وسائل اسی نے مہیا کیے ہیں، ان نعمتوں پر مزید یہ کہ اس نے ہمیں سوچنے سمجھنے والے دل اور عقل عطا فرمائی۔ غرض خدا کی نشانیوں میں غور و فکر کیجیے تو جانیں گے کہ کائنات میں بلاشرکت غیرے بس اللہ ہی کی حکومت، بادشاہی اور فرمازوائی چل رہی ہے اور ہماری زندگی کا ایک ایک سانس خالص اسی کی عطا، کرم اور مہربانی ہے جس میں کسی دوسرے کی کوئی شرکت نہیں اور اسی اقرار و عہد کا وہ ہم سے مطالبہ بھی کرتا ہے کہ ہم بس اسی کی بندگی اور اطاعت کریں اور اس کی ذات، صفات، حقوق بندگی، اختیارات، ارادوں، فیصلوں، بادشاہی اور حکومت میں کسی کو شریک نہ کریں۔ اب اس ایک ہی اللہ کی تخلیق ہو کر، اس کا دیا ہوا رزق کھا کر اور اس کے بنائے زمین و آسمان کی حدود میں رہ کر جب ہم اس کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہیں تو یہ وہ انتہائی سنگین جرم ہے جس سے بڑا ظلم اور کوئی نہیں **إِنْ** **الشَّرُكَ لِظُلْمٌ عَظِيمٌ** (بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے) اور یہ بات قرآن میں اپنے محبوب بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ایک ایسے شخص کی زبانی ہمیں بتائی گئی جن کو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تھی:

سورۃلقمان - ۳۱ { ۱۲-۱۳ }

وَلَقَدْ أَتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرْ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ عَنِّيْ حَمِيدٌ^{۱۲} ۚ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ ۖ وَهُوَ يَعْظُلُهُ يَلْبُنَیْ لَا تُشْرِكُ بِإِلَلَهٖ ۚ إِنَّ الشَّرُكَ لِظُلْمٌ عَظِيمٌ^{۱۳}

ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی کہ اللہ کا شکر گزار ہو۔ جو کوئی شکر کرے اس کا شکر اس کے اپنے ہی لیے مفید ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے تو حقیقت میں اللہ بے نیاز اور آپ سے آپ محمود ہے۔

یاد کرو جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا تو اس نے کہا ”بیٹا! خُدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، حق یہ ہے کہ شر ک بہت بڑا ظلم ہے۔“

اسی مضمون پر کچھ احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ ہوں:

سیدنا عبد الرحمن بن ابی بکر اپنے والد (سیدنا ابو بکرؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو بڑا کبیرہ گناہ نہ بتلاؤں؟ تین بار آپ ﷺ نے یہی فرمایا (پھر فرمایا کہ) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (یہ تو ظاہر ہے کہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے) دوسرے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرنا، تیسرا جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔ اور رسول اللہ ﷺ نکیہ لگانے بیٹھے تھے، آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور بار بار یہ فرمانے لگے (تاکہ لوگ خوب آگاہ ہو جائیں اور ان کاموں سے باز رہیں) حتیٰ کہ ہم نے اپنے دل میں کہا کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔ (تاکہ آپ کو زیادہ رنج نہ ہو ان گناہوں کا خیال کر کے کہ لوگ ان کو کیا کرتے ہیں)۔ (صحیح مسلم)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سات گناہوں سے بچو جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ صحابہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

۱۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔

۲۔ جادو کرنا۔

۳۔ اس جان کو مارنا جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، لیکن حق پر مارنا درست ہے۔

۴۔ سود کھانا۔

۵۔ بیتیم کا مال کھاجانا۔

۶۔ اور لڑائی کے دن کافروں کے سامنے سے بھاگنا۔

۷۔ اور ایمان دار، پاک دامن دار، عورتوں پر جو بد کاری سے واقف نہیں، تہمت لگانا۔ (صحیح مسلم)

اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانا بہت بڑا ظلم اور بدترین جرم ہے۔ یہ ایسا بھیانک و گھناؤ ناکام اور ایسی خوفناک غلطی ہے کہ جو شخص شرک میں ملوث رہا اور توبہ کیے بغیر مر گیا اور اللہ کے ہاں اس حال میں حاضر ہو کہ ساتھ میں شرک لیے ہوئے ہے تو اس کا یہ گناہ اس دوزخ میں لے جائے گا کیونکہ یہ اللہ کی کتاب میں ناقابل معافی گناہ ہے اور اس کے مر تکب پر اللہ نے جنت حرام کر دی:

سورة النساء - 4 {48}

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكُ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا ⑥

اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا، اس کے ماسواد و سرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھیکرا یا اس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ تصنیف کیا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی۔

سورة النساء - 4 {116}

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكُ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ⑦

اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیکرا یا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔

سورة المائدۃ - 5 {72}

— إِنَّمَّا مَنْ يُشْرِكُ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وَلَهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ⑧

جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کاٹھ کانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

شرک کی معافی کیوں نہیں اور مشرک پر جنت کیوں حرام ہے، علماء نے اس بات کو سمجھانے کے لیے بڑی خوبصورت مثالیں دی ہیں۔ جن میں سے ایک مثال میاں بیوی کے رشتے کی دی گئی ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک سلیم الفطرت شخص کبھی اپنی بیوی میں دوسرے کی شرآکت برداشت نہیں کر سکتا۔ ایک طرف تو وہ اپنی بیوی کے لیے دن رات محنت کر کے کمار ہا ہو، اسے کھلا پلار ہا اور اسے ہر سہولت فراہم کر رہا ہو، دوسرا طرف اگر اسے یہ معلوم ہو کہ اس کی بیوی کی دلچسپی، محبت اور تعلق اس کے ساتھ نہیں بلکہ کسی اور کے ساتھ ہے یا وہ ان حقوق میں جو خاص اس کے لیے ہی ہیں کسی دوسرے کو بھی شریک کرتی ہے تو اپنی بیوی کی یہ غلطی وہ کبھی معاف نہ کرے گا ہاں باقی جتنی بھی خامیاں ہوں وہ معاف کی جاسکتی ہیں اور ان کو تاہیوں کے ساتھ بھی یہ تعلق تمام عمر بندھ سکتا ہے اور نہتہ ہے لیکن ایک بیوی کی طرف سے شوہر کے خاص حقوق میں دوسروں کی شرآکت ایک ایسی غلطی ہے جس کو ایک ایسا شوہر جس کی فطرت مسخ نہ ہو پچکی ہو کبھی معاف نہ کرے گا۔

اب یہ توبات سمجھانے کے لیے محض ایک مثال ہے اور ایک ایسے انسانی رشتے کا حال ہے جو چند لفظوں سے ٹوٹ جاتا ہے اور جس رشتے کی خالق و مخلوق کے رشتے سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ غور فرمائیئے کہ اللہ کے ساتھ ہمارا تعلق خالق اور مخلوق کا ہے جو کہ ہمارا سب سے پہلا ٹوٹ رشتہ ہے۔ ہم اللہ کو اپنا خالق و مالک و رب مانیں یا نہ مانیں وہ بہر حال ہمارا خالق و مالک و رب ہے۔ جس طرح کوئی اپنے والدین کے رشتے سے انکار نہیں کر سکتا اسی طرح اپنے خالق کے رشتے کا انکار بھی نہیں کر سکتا۔ اسی مثال سے علماء نے یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ ہمیں کسی دوسرے کی شرکت کے بغیر پیدا تو اللہ کرتا ہے، رزق دیتا ہے، ہم ساری زندگی اسی کے انتظام پر جیتے ہیں اور کہیں ایک لمحے کے لیے بھی کوئی دوسرا حقیقتاً ہماری زندگی برقرار رکھنے کے عمل میں شریک نہیں ہوتا تو بھلا خدا کی غیرت کیوں یہ گوارا کرے کہ ہم اس کی مخلوق ہو کر اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کریں۔ ہمیں زندگی وہ عطا کرے اور ہماری نیاز مندیاں دوسروں کے لیے وقف ہوں، ہم رزق کھائیں اللہ کا، زندہ رہیں اللہ کی مہربانی سے اور ہمارا خوف اور ہماری امیدیں دوسروں سے وابستہ ہوں، ہمیں سب کچھ عطا اللہ فرمائے اور ہم سر جھکائیں اور وہ کے دروں پر جو خود ہمارے ہی جیسی بے بس کمزور مخلوق ہیں۔ کفر و شرک اللہ سے

بغوات ہے اور دستور ہے کہ باغی کی کوئی اچھائی و نیکی نہیں دیکھی جاتی، اسے صرف سزا دی جاتی ہے۔ شرک کی بنیاد میں ہی یہ خیال اور یہ عنصر کار فرما ہوتا ہے کہ اللہ کی طرف کسی کمزوری، محتاجی اور عیب کو منسوب کیا جائے حالانکہ وہ ہر کمزوری، محتاجی اور عیب سے پاک ہے اور یہ اللہ کی توهین ہے کہ اسی کا ساختہ پر داخلۃ کوئی شخص اٹھ کر اسی کی مخلوق میں سے کسی کو اس کے ساتھ شریک کرے۔ اور اللہ کی یہ توهین ایک ایسا گناہ ہے جسے وہ کبھی معاف نہ کرے گا۔

بس یہی وہ جرم عظیم ہے کہ خدا کی بارگاہ میں جس کی معافی کوئی نہیں جیسا کہ اوپر آیات میں ذکر آیا اور یہ معاملہ ایسا حساس ہے کہ:

سیدنا جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ دو واجب کر دینے والی چیزیں کیا کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وہ جنت میں جائے گا اور جس کو اس حال میں موت آئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہو، وہ جہنم میں داخل ہو گا۔ (صحیح مسلم)

اور نیتوں اور دلوں کے خیالات اور وسو سے تک جانے والا اللہ صرف وہ اعمال قبول فرماتا ہے جو خالص اسی کے لیے کیے جائیں۔ وہ کوئی بھی ایسا عمل قبول نہیں کرتا جس میں اس کے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شریک کیا جائے۔ جو کوئی ایسا عمل کرے تو پھر اپنے عمل کی جزا کی جھوٹی توقع بھی اسی سے رکھے جسے اس نے اس عمل میں اللہ کے ساتھ شریک کیا۔ خدا کے ہاں اس کا یہ عمل مردود ہے۔ حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو:

سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اور شریکوں کی نسبت شرک سے بہت زیادہ بے پرواہوں۔ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو بھی ملایا اور شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شریک کیے کام کو چھوڑ دیتا ہوں۔ (یعنی اللہ اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو اللہ ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے کا اس میں کچھ حصہ نہ ہو)۔ (صحیح مسلم)

سارے اعمال کو بر باد کر دینے والے اسی گناہ یعنی شرک سے بچنے کے لیے سارے انبیاء اور رسولوں علیہم السلام کی طرف یہ وحی کی گئی کہ:

سورة الزمر - 39 { 65-66 }

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ هَلِينُ أَشْرَكُتَ لِيَجْعَلَنَّ عَمَلَكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَسِيرِينَ ۝ بَلِ
اللَّهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝

(اے نبی) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی پھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔ لہذا تم بس اللہ ہی کی بندگی کرو اور شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔

شرک وہ نجاست اور گندگی ہے جس کے ساتھ کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی:

سورة التوبة - 9 { 28 }

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ ۝ ۝ ۝ اے ایمان لانے والو! مشرکین ناپاک ہیں۔

شرک جنت کو حرام کر دینے والا ناقابل معافی گناہ ہے اس لیے اے ایمان والو شرک سے بچنا:

سورة یوسف - 12 { 106 } وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝

ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھیراتے ہیں۔

اور اگر اب تک اس جرم میں مبتلا رہے ہیں تو زندگی کی اگلی سانس سے پہلے ہی توبہ کر لیجیے کہ توبہ ہر گناہ کو مٹا دیتی ہے:

سورة مریم - 19 { 60 }

إِلَّا مَنْ تَابَ وَأَمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝

البته جو توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عملی اختیار کر لیں وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذڑہ برابر حق تلفی نہ ہوگی۔

• اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے اور ان کے مقابلے میں سرکشی کرنے والے

سورة الأعراف - ٧ { 40-41 }

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاِيْتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّيَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلْجَأُوا إِلَيْنَا فِي سِرْمِ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَلِكَ نَعْزِزُ الْمُجْرِمِينَ ۝ لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۖ وَكَذَلِكَ نَعْزِزُ الظَّلَمِيْنَ ۝

یقین جانو جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے اور ان کے مقابلے میں سرکشی کی ہے ان کے لیے آسمان کے دروازے ہر گز نہ کھولے جائیں گے۔ ان کا جنت میں جانا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزرنا۔ مجرموں کو ہمارے ہاں ایسا ہی بدله ملا کرتا ہے۔ ان کے لیے تو جہنم کا پچھونا ہو گا اور جہنم ہی کا اڈھنا۔ یہ ہے وہ جزا جو ہم ظالموں کو دیا کرتے ہیں۔

• دین کو کھیل تماشا اور مذاق بنالینے والے وہ لوگ جو اللہ کی باتوں اور احکامات کی توجیہ کرتے ہیں

اور ان کا تمسخر اڑاتے ہیں

سورة الأعراف - ٧ { 50-51 }

وَنَادَى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفْيِضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِنَارَزَقْكُمُ اللَّهُ مُقَالُوَا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكُفَّارِينَ ۝ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهُوَا وَلَعِبًا وَغَرَثُهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسَهُمْ كَمَا نَسُوا لِقاءَ يَوْمِهِمْ هُنَّا لَا وَمَا كَانُوا بِاِيْتِنَا يَجْحَدُونَ ۝

اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ چینک دو۔ وہ جواب دیں گے کہ ”اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان منکرین حق پر حرام کر دی ہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنالیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلادیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔“

• کسی مومن کو ناحق جان بوجھ کر قتل کرنے والے

سورة النساء - 4 {93}

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعِيّدًا فَجَزَاءُهُ جَهَنَّمُ خَلِدًا فِيهَا وَغَضَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَةُ اللَّهِ عَذَابًا أَعَظَّ مِنْهَا ⑯

جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

علماء نے اس آیت کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ جو شخص کسی مومن کے ناحق قتل کو جائز سمجھ کر اسے قتل کرتا ہے وہ اس زمرے میں آتا ہے نہ کہ وہ جس سے غلطی یا اتفاقی غصہ کی بنابر یہ جرم سرزد ہو جائے۔ (واضح رہے کہ حق کے ساتھ قتل کیا جانا اسلامی حدود و قوانین کے نفاذ میں قتل کیا جانا ہے مثلاً قصاص میں قتل کیا جانا، شادی شدہ زانی کو سنگسار کیا جانا، مرتد کو قتل کیا جانا وغیرہ)۔

ایک مومن کی جان اللہ کی نگاہ میں کس قدر قیمتی ہے اس کا اندازہ آپ اور کی آیت سے لگا بیجیے۔ یہ وہ سخت ترین سزا ہے (جہنم میں ہمیشہ رہنا، اللہ کا غضب، اللہ کی لعنت اور عذاب عظیم) جو کسی ایک گناہ کی قرآن میں بیان کی گئی ہے لمذا اس آیت سے سرسری طور پر نہ گزر جائیے گا کیونکہ آج کے پر فتن دور میں وہ تمام لوگ جو اہل ایمان کے قتل ناحق کو جائز

سبجھتے ہیں، اس کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور پھر اس پر عمل درآمد کرتے ہیں اس آیت کی زد میں آتے ہیں۔ بھلے وہ حکومت اور اقتدار کو استعمال کر کے مومنین کا ناحق خون بہانے والے ظالم ہوں، محض اپنار عبود بدبہ بٹھانے کے لیے سر عام سڑکوں پر عام لوگوں پر فائرنگ کرنے والے ہوں، خوف و ہراس پھیلانے کے لیے ٹارگٹ کلنگ کرنے والے ہوں، دوسروں کو محض اس لیے قتل کر دینے والے ہوں کہ وہ ہمارے فرقے یا پارٹی سے تعلق نہیں رکھتا، مسجدوں کو غیر محفوظ بنانے والے ہوں، یا پھر چوکوں، چوراہوں اور عام لوگوں کی مصروف گزرا گا ہوں پر دہشت پھیلانے کے لیے بم دھماکے کر کے معصوم اہل ایمان کی ناحق جان لینے والے ہوں۔ ان سب کو قرآن کی اس آیت کے آئینے میں اپنا چہرہ اور انجام دیکھ لینا چاہیے۔

اسی بارے میں کچھ احادیث میں تو اس طرح آیا ہے کہ مومن کی جان کی حرمت بھی ولیٰ ہی ہے جیسی کہ کعبۃ اللہ کی حرمت، اور یہ کہ مومن کو ناحق قتل نہ کیا جائے بھلے زمین و آسمان جلا دیے جائیں۔ اور یہ کہ اگر زمین و آسمانوں کے تمام بسنے والے اگر کسی ایک مومن کے ناحق قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ ان سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ قتل تو کجا حدیث مبارکہ میں ہتھیار سے مومن کی طرف اشارہ تک کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

مومن کی جان تو کیا اسلام اس کی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کسی ایسے کافر کو ناحق قتل کیا جائے جو ذمی ہو۔ حدیث مبارکہ ملاحظہ ہو:

سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی ذمی کافر کو ناحق قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا اور بے شک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے معلوم ہوتی ہے۔“ (صحیح مسلم)

انسانی جان اسلام کی نگاہ میں اتنی قیمتی ہے کہ قرآن نے ایک انسان کے ناحق قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا ہے:

سورۃ المائدۃ - ۵ {32}

— مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَانَهُمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَانَهُمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا — ۳۲ —

جس نے کسی انسان کو خون کے بد لے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔

اسلام تو اپنی جان لینے کو یعنی خود کشی کو بھی سخت قابل مذمت فعل اور حرام موت قرار دیتا ہے۔ احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں:

سیدنا جندب ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص کے کچھ زخم لگ گیا تھا، اس نے اپنے آپ کو مارڈا لپس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میرے بندے نے مجھ سے سبقت کی (یعنی اپنی جان خود دے دی) لہذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔“ (صحیح مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی جان گلا گھونٹ کر دیتا ہے وہ اپنا گلادوزخ میں برابر گھونٹا کرے گا اور جو شخص زخم لگا کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہے وہ دوزخ میں برابرا پنے آپ کو زخم لگایا کرے گا۔“ (صحیح مسلم)

● سود کھانے والے جو توبہ نہ کریں

سورۃ البقرۃ - 2 {275}

أَلَّذِينَ يَا كُلُونَ الرِّبُوا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَنُ مِنَ الْمَسِّ ۖ ذَلِكَ
إِنَّهُمْ قَاتُلُوا إِنَّهَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبُوا وَ أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَ حَرَمَ الرِّبُوا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ
فَأَنْتَهُمْ فَلَكُمْ مَا سَلَفَ ۖ وَ أَمْرَهُمْ إِلَى اللَّهِ ۖ وَ مَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَلِدُونَ ۝

جو لوگ سود کھاتے ہیں، ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے، جسے شیطان نے چھو کر باولا کر دیا ہو۔ اور اس حالت میں ان کے بتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: ”تجارت بھی تو آخر سودہ ہی جیسی چیز ہے“، حالانکہ

اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ المذاجس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لیے وہ سود خوری سے باز آجائے، تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا، اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جو اس حکم کے بعد پھر اسی حرکت کا اعادہ کرے، وہ جہنمی ہے، جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔

• دماغوں میں بسی جھوٹی بڑائی اور تکبر کے باعث سچائی کونہ ماننے والے، اللہ کے احکامات

کی پرواہ کرنے والے اور دوسروں کو حقیر جاننے والے مغورو اور متکبر لوگ

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رض نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہو گا۔ ایک شخص بولا کہ ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا (اوروں سے) اچھا ہو، (تو کیا یہ بھی غرور اور گھمنڈ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی پسند کرتا ہے۔ غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے (یعنی اپنی بات کی پچ یا نفсанیت سے ایک بات واجبی اور صحیح ہو تو اس کو رد کرے اور نہ مانے) اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔
(صحیح مسلم)

متکبرین کے متعلق اللہ کے یہ فرمانیں بھی ذہن میں رہیں:

سورة الأعراف - 7 { 147-146 }

سَاصْرِفْ عَنْ أَيْقَنَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحِقْقَةِ ۚ وَ إِنْ يَرْوَا كُلَّ أَيَّةً لَا يُؤْمِنُوا بِهَا ۖ وَ إِنْ يَرْوَا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَخْلُدُونَ سَبِيلًا ۖ وَ إِنْ يَرْوَا سَبِيلَ الْغَيْرِ يَتَخْلُدُونَ سَبِيلًا ۖ ذَلِكَ بِإِنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَتِنَا وَ كَانُوا عَنْهَا غَفِلِينَ ۝ وَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَتِنَا وَ لِقاءِ الْآخِرَةِ حَطَّتْ أَعْمَالُهُمْ ۖ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

میں اپنی نشانیوں سے اُن لوگوں کی نگاہیں پھیر دوں گا جو بغیر کسی حق کے زمین میں تکبر کرتے ہیں (بڑے بنتے ہیں)، وہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں کبھی اس پر ایمان نہ لائیں گے، اگر سیدھا راستہ اُن کے سامنے آئے تو اسے اختیار نہ کریں گے اور اگر ٹیڑھا راستہ نظر آئے تو اس پر چل پڑیں گے، اس لیے کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلا یا اور ان سے بے پرواہی کرتے رہے۔ ہماری نشانیوں کو جس کسی نے جھٹلا یا اور آخرت کی پیشی کا انکار کیا اُس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔ کیا لوگ اس کے سوا کچھ اور جزا پاسکتے ہیں کہ جیسا کریں ویسا بھریں؟

سورۃ النساء - 4 {36} — اَنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا لَا فَخُورًا ﴿٣٦﴾

یقیناً جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں مغزور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔

سورۃ لقمان - 31 {18} اَنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾

بے شک اللہ کسی خود پسند اور فخر جتناے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔

سورۃ الحدید - 57 {23} وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾

اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جاتے ہیں۔

کچھ احادیث مبارکہ:

سیدنا ابو سعید خدری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عزت اور بڑائی اللہ تعالیٰ کی چادر ہے (یعنی یہ دونوں اس کی صفتیں ہیں) پھر اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ جو کوئی یہ مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا، میں اس کو عذاب دوں گا۔ (صحیح مسلم)

سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنا کپڑا غرور سے زمین پر کھینچے (گھسیئے)۔ (صحیح مسلم)

کچھ احادیث مبارکہ اہل جنت کے بارے میں:

سیدنا حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں جنتی لوگوں کی خبر نہ دوں (کہ وہ کون لوگ ہوتے ہیں)؟ جنتی ہر وہ شخص جو دنیا والوں کی نظر میں حقیر و ذلیل ہو اور اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم کھالے تو اللہ اس کو پورا کر دے اور کیا میں تمہیں دوزخیوں کی خبر نہ دوں (کہ وہ کون لوگ ہوتے ہیں)؟ دوزخی شریر، مغرور، اور متکبر لوگ ہوتے ہیں۔“ (صحیح بخاری)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دوزخ اور جنت نے آپس میں بحث کی۔ دوزخ نے کہا کہ میں متکبر اور ظالم لوگوں کو عذاب دینے کے لیے مخصوص کر دی گئی ہوں اور جنت نے کہا کہ معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ مجھ میں تو وہ لوگ آئیں گے جو (دنیا کے لحاظ سے) غریب، محتاج، نظر سے گرے ہوئے ہوں گے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اور یہ آیت بھی ملاحظہ ہو:

سورة القصص - {83} 28

ٰتِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۚ

وہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے۔ اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں اور انجام کی بھلائی متفقین ہی کے لیے ہے۔

متکبر ہونا صرف اللہ کی صفت ہے اور تکبر صرف اللہ ہی کو چلتا اور زیب دیتا ہے۔ اب کوئی اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگے تو ہم کہتے ہیں کہ مغرور ہو گیا۔ غرور کے لفظی معنی ہیں دھوکہ۔ یعنی کوئی تکبر کرنے لگے تو مطلب یہ ہوا کہ وہ دھوکے میں پڑ گیا ہے۔ دنیا کی زندگی بھی متعال الغرور یعنی دھوکے کا سامان ہے۔ مخلوق تو نام ہی محتاجی اور کمزوری کا ہے اور مخلوق کی بڑائی اکٹھنے میں نہیں بلکہ اس میں ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک پروردگار کے سامنے جھک جائے، اس کا تقوی اور عاجزی اختیار کرے کیونکہ اسی میں مخلوق کی عزت ہے۔

تکبر بد بختی کا نام ہے بعض سلف نے کہا ہے کہ غور کرنے والا علم اور معرفت سیکھ ہی نہیں سکتا۔ داعیانِ اللہ کی زندگی کا تجربہ ہے کہ جو لوگ متکبر و مغور ہوتے ہیں انہیں حق بات کی سمجھ نہیں آتی کیونکہ ان کے دماغ میں یہ بات پیٹھے چکی ہوتی ہے کہ ہم بڑے ہیں اور دوسروں سے افضل ہیں اس لیے ہم سے بہتر کوئی نہیں جانتا اور یوں یہ لوگ سچائی کی رہنمائی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ صحیح روایہ یہ ہے کہ حکمت کے موئی جہاں سے بھی ملیں اپنی جھوٹی میں ڈال لینے چاہیں۔

تفسیر ابن کثیر سے تکبر کی مذمت میں کچھ جملے ملاحظہ فرمائیے:

انسان اپنے غرور اور خود پسندی میں بڑھتے بڑھتے اللہ کے ہاں جباروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر اپنی نافرمانی کے عذاب میں پھنس جاتا ہے۔ امام محمد بن حسین فرماتے ہیں کہ جس دل میں جتنا گھمنڈ اور تکبر ہوتا ہے، اتنی ہی عقل اس میں کم ہوتی ہے۔ (بحوالہ تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورۃ لقمان آیت 18)

غور کیجیے کہ جو انسان زندگی کی ایک ایک سانس کے لیے اپنے خالق کا محتاج ہے، جو اپنے پیٹ میں گندگی لیے گھومتا ہے، اسے بھلا تکبر کیونکر زیب دے سکتا ہے؟ جسے ہر تھوڑی دیر کے بعد دوسروں کی نگاہوں سے چھپ کر رفع حاجت کی ضرورت ہو، ایسے پابند اور محتاج کو بڑائی کہاں چھتی ہے؟

تکبر شیطان کی سب سے بڑی غلطی ہے جس نے اسے مقرب سے مردود کر دیا۔ دل میں اگر اپنی بڑائی کا کیڑا اپڑ جائے تو اللہ کی ہدایت کے راستے بند ہو جاتے ہیں جیسا کہ ہم نے اوپر آیت میں پڑھا۔ انسان کی خیر، بھلائی اور فلاح اللہ کے سامنے جھک جانے میں اور اللہ کی غلامی قبول کر لینے میں ہے۔ اسلام اور ہدایت بندگی اعراب کا اور بس اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے۔ دلوں کو تکبر کا مرض لگ جائے تو یہ انسان کو جھکنے نہیں دیتا اور شیطان کے راستے اور انعام پر ڈال دیتا ہے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ کسی بھی نبی اور رسول کی مخالفت کرنے والے اس معاشرے کے متکبر کھاتے پیتے لوگ اور سردار تھے۔ اللہ ہمیں اس خطرناک مرض سے محفوظ رکھے۔

محقر ایہ کہ

کفر

شرک

اللہ کی آیات کو جھلانا، ان کے مقابلے میں سرکشی کرنا، ان کی توبہ کرنا اور ان کا مذاق اڑانا۔

کسی مومن کا ناقص قتل

سود کھانا

غوروں تکبراً اور دوسروں کو حقیر جانا

یہ سب وہ خطرناک ترین گناہ ہیں کہ اگر ان سے توبہ نہ کی جائے اور ان پر انسان کو موت آجائے تو یہ انسان کو جنت اور اس کی نعمتوں سے محروم کر دیتے ہیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ کسی جرم کی سزا اس کے دورانیے پر نہیں بلکہ نوعیت پر ہوتی ہے اور اپر پیش کردہ جرائم خدا کی نظر میں ایسی سُلْکیں نوعیت کے ہیں کہ جو انسان کے لیے جنت سے محرومی اور جہنم کی سزا کی صورت میں بہت بڑے نقصان اور خسارے کا باعث بن جاتے ہیں۔

آئیے اللہ کے حضور توبہ کریں تاکہ اگر ہم سے جانے یا انجانے میں یہ گناہ سرزد ہوئے ہوں تو اللہ ہمیں معاف فرمادے اور دعا کریں کہ اللہ آئندہ ہمیں ان تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے جو ہم پر جنت کو حرام کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ (آمین)

اللهم انانسالك الجنة ونوعذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

اللهم انانسالك الجنة ونوعذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

اللهم انانسالك الجنة ونوعذبک من عذاب النار

(اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور آگ کے عذاب سے تیری پناہ مانگتے ہیں)

محترم قارئین کرام

السلام عليکم ورحمة الله وبركاته

میں درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ ہوں اور مختلف موضوعات پر قرآنی آیات اکٹھی کر کے ان کو ان کے عنوان کے مطابق ایک مضمون کی ترتیب دینا میر اشوق ہے۔ جب قرآن حکیم سے وہ آیات اکٹھی کیں جو جنت کے بارے میں تھیں تو ایسے خوبصورت مناظر سامنے آئے کہ جنہیں پڑھتے ہی دل بے اختیار رب سے جنت کی دعا مانگنے لگتا ہے کیونکہ جیسا حسین نقشہ قرآن حکیم میں جنت کا کھینچا گیا ہے وہ دل میں اس کے حصول کی بے پناہ امنگ پیدا کرتا ہے۔ جی چاہا کہ ایک محضر کتاب کی صورت میں اللہ کے بندوں کو حقیقی نعمتوں والی زندگی کی قرآنی جھلک دکھادوں۔

ہم تمام عمر دنیاوی زندگی کی کوششوں اور دوڑ میں کھپادیتے ہیں اور جو حقیقی فلاح و کامیابی ہے اس کے لیے کوئی جدوجہد نہیں کرتے حالانکہ ہماری کاؤشوں اور مختتوں کا مرکزو محور اخروی زندگی کی کامیابی ہونا چاہیے۔ اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو جنت کی زندگی کے بارے میں جاننا ہر فرد کے لیے بہت ہی ضروری ہے تاکہ اسے اپنی منزل سے آگاہی ہو اور پھر وہ اس کے لیے کوشش بھی کر سکے۔ اللہ کرے کہ یہ کتاب ہمیں زندگی کا صحیح مقصد متعین کرنے میں مددے اور ہم اس دنیا میں رہتے ہوئے اپنے ایمان و اعمال صالحہ سے اپنے رب کو راضی کر لیں اور اس کی ابدی جنت کے وارثوں میں شامل ہوں۔

یہ کتاب ہر عمر اور ہر مکتب فلکر کے فرد کے لیے یکساں مفید ہے اور زمان و مکان کی قید سے آزاد ہے۔ اس کا موضوع آفاقی ہے اور کسی مخصوص وقت، علاقے اور قوم کے لیے نہیں۔ یہ کتاب آج سے برسوں بعد بھی پڑھی جائے تو یکساں اہمیت اور دلچسپی کی حامل ہے۔ میں نے بھرپور کوشش کی ہے کہ ہر باب کیوضاحت قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے ہی کی جائے اور ہر عنوان پر لکھتے وقت اسی دائرے میں ہی رہا جائے تاکہ قاری کا دل مطمئن رہے کہ وہ جو کچھ پڑھ رہا ہے وہ مستند (authentic) مواد ہے۔ اس کا موضوع بہت ہی اہم اور دقیق ہے جس کے ساتھ انصاف کیا جانہ بایت ہی مشکل کام ہے تاہم میری طرف سے ایک کوشش ہے اس امید پر کہ شاید کسی پڑھنے والے کے دل میں جنت کے حصول کی سچی امنگ پیدا ہو جو اس کی زندگی بدل کر اسے جنت کا مستحق بنادے اور شاید اس کے صلہ میں میرا مالک خوش ہو کر میرا نام بھی ان خوش نصیبوں میں شامل فرمادے جنہیں وہ یہ نعمت عطا فرمائے گا۔

میری اس کو شش میں جو کچھ صحیح لکھا گیا ہے وہ خالص اللہ ہی کی مہربانی اور اسی کے دیے ہوئے علم کی بنیپر ہے اور میری کسی بات میں اگر غلطی ہے تو وہ میری خطاء ہے اور میں اس کے لیے اس رحیم و کریم ہستی سے معافی کا طلبگار ہوں۔ ہماری کوئی بھی رائے غلط ہو سکتی ہے کیونکہ ہر معاملہ کی حقیقت کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے، **وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔** ان اصبت

فِيمَا إِنَّ اللَّهَ وَإِنْ أَخْطَأْتُ فِيمَا نَفْسِي، وَاللَّهُ أَغْفُرُ الرَّحِيمِ۔

اگر آپ کو یہ کتاب پسند آئی ہو تو میں آپ سے ایک گزارش یہ ضرور کروں گا کہ آپ کم از کم ایک بار قرآن کا ترجمہ ضرور پڑھ لیجیے۔ کیونکہ یہ مالک کائنات کی طرف سے اعلیٰ ترین نعمت اور انسانیت کے لیے ہدایت کا راستہ ہے۔ ایسا شخص کیا جیا جس نے پوری زندگی اور اپنے پیدا کرنے والے کی معرفت نہ حاصل کی۔ یہ نہ جانا کہ اس کا رب کیسا ہے اور اس سے کیا چاہتا ہے، اس کے خالق نے اسے کیوں پیدا کیا ہے، اسے کیسے جینا چاہیے اور کیسے نہیں۔ یہی سب جانے اور بامقصد زندگی جینے کے لیے ہمارا قرآن پڑھنا اور اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعاؤں کا طلبگار

اور گنگزیب یوسف